(رسالہ)

مختصر الاحکام

فقیہ العصر آیۃ اللہ العظمیٰ مجتہد اعظم زعیم حوزۂ علمیہ قم آقائے الحاج سید محمد کاظم شریعتمدار

(متع اللہ المسلمین بطول بقائہ)

(شعبۂ اشاعت:)

(دار التبلیغ الاسلامی قم۔ ایران)

مندرجہ ذیل پتوں پر رسالہ مختصر الاحکام مل سکتا ہے

- دار التبلیغ الاسلامی ۔ قم ۔ ایران
- ۳۱۶ گارڈن ایسٹ کراچی پاکستان
- مدرسہ مشارع العلوم قدمگاہ حیدرآباد پاکستان
- مدرسہ باب العلوم ابدالی روڈ ملتان پاکستان
- مکتبہ تعمیر ادب رجسٹرڈ پوسٹ بوکس نمبر ۴۵ ۔ لاہور پاکستان
- دی اعجاز ملز بنک سکواٹر گوجرانوالہ پاکستان
- یونائیٹڈ بک سیلرز ۲ ۔ امین پورہ لائل پور پاکستان
- مجلس علماء پاکستان مولانا اسٹریٹ پشاور پاکستان
- انجمن اثنا عشری شیعہ اسلام آباد پاکستان
- ۱۰۹ ۔ بخشی بازار الہ آباد ہندوستان
- پوسٹ باکس نمبر ۲ عروشہ تانزانیا مشرقی افریقہ

آپ اپنی جگہ کے عالم دین سے بھی طلب فرما سکتے ہیں ۔

فہرست صفحہ ۱۸۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تاریخ اشاعت اول ــــ ستمبر ۱۹۷۰ء

" " دوم ــــ جون ۱۹۷۱ء

تعداد اشاعت اول ــــ دو ہزار

" " دوم ــــ دس ہزار

مطبع ــــ چاپخانہ دار التبلیغ الاسلامی ۔ قم

کتابت ــــ عبد الرحیم افشار زنجانی

ناشر ــــ شعبۂ اشاعت دار التبلیغ الاسلامی ۔ قم

مختصر الاحکام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین محمد والہ الطیبین الطاہرین المعصومین واللعن علیٰ اعدائھم اجمعین من الآن الیٰ قیام یوم الدین ۔

(اصول دین :)

دین و مذہب کے اصول پانچ ہیں

اول - توحید

جس خدا نے تمام دنیا کے موجودات کو نیستی سے ہستی کی

حالت کی طرف منتقل کیا ، ایک ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ہے شرکت کسی شخص کی عاجزی اور ناچاری کی دلیل ہے ، خداوند عالم کی ذات نقائص و عیوب سے پاک و پاکیزہ ہے ، عاجزی انہی میں سے ایک ہے ۔

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند عالم کی توحید کے معنی یہ ہیں کہ تمام موجودات کے درمیان اس کے مشابہ اور اس کے مانند کوئی چیز نہیں ہے ، نیز وہ عقل و وہم و جسم سے مرکب نہیں ہے ۔

انہی بزرگوار کا اپنے عزیز صاحبزادے حضرت امام حسن علیہ السلام سے ارشاد ہے " اے میرے چہیتے بیٹے ! اگر تمہارے پروردگار کا کوئی شریک ہوتا تو اس کی طرف سے بھی پیغمبر آتے اس کی قدرت و عظمت کی نشانیاں تم دیکھتے ۔

تمام پیغمبروں کے ایک اور صرف ایک خدا کی طرف بلانے اور اس عالم وجود کے ایک نظام سے جو ایک خالق کا مخلوق ایک صانع کا مصنوع ہے ، پتہ چلتا ہے کہ ان سب موجودات کا پیدا کرنے والا ایک مدبر ، قائد اور حکیم ہے جس کا کوئی شریک و نظیر نہیں ہے ۔

(دوّم - عدل)

خداوند عالم انصاف والا ہے ، وہ ظلم نہیں کرتا وہ عادل ہے یعنی اس کے تمام کام پنے تلے اور پورے انصاف کے ساتھ ہوتے ہیں ۔

ظلم کا سبب یا احتیاج ہوتا ہے یا جہالت و نادانی ہوتی ہے ان دونوں عیبوں کا خداوند عالم میں پایا جانا غیر ممکن اور محال ہے اس لئے کہ مقدس دامن ظلم کی گندگی سے آلودہ نہیں ہو سکتا ہے

(سوّم - نبوّت)

پروردگار عالم نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے کچھ پیغمبر بھیجے ہیں ان میں سب سے پہلے حضرت آدم اور سب سے آخری حضرت محمد بن عبداللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ ہیں ، آنحضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا باب نبوت قطعاً بند ہو چکا ہے ، تمام پیغمبروں کی مجموعی تعداد ۱۲۴۰۰۰ ہے

پیغمبر میں کچھ صفتوں کا پایا جانا ضروری ہے :

۱ - اس کے ہاتھ میں معجزہ ہونا چاہیے ، ایسے کاموں کا وہ مظاہرہ کرے جو انسان کے بس سے باہر ہوں ، جیسے حضرت

موسیٰ کے ہاتھ میں عصا کا اژدہا بن جانا ، حضرت عیسیٰ کے ذریعہ پیدائشی اندھے کا بینا ہو جانا اور حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے جانوروں کا بولنا ، ان کے ہاتھوں پہ سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا آفتاب کا مغرب سے پلٹنا ، ماہتاب کا دو ٹکڑے ہو جانا ان کے علاوہ آپ کے اور بہت سے معجزات ہیں -

معجزے کا مقصد یہ ہے کہ نبی عام لوگوں سے ممتاز ہو جائے اور انہیں پتہ چل جائے کہ وہ خداوند عالم کے احکام لے کر آیا ہے

۲ - معصوم ہونا ، پیغمبر میں ایسی طاقت ہونا چاہیے جو اسے گناہ سے دور رکھے اور وہ کوئی کبیرہ اور صغیرہ گناہ نہ کرے ، اس کی غرض یہ ہے کہ اس کے اقوال پر لوگوں کو بھروسہ ہو سکے -

۳ - ان کے دادھیالی اور نانھیالی بزرگوں میں کوئی زناکار اور پست شخص نہ ہو ، وہ پاک و پاکیزہ خاندان سے پیدا ہوئے ہوں تاکہ ان سے لوگوں کو نفرت نہ ہو اور ان کے گرد و پیش اکٹھا ہونے اور ان کے ارشادات و ہدایات کے قبول کرنے میں انہیں کوئی تردد و تامل نہ ہو ۔

۴ - انہیں تمام اخلاقی اور جسمانی قابل نفرت عیوب و نقائص سے پاک ہونا چاہیے ، مثلاً برص و جذام ، جھوٹ اور مکاری

وغیرہ۔ کیونکہ اس کے جسم میں اگر اس طرح کا کوئی عیب ہو یا وہ بد اخلاق ہو تو لوگ ہرگز اس کی پیروی نہیں کریں گے جیسا کہ قرآن مجید پیغمبر اسلام کے متعلق فرماتا ہے "اے رسول اگر تم بداخلاق سخت گیر اور سنگدل ہوتے تو لوگ تمہارے اردگرد سے تتر بتر ہو جاتے"۔

۵ - یہ کہ اس کو تمام دنیا کے لوگوں میں اعلم ہونا چاہیے یعنی امت کے ہر شخص سے اس کی معلومات زیادہ ہوں۔

(چہارم - امامت)

آن پیغمبر کا فرض ہے کہ وہ اپنے دنیا سے اٹھنے سے پہلے کچھ جانشین مقرر کر جائے جن کا کام ہو اس کے مذہب و شریعت کو تغیر و تبدل اور تحریف سے بچانا اور سلسلہ تبلیغ کو جاری رکھنا۔

چونکہ امام پیغمبر کا قائم مقام ہوتا ہے اس لئے اسے بھی نبی کی طرح خداوند عالم کی جانب سے چنا جانا چاہیئے، وہ لوگوں کے معین اور منتخب کرنے سے امام نہیں بن سکتا۔ اس کے علاوہ پیغمبر کے تمام ذکر شدہ اوصاف اس میں بھی پائے جانا چاہئیں مثلاً اعلم امت ہونا، عصمت دادھیالی اور ننھیالی بزرگوں کی پاکیزگی، جسمانی اور اخلاقی قابل نفرت

عیوب و نقائص سے منزہ و مبرا ہونا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رحلت سے پہلے اپنے بارہ جانشین مقرر فرما دیئے ہیں ان میں سے گیارہ بزرگوں کا دنیا سے انتقال ظاہری ہو چکا ہے لیکن بارہویں امام اب تک زندہ اور باقی ہیں جس دن خداوند عالم حکم دے گا وہ ظاہر ہو کر دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

بارہ اماموں کے نام یہ ہیں:

١ - حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام۔
٢ - حضرت حسن بن علی علیہ السلام۔
٣ - حضرت حسین بن علی علیہ السلام۔
٤ - حضرت علی بن الحسین (زین العابدین) علیہ السلام۔
٥ - حضرت محمد بن علی (باقر) علیہ السلام۔
٦ - حضرت جعفر بن محمد (صادق) علیہ السلام۔
٧ - حضرت موسیٰ بن جعفر (کاظم) علیہ السلام۔
٨ - حضرت علی بن موسیٰ (رضا) علیہ السلام۔
٩ - حضرت محمد بن علی (تقی) علیہ السلام۔
١٠ - حضرت علی بن محمد (نقی) علیہ السلام۔

١١ - حضرت حسن بن علی (عسکری) علیہ السّلام ۔

١٢ - حضرت محمّد بن حسن (حجّت) علیہ السّلام (صاحب العصر و الزّمان)

(پنجم - معاد)

خداوند عالم ایک دن تمام مُردوں کو زندہ کرکے ان کے اعمال کی جزا اور سزا دے گا ، خوش اعمال لوگوں کو بہشت میں اور بد اعمال لوگوں کو دوزخ میں بھیج دے گا ۔

(وضاحت)

ہمیں دنیا میں یہ منظر دکھائی دیتا ہے کہ کچھ لوگوں نے ظلم کئے اور کچھ نے ظلم سہے ، کچھ نے خدا کی عبادت کی اور کچھ نے سرکشی اور نافرمانی سے کام لیا ، اگر ایسا دن نہ ہو جس میں لوگوں کو ان کے کاموں کا بدلہ دیا جائے تو اس تمام عالم کی خلقت ایک فضول اور عبث قرار پائے گی ، خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے :

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ

آیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں پلٹوگے ۔

ان اصول دین کو انسان کا فرض ہے کہ دلیل کے ساتھ جانے ، ان میں دوسرے کی بات کو آنکھیں بند کرکے نہیں تسلیم کرسکتا ، یعنی اصول دین کا تقلید سے تعلق نہیں ہے ۔

اگر انسان بلا سوچے سمجھے اپنے عقائد کا سرچشمہ دوسرے کے خیالات کو قرار دے تو ان میں دوام اور ثبات نہیں ہوسکتا ، دوسرے بآسانی انہیں اس سے چھین سکتے ہیں - حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے عقائد کی بنیاد قرآن مجید معتبر احادیث اور عقلی دلائل کو قرار دے تو چاہے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں ، اس کے عقائد میں کوئی تزلزل نہیں پیدا ہوسکتا ۔

(فروع دین)

دین و مذہب کے فروع دس ہیں :

اوّل : نماز ۔

دوّم : روزہ ۔

سوّم : حج ۔

چہارم : زکوٰۃ ۔

پنجم : خمس ۔

ششم : جہاد ۔

ہفتم : امر بمعروف (حسب مقدرت اچھی باتوں کا حکم کرنا) ۔

ہشتم : نہی از منکر (حتی الامکان بری باتوں سے روکنا) ۔

نہم : تولا (محمدؐ وآل محمدؐ اور ان کے دوستوں سے محبت کرنا)

دہم : تبرا (محمدؐ وآل محمدؐ کے دشمنوں سے نفرت کرنا) ۔

تقلید :

مسئلہ ۱ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ فروع دین میں یا مجتہد ہو یعنی قرآن حدیث اور عقل کے ذریعہ اپنے فرائض کو سمجھ سکے یا مقلد ہو یعنی وہ کسی مجتہد کے اقوال پر عمل کرے یا اپنے تمام اعمال میں وہ احتیاط کا پابند ہو، یہ اس شخص کا کام ہے جو علوم دینیہ سے کافی واقفیت رکھتا ہو تاکہ احتیاط کے طریقوں کو خوب سمجھ سکے ۔

مسئلہ ۲ ۔ تقلید ۔ کسی مجتہد کے فتاویٰ پر عمل کرنے کا ارادہ کرنا اس کے لئے بس اتنا کافی ہے ۔ کہ کسی مجتہد کے عملیے کو اس کے اوپر عمل کرنے کی غرض سے حاصل کیا جائے ۔

مسئلہ ۳ مجتہد میں مندرجہ ذیل شرائط پائے جانا چاہئیں

۱ ۔ بالغ ہونا ۔

۲ ۔ عاقل ہونا ۔

۳ ۔ شیعہ اثنا عشری ہونا ۔

۴ ۔ عادل ہونا ۔

۵ ۔ حلال زادہ ہونا ۔

۶ ۔ زندہ ہونا ۔

۷ ۔ مرد ہونا ۔

مسئلہ ۴ مجتہد کی شناخت کے چند طریقے ہیں ۔

اوّل ۔ خود آدمی کو کسی کے مجتہد ہونے کا علم اور یقین ہو ۔

دوّم ۔ اہل خبرہ میں دو عادل شخص کسی کے اجتہاد کی گواہی دیں

سوّم ۔ اہل اطلاع و خبرہ میں سے کچھ لوگ کسی کے مجتہد ہونے کی اس طرح گواہی دیں کہ دوسروں کو اطمینان حاصل ہو جائے خواہ وہ خود عادل نہ ہوں ۔

مطہرات :

(پاک کرنے والی چیزیں)

ان کی تعداد پندرہ ہے :

مسئلہ ۵ اوّل پانی دوّم زمین : یہ پیر کے تلوے

اور جوتے کے تلے کو ہر ایسی نجاست سے پاک کر دیتی ہے جو اتنک زمین ہی سے پہنچی ہوں ، لیکن زمین اس صورت میں پاک کرے گی جبکہ آدمی اتنا راستہ چلے کہ اصل نجاست دور ہو جائے ۔

مسئلہ ۶ سوم آفتاب :

سورج جب زمین ، دروازے ، کھڑکی ، دیوار اور ہر ایسی چیز پر چمکے جو زمین یا عمارتوں کا جزو ہو اور انہیں خشک کر دے تو وہ پاک ہو جائے گی بشرطیکہ خود نجاستیں ان میں باقی نہ رہ گئی ہوں ۔

مسئلہ ۷ چہارم استحالہ :

جب کوئی نجس چیز کسی دوسری چیز کی شکل وصورت اختیار کرے تو وہ پاک ہو جائے گی مثلاً نجس لکڑی جل کر راکھ ہو جائے ۔

پنجم ۔ دو تہائی ضائع ہو جانا :

مسئلہ ۸ اگر انگور کے پانی کو ابالیں ، اور اس کا دو تہائی حصہ جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے تو وہ پاک ہو جائے گا

ششم ۔ انتقال

مسئلہ ۹ جب مچھر آدمی یا جانور کے بدن پر بیٹھے ، اور اسے اس طرح چوسے کہ خون اس کے جسم کا جز قرار پا جائے تو پاک ہو جائے گا ۔ یہ حکم مچھر سے مخصوص نہیں ہے ، جب بھی کوئی نجس

چیز کسی پاک جانور کے جسم کا جز ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گی ۔

ہفتم ۔ اسلام لانا

مسئلہ ۱۰ جب کافر مسلمان ہو جائے تو اس کا تمام بدن تھوک اور جسم کی تمام رطوبتیں اور اس کے ناخن اور بال پاک ہو جائیں گے ۔

مسئلہ ۱۱ کافر کا لباس اور ہر ایسی چیز جو کفر کے عالم میں اس کے جسم سے مل جائے نجس ہے بشرطیکہ یا خود وہ شی گیلی ہو یا کافر کا بدن گیلا ہو ، بہرحال یہ لباس یا وہ شی کافر کے مسلمان ہونے سے پاک نہیں ہوگی ۔

ہشتم ۔ تبعیت :

مسئلہ ۱۲ جب کسی بچے کے ماں باپ یا اس کا دادا مسلمان ہو جائے تو بچہ بھی انہیں کی طرح پاک ہو جائے گا ۔

مسئلہ ۱۳ جب شراب سرکہ بن جائے تو اس کا برتن بھی پاک ہو جائے گا ۔

مسئلہ ۱۴ مردے کو نہلانے والے کا ہاتھ اسی طرح وہ پتھر یا تخت جس پر غسل دیا جا رہا ہے یونہی غسال کا دستانہ ، یہ تمام چیزیں غسل کے مکمل ہو جانے کے بعد خود بخود پاک ہو جائیں گی

نہم ۔ اصل نجاست کا دور ہوجانا

مسئلہ ۱۵ جب کسی زندہ جانور کا بدن یا جسم انسانی کا کوئی باطنی حصہ مثلاً ناک کے نتھنے ، منہ کان کا سوراخ نجس ہوجائے تو اصل نجاست کے دور ہوجانے کے بعد پاک ہوجائے گا دھونے کی ضرورت نہیں ہے ۔

دہم ۔ آنکھوں سے اوجھل ہوجانا

مسئلہ ۱۶ جب کسی مسلمان شخص کا جسم یا برتن یا اس کی کوئی دوسری چیز نجس ہوجائے ، پھر ہماری آنکھوں سے وہ اس طرح اوجھل ہوجائے کہ احتمال ہو کہ اس نے اتنی مدّت میں اسے پاک کرلیا ہوگا تو اس صورت میں ہمیں انہیں پاک سمجھنا چاہیے لیکن اس حکم شرعی کی چند شرطیں ہیں :

۱ ۔ اس شخص کو مکلّف ہونا چاہئے ۔

۲ ۔ وہ ان چیزوں کو ایسے کاموں میں استعمال کرے جن میں شرعاً طہارت شرط ہے ، مثلاً اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے ، اس برتن میں غذا کھائے ۔

۳ ۔ احتیاط واجب کی بنا پر وہ لاابالی اور بے پرواہ لوگوں میں سے نہ ہو ۔

یازدہم ۔ جو چیز استنجاء میں صرف ہو

مسئلہ ۱۷ جو مٹی کا ڈھیلا یا پتھر یا کپڑا پاخانے کے مقام کو صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جائے وہ پاک ہو ۔

مسئلہ ۱۸ پیشاب کا مقام صرف پانی سے پاک ہو سکتا ہے اور بر بنا احتیاط واجب دو (۲) مرتبہ دھونا چاہیے ۔ لیکن پاخانے کے مقام کو پانی کے علاوہ تین عدد پتھروں اور چیتھڑوں وغیرہ سے صاف کیا جا سکتا ہے ، البتّہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ عام طور پر جتنا حصّہ نجاست سے آلودہ ہوا کرتا ہے اس سے زائد آلودہ نہ ہو ، اگر نجاست اپنے مقام سے آگے بڑھ جائے صرف پانی پاک کر سکے گا ، کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں بن سکتی ، نجاست کے اپنی جگہ آگے نہ بڑھنے کی شکل میں بھی بہتر یہی ہے کہ پانی سے دھویا جائے ۔

دوازدہم ۔ استبراء

مسئلہ ۱۹ جب کوئی شخص پیشاب یا منی خارج ہونے کے بعد استبراء کرلے ، پھر کوئی ایسی رطوبت نکلے جس کے پیشاب یا منی ہونے کا احتمال ہو تو اسے پاک سمجھنا چاہیئے ۔

سیزدہم ۔ دھُوَون کا الگ ہونا :

مسئلہ ۲۰ جب کوئی نجس چیز آب قلیل سے دھوئی جائے تو اس سے جدا ہونے والے پانی کو "غسالہ" کہتے ہیں اور وہ نجس ہے ، لیکن عام طور سے اس موقع پر جتنی مقدار میں پانی اس سے جدا ہوا کرتا ہے ، اس کی علیحدگی کے بعد جو پانی اس میں رہ جائے وہ پاک ہے ۔

چہاردہم ۔ خون نکلنا :

مسئلہ ۲۱ اگر کسی جانور کو ذبح کرنے اور اونٹ کو نحر کرنے کے بعد کافی مقدار میں خون اس کے جسم سے نکل جائے تو اس میں باقی ماندہ خون پاک ہے ، یہ حکم حلال گوشت جانور سے مخصوص ہے

پانزدہم ۔ استبراء حیوان

مسئلہ ۲۲ جب کوئی حلال گوشت جانور اتنی مقدار میں نجاست کھائے کہ اس کا گوشت و پوست اور ہڈیاں اسی سے روئیدہ ہوں تو اس کا گوشت حرام اور اس کے جسم کی تمام رطوبتیں نجس ہو جائیں گی جب ایک مدت تک اس جانور کو نجاست نہ کھانے دیا جائے تب اس کا گوشت ، پیشاب پخانہ اور پسینہ پاک ہوگا بر بناء احتیاط واجب اونٹ کے استبراء کی مدت ۴۰ روز ، گائے کے استبراء کی مدت ۲۰ روز استبراء گوسفند کی مدت ۱۰ روز ، مرغابی کے استبراء کی مدت ۷ روز

اور گھریلو مرغی کی مدت استبراء ۳ روز ہے ۔

نجاسات :

ان کی تعداد دس ہے :

(۱ - ۲ - پیشاب اور پیخانہ)

مسئلہ ۲۳ ہر وہ جانور جس کا خون اچھل کر نکلے اور وہ حرام گوشت ہو اس کا پیشاب پاخانہ نجس ہے ، لیکن حرام گوشت پرندوں کا پیشاب پاخانہ پاک ہے ۔

(۳ - منی)

مسئلہ ۲۴ ہر وہ جانور جس کا خون اچھل کر نکلے خواہ حلال گوشت ہو اور خواہ حرام گوشت اس کی منی بہرحال نجس ہے ۔

(۴ - مردار)

مسئلہ ۲۵ ہر وہ جانور جس کا خون اچھل کر نکلے خواہ وہ حلال گوشت ہو اور خواہ حرام گوشت اس کا مردہ نجس ہے ، لیکن جسم کے

اجزاء پاک ہیں جو اس کی زندگی میں بھی بے جان ہوں، جیسے ناخن بال، سینگ وغیرہ۔

(٥ - خون)

مسئلہ ٢٦ جس جانور کا خون اچھل کر نکلے وہ خون نجس ہے خواہ جانور حلال گوشت ہو خواہ حرام گوشت۔

(٦ - ٧ = کتا اور سُوَر)

مسئلہ ٢٧ خشکی کے کتے اور سور کے تمام اجزاء جسم نجس ہیں یہاں تک کہ ان کا دودھ، تھوک اور ان کے بیجان اجزاء بدن بھی نجس ہیں۔ لیکن دریائی کتا اور سور پاک ہیں۔

(٨ - نشہ آور سیال چیز)

مسئلہ ٢٨ ہر نشہ دینے والی چیز جو ذاتاً سیال (بہنے والی) ہو نجس ہے خواہ اس کا نام شراب ہو خواہ کچھ اور۔

مسئلہ ٢٩ وہ اسپرٹ جو میز، کرسی اور دروازوں وغیرہ کو رنگنے میں کام آتی ہے اگر اس کے متعلق یہ پتہ نہ ہو کہ اسے

کسی سیال نشہ آور چیز سے تیار کیا گیا ہے تو وہ پاک ہے۔

٩ - فُقاع (جو کی شراب)

مسئلہ ٣٠ یہ بھی شراب ہی کی طرح نجس ہے لیکن اس کا خاص طور پر اس لئے ذکر کیا گیا کہ اسلام کے بعض فرقے اسے پاک جانتے ہیں۔

(١٠ - کافر)

مسئلہ ٣١ تمام وہ لوگ جو مسلمان نہیں خواہ یہودی ہوں خواہ نصرانی، خواہ مجوسی، خواہ مادہ پرست نجس ہیں۔ یونہی وہ مسلمان بھی نجس ہے جو ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کسی چیز کا انکار یہ یقین رکھتے ہوئے کرے کہ وہ ضروریات دین کا جز ہے۔

(١١ - نجاست خوار جانور کا پسینہ)

مسئلہ ٣٢ جب کوئی جانور اتنی مقدار میں نجاست کھائے کہ لوگ اسے نجاست خوار کہنے لگیں تو اس کا فضلہ، پسینہ، پیشاب نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۳ جو شخص فعل حرام کی وجہ سے جنب ہو جائے اس کا پسینہ اگرچہ پاک ہے لیکن اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا

مسئلہ ۳۴ نجس چیزوں کا کھلانا، پلانا جائز ہے، حتیٰ کہ انہیں نہ بچوں کو کھلایا اور نہ کافروں کو دیا جا سکتا ہے۔

وضو

مسئلہ ۳۵ وضو چار چیزوں کے لئے واجب ہے:

اول - واجبی نماز اور اس کے بھولے ہوئے اجزاء کے لئے نماز احتیاط اور بربنا احتیاط واجب سجدہ سہو کے لئے بھی وضو کرنا واجب ہے۔

دوم - واجبی طواف کے واسطے۔

سوم - قرآن مجید کے حروف، اسم خدا یعنی اللہ اور دوسرے اس کے مخصوص اسماء مبارکہ مثلاً رحمان، رحیم وغیرہ کے چھونے کے لئے وضو واجب ہے، بربنا احتیاط واجب اسماء

انبیاء و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے اسم مبارک کا بھی یہی حکم ہے۔

چہارم - عہد و نذر و قسم کے لئے مثلاً کسی شخص نے نذر کرلی کہ میں وضو کروں گا۔

مسئلہ ۳۶ مستحبی نمازوں کے لئے اگرچہ وضو واجب نہیں ہے لیکن صحت نماز کی شرط ہے۔

مُبطلات وضو

مسئلہ ۳۷ بارہ چیزیں وضو کو توڑ ڈالتی ہیں۔

۱- پیشاب۔

۲- پاخانہ۔

۳- معدے اور آنتوں کی وہ ہوا جو پاخانے کے مقام سے باہر نکلے۔

۴- وہ نیند جس کے بعد آنکھیں دیکھ نہ سکیں اور

مسئلہ ۳۳ جو شخص فعل حرام کی وجہ سے جنب ہو جائے اس کا پسینہ اگرچہ پاک ہے لیکن اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا ۔

مسئلہ ۳۴ نجس چیزوں کا کھانا ، پینا ناجائز ہے ، حتیٰ کہ انہیں نہ بچوں کو کھلایا اور نہ کافروں کو دیا جا سکتا ہے ۔

وضو

مسئلہ ۳۵ وضو چار چیزوں کے لئے واجب ہے :

اوّل – واجبی نماز اور اس کے بھولے ہوئے اجزاء کے لئے نماز احتیاط اور بربنا احتیاط واجب سجدہ سہو کے لئے بھی وضو کرنا واجب ہے ۔

دوّم – واجبی طواف کے واسطے ۔

سوّم – قرآن مجید کے حروف ، اسم خدا یعنی اللہ اور دوسرے اس کے مخصوص اسماء مبارکہ مثلاً رحمان ، رحیم وغیرہ کے چھونے کے لئے وضو واجب ہے ، بربناء احتیاط واجب اسماء

انبیاء وائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے اسم مبارک کا بھی یہی حکم ہے ۔

چہارم – عہد و نذر و قسم کے لئے مثلاً کسی شخص نے نذر کرلی کہ میں وضو کروں گا ۔

مسئلہ ۳۶ مستحبی نمازوں کے لئے اگرچہ وضو واجب نہیں ہے لیکن صحت نماز کی شرط ہے ۔

مُبطلات وضو

مسئلہ ۳۷ بارہ چیزیں وضو کو توڑ ڈالتی ہیں ۔

۱– پیشاب ۔

۲– پاخانہ ۔

۳– معدے اور آنتوں کی وہ ہوا جو پاخانے کے مقام سے باہر نکلے ۔

۴– وہ نیند جس کے بعد آنکھیں دیکھ نہ سکیں اور

کان سن نہ سکیں ۔

۵ - دیوانگی ۔

۶ - مستی ۔

۷ - بیہوشی ۔

۸ - وہ مشکوک رطوبت جو استبراء سے پہلے یا اسے انجام دینے کے موقع پر نکلے ۔

۹ - استحاضہ ۔

۱۰ - حیض ۔

۱۱ - نفاس ۔

۱۲ - انسان کے مردے کا چھونا ٹھنڈا ہونے کے بعد اور غسل دینے سے پہلے ۔

مسئلہ ۳۸ جنابت بھی وضو کو توڑ ڈالتی ہے لیکن اس صورت میں صرف غسل کرنا لازم ہے ۔



وضو کا طریقہ :

مسئلہ ۳۹ اجمالی طور سے وضو چہرے ، ہاتھوں کے دھونے اور سر و پا کے مسح کرنے کا نام ہے ۔

(اوّل - چہرے کا دھونا)

مسئلہ ۴۰ چہرے کو لمبائی میں پیشانی پر بالوں کے اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھڈی کے نیچے کا دھونا اور چوڑان میں اس کا اتنا حصہ دھونا چاہئے جو انگوٹھے اور وسطی انگلی کے درمیان آجائے ، یقینی طور سے مذکورہ حصے کے دھل جانے کے لئے اس کے اطراف و جوانب کو بھی دھولینا چاہیئے ۔

(دوّم - ہاتھوں کا دھونا)

مسئلہ ۴۱ ہاتھوں کو کہینوں سے انگلیوں کے سرے تک دھونا چاہیئے ، البتہ اس ضروری مقدار کے یقینی طور سے ڈھل جانے کے لئے ضرور ہے کہ کچھ حصہ کہینوں کے اوپر کا بھی

دھولیا جائے ، یہ بھی ضروری ہے کہ اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے اس کا الٹا نہ ہونے پائے ۔

سوم - سر کا مسح

مسئلہ ۴۱ اگر ایک انگلی کو بھی سر پر پھیر لیا جائے تو مسح ہو جائے گا ، لیکن بہتر ہے کہ تین انگلیوں کی چوڑاں کے برابر سر کے سامنے کے حصے پر مسح کیا جائے ۔

مسئلہ ۴۲ اگر سر کے بال حد اعتدال سے بڑھے ہوئے ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے ، ایسی صورت میں ان کی جڑوں پر مسح کرنا ہوگا ۔

چہارم - پیروں کا مسح

مسئلہ ۴۳ واجب ہے کہ پیروں کی انگلیوں کے سرے سے لے کر ان کے وسطی بلند حصے تک مسح کیا جائے ، احتیاط واجب یہ ہے کہ گٹے کے جوڑ تک مسح کیا جائے ۔

مسئلہ ۴۴ مسح کو وضو کی باقی ماندہ تری سے ہونا چاہئے

اس کے علاوہ دوسرے پانی سے مسح نہیں کیا جا سکتا ۔

وضو کے شرائط

۱ - نیت

مسئلہ ۴۵ وضو کی صحت کے لئے یہ قصد ضروری ہے کہ خدا کے فرمان کی اطاعت کی خاطر اسے بجالاتا ہوں ۔

۲ - ترتیب

مسئلہ ۴۶ سب سے پہلے چہرہ ، اس کے بعد داہنا ہاتھ ، اس کے بعد بایاں ہاتھ دھونا ، اس کے بعد سر کا مسح پھر پیروں کا مسح ، بغیر اس ترتیب کے ملحوظ رکھے وضو صحیح نہیں ہو سکتا ۔

۳ - موالات

مسئلہ ۴۷ وضو کے تمام کام پے در پے بجالانا چاہئیں اس طرح کہ ہر عضو سے متعلق کام انجام دیتے وقت اعضا

سابق خشک نہ ہوں ۔

۴ - مشارکت

مسئلہ ۴۸ جہاں تک ہو سکے انسان خود وضو کرے ، دوسرے سے مدد نہ لے ، لیکن کمزوری اور عاجزی کی شکل میں کسی دوسرے شخص کے ذریعہ وضو کرنا چاہیئے ۔

۵ - پانی کا مطلق ہونا

مسئلہ ۴۹ جس پانی سے وضو کیا جائے وہ مطلق (خالص) ہونا چاہیئے ، یعنی لوگ اُسے بلا کسی قید کے پانی کہیں اس میں کوئی اضافت نہ ہو جیسے گلاب کا پانی ، اس سلسلے میں کھارے میٹھے اور سمندر کے پانیوں کے درمیان حکم شرعی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے ۔

۶ - پانی کا مباح ہونا

مسئلہ ۵۰ آبِ وضو کو غصبی نہ ہونا چاہیئے ، انسان ایسے پانی سے وضو کرسکتا ہے جو اس کی ملکیت ہو یا ایسے پانی سے

جس کے لئے اس کے مالک سے اجازت لے لی ہو ، یونہی برتن اور اس جگہ کو بھی غصبی نہ ہونا چاہیئے جہاں وضو کیا جارہا ہے ۔

۷ - نقصان رساں نہ ہونا

مسئلہ ۵۱ اگر کسی شخص کو خوف ہو کہ وہ وضو کرنے سے بیمار پڑ جائے گا یا اس کی بیماری زیادہ شدید یا طولانی ہو جائے گی تو اسے وضو کے بجائے تیمم کرنا چاہیئے ۔

۸ - وضو کے پانی کا پاک ہونا

مسئلہ ۵۲ نجس پانی سے وضو نہیں ہو سکتا ، اگر کوئی بھول کر ایسے پانی سے وضو کرلے تب بھی وہ باطل ہے ۔

۹ - پانی کا مشکوک ہونا

مسئلہ ۵۳ جس شخص کے پاس دو برتن ہوں اور اسے معلوم ہو کہ ان میں ایک نجس ہے لیکن اسے معین نہ کرسکے تو ان میں سے کسی کے پانی سے وضو نہیں کرسکتا ، ان پانیوں کو پھینک کر اسے تیمم کرنا چاہیئے ۔

۱۰- مخل کا پاک ہونا :

مسئلہ ۵۴ اعضاء وضو کو پہلے سے پاک ہونا چاہیئے یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان کسی نجس عضو پر پانی اسے پاک کرنے اور وضو کرنے دونوں کی غرض سے ڈالے ۔ اس ایک عمل کی دو غرضیں نہیں ہو سکتیں ۔

غسل واجب

غسل جنابت

مسئلہ ۵۵ جنابت کے دو سبب ہیں :

اول - مرد یا عورت کے منی نکلنا ۔ اس کا سبب چاہے جو ہو ۔ جماع کی وجہ سے نکلے یا احتلام کی وجہ سے سوتے میں خارج ہو یا جاگتے میں ، اختیاری طور پر نکلے یا غیر اختیاری طور پر کم ہو یا زیادہ ، ان تمام صورتوں میں غسل جنابت واجب ہوگا ۔

دوم - اپنی بیوی یا معاذ اللہ اجنبی عورت سے جماع کرنا ۔ غسل جنابت طرفین پر ہے جب بھی خواہ انزال نہ ہو ۔

مسئلہ ۵۶ کسی عورت کے منی ہونے کی تین علامتیں ہیں :

۱ - شہوت کے ساتھ نکلنا ۔

۲ - اچھل کر نکلنا ۔

۳ - خارج ہونے کے بعد جسم کا مضمحل ہو جانا ۔

جنب کے لئے ناجائز چیزیں

مسئلہ ۵۷

اول - قرآن مجید کے حروف کا چھونا ۔ یونہی اسماء الٰہی ، اس کے صفات خاصہ ، اسماء انبیاء و ائمہ علیہم السلام میں ہاتھ لگانا ۔

دوم - مسجدوں میں ٹھہرنا ۔ لیکن گذرنے میں کوئی مضایقہ نہیں ہے ۔ مثلاً ایک دروازے سے داخل

ہوکر دوسرے دروازے سے نکل جائے ۔

سوم ۔ مسجد حرام اور مسجد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ میں داخل ہونا ، یہاں تک ان دونوں سے گزرنا بھی حرام ہے

چہارم ۔ مسجد میں کوئی چیز رکھنا ، چاہے گزرتے ہوئے کیوں نہ ہو ۔

پنجم ۔ قرآن مجید کے ان چار سوروں کا پڑھنا جن میں واجبی سجدہ ہے : سورہ اقرأ ، سورہ والنجم ، سورہ حٰمٓ فصّلت ، سورہ الٓمٓ سجدہ ، ایک آیہ بسم اللہ تک ان سوروں کی مجنب نہیں پڑھ سکتا ۔

مسئلہ ۵۸ یہ پانچ چیزیں جو مجنب کے لئے حرام ہیں عورت کے واسطے بھی حیض اور نفاس کی حالت میں حرام ہیں ۔

غسل جنابت کی ترکیب

مسئلہ ۵۹ غسل کی دو قسمیں ہیں : ترتیبی اور ارتماسی ، غسل ترتیبی کی ترکیب یہ ہے کہ بدن سے نجاست دور کرنے اور اسے پاک کرنے کے بعد پہلے سر و گردن دھوئے ، اس کے بعد داہنی طرف کا آدھا دھڑ ، پھر بائیں طرف کا آدھا دھڑ اس ترتیب کا خیال رکھنا چاہیئے ۔

مسئلہ ۶۰ سر و گردن دھوتے وقت احتیاطاً جسم کا کچھ دوسرا حصّہ بھی دھو لینا چاہیئے ۔ اسی طرح داہنا حصّہ دھونے کے موقع پر کچھ بائیں طرف کا حصّہ اور بائیں حصّہ دھوتے وقت کچھ داہنی طرف کا حصّہ دھو لینا چاہیئے ، تاکہ یقین ہو جائے کہ جس مقدار جسم کا دھونا ضروری تھا اسے دھو لیا ، آگے پیچھے کی شرمگاہوں اور ناف کو داہنے اور بائیں دونوں حصوں کے ساتھ دھونا چاہیئے ۔

مسئلہ ۶۱ غسل ارتماسی کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کے بعد تمام جسم یکبارگی پانی میں ڈبو دے ۔ ایک لحظے میں تمام بدن کو پانی کے

اندر ہونا چاہیے اس طرح کہ وہ بدن کے ہر حصّے کو گھیر لے ، پیروں کو ہلانا چاہیئے تاکہ تلووں تک پانی پہنچ جائے ۔

مسئلہ ۶۲ اگر کسی شخص کے ذمے بہت سے واجبی یا مستحبی یا مختلف قسم کے غسل ہوں وہ سب کی نیّت کرکے ایک غسل کریگا ان میں اگر غسل جنابت بھی ہے تو اس ایک غسل کے بعد نماز کے لئے وضو کی ضرورت نہیں ہوگی ۔

مسئلہ ۶۳ غسل جنابت کے بعد وضو کرنا جائز نہیں ہے اسی غسل سے نماز پڑھے گا ، اس کے علاوہ دوسرے واجبی یا مستحبی غسلوں کے بعد نماز کے واسطے وضو کرنا ضروری ہے ۔

غسل کے واجبی امور

مسئلہ ۶۴ غسل میں نو شرائط ہیں :

۱ - نیّت ۲ - تمام جسم کا دھونا ۳ - ترتیب ۴ - پانی کا خالص ہونا ۵ - پانی کا مباح ہونا ۶ - جہاں غسل کر رہا ہے اس جگہ کا

مباح ہونا ۷ - خود غسل کرنا کسی دوسرے شخص سے غسل نہ کروانا ۸ - پانی کا مضر نہ ہونا ۹ - غسل شروع کرنے سے پہلے جسم پاک ہونا ۔

غسل مسّ میّت

مسئلہ ۶۵ اگر کوئی شخص مردے کے جسم کو ٹھنڈے ہونے کے بعد اور غسل دینے جانے کے پہلے چھوئے تو اس پر غسل واجب ہوجاتا ہے ، مُردہ خواہ مسلمان کا ہو اور خواہ کافر کا - اس غسل کا نام غسل مسّ میّت ہے ۔

غسل میّت کا طریقہ

مسئلہ ۶۶ مردے کو تین دفعہ نہلانا چاہیئے اوّل بیری کے پانی سے ، دوّم - کافور کے پانی سے ، سوّم - خالص پانی سے ، بر بنا احتیاط واجب غسل ترتیبی دینا چاہیئے

غسل دینے سے پہلے مردے کے بدن سے تمام نجاستوں کا دور کرنا واجب ہے ، تمام دوسرے اوقات کی طرح اس کی شرمگاہ بالغ لوگوں اور سمجھ دار بچوں سے چھپانا ضروری ہے ۔

کفن دینے کا طریقہ :

مسئلہ ۶۷ مردے کو غسل دینے کے بعد تین پارچوں میں کفن دینا واجب ہے ۔

۱ ۔ لنگ جو ناف سے گھٹنوں تک جسم کو چھپالے

۲ ۔ کرتا جو شانے سے آدھی پنڈلی تک ڈھانک لے

۳ ۔ چادر جو تمام جسم کو چھپالے ، اس کی لمبائی اتنی ہونا چاہئے کہ سر اور پیروں کی طرف سے اس کو سمیٹ کر باندھا جاسکے یونہی اس کی چوڑائی اتنی ہونا چاہئے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے پر ڈالا جاسکے ۔

حنوط میت :

مسئلہ ۶۸ غسل کے مکمل ہونے کے بعد مردے کے جسم کے سات حصوں پر کافور ملنا واجب ہے ، پیشانی ، دونوں ہتھیلیاں ، دونوں گھٹنے ، پیروں کے دونوں انگوٹھے ۔

مسئلہ ۶۹ اگر کوئی شخص حالت احرام میں مرجائے تو حنوط کرنا جائز نہیں ہے ، ہاں اگر حج یا عمرے کے طواف کے بعد مرا ہو تو اس کے اعضا جسم پر کافور ملا جاسکتا ہے ۔

نماز میت

مسئلہ ۷۰ نماز میت چھ سال سے کم کے آدمی پر واجب نہیں ہے چھ سال یا اس سے زیادہ کے آدمی پر نماز پڑھنا واجب ہے

مسئلہ ۷۱ نماز میت کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کے بعد پانچ مرتبہ تکبیر کہنا چاہیے :

پہلی تکبیر کے بعد اس طرح توحید اور رسالت کی شہادت دینا چاہیئے :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُو

اس کے بعد دوسری تکبیر کہے اور صلوات پڑھے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ۔

اس کے بعد تیسری تکبیر کہے اور ان الفاظ میں مؤمن ع
اور مردوں کے واسطے دعا کرے :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِ
وَالْمُسْلِمَاتِ ۔

اس کے بعد چوتھی تکبیر کہے اور میّت کے لئے دعا کر

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ ۔

پھر پانچویں تکبیر کہکر نماز کو تمام کردے ۔

اگر میّت نابالغ ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس کے بجا
ماں باپ کے لئے دعا کرے :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِأَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَأَجْ

دفن میّت

مسئلہ ۷۲ میّت کو اس طرح دفن کرنا واجب ہے کہ وہ جانوروں کے گزند سے محفوظ رہے اور اس کی بو ادھر اُدھر نہ پھیلے ۔

مسئلہ ۷۳ مردے کو قبر میں داہنی کروٹ لٹانا چاہئے اس طرح کہ اس کا سر مغرب کی طرف ، پیر مشرق کی طرف اور جسم کا اگلا حصّہ قبلے کی جانب ہو ۔



تیمّم

مسئلہ ۷۴ نو جگہوں پر تیمّم وضو یا غسل کے عوض میں واجب ہے

۱ ـ اتنا پانی دستیاب نہ ہو سکے جو غسل یا وضو کے لئے کافی ہو ، البتہ شہر یا بیابان میں شروع میں تلاش کرنا چاہیئے تاکہ یقین ہو جائے کہ پانی نہیں ہے ۔

٢- پانی موجود ہے لیکن اس کا ہاتھ آنا جان یا مال یا آبرو کے لئے خطرناک ہے ۔

٣- انسان کے جسم پر کوئی زخم ہے یا کسی بیماری میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے پانی کا استعمال نقصان رساں ہے ۔

لیکن اگر پانی خود زخم کے لئے مضر ہے اس شخص کے واسطے نقصان کا سبب نہیں ہے تو وضو یا غسل جبیرہ کرنا چاہئے یعنی اس پر پٹی یا پلاسٹر باندھنا چاہئے ۔

٤- پانی کا استعمال بیماری پیدا کردینے کا سبب ہو یا ہاتھ اور چہرے کی کھال کے پھٹنے کا موجب ہو جس کا برداشت کرنا مشکل ہو ۔

٥- پانی کا فراہم کرنا انسان کی سبکی اور کسی کے احسان جتانے کا سبب ہو یعنی عزت پر حرف آتا ہو ۔

٦- وہ اتنی قیمت دینے پر مل رہا ہو جو انسان کی بس میں نہ ہو ۔

٧- غسل یا وضو کرنے کی وقت میں گنجائش نہ ہو، اگر ن کے بجالانے کی کوشش کرے تو نماز کا وقت گزر جائے گا ور نماز قضا ہوجائے گی ۔

٨- انسان کا جسم یا لباس نجس ہے اور اتنا پانی موجود ہیں ہے جو وضو یا غسل اور لباس پاک کرنے کے لئے کافی ہو و کپڑے پاک کرلینے چاہئیں اور وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنا چاہئے ۔

٩- اگر پانی کو وضو یا غسل میں صرف کرڈالا جائے تو خوف ہے ہ بعد میں انسان خود یا اس کا دوست یا کوئی اجنبی مسلمان بلکہ جانور پیاس سے ہلاک ہوجائے گا، یا بڑی زحمت میں گرفتار ہوجائے گا ۔

وہ چیزیں جن پر تیمم جائز ہے

مسئلہ ۷۵ــ تیمم زمین پر کرنا چاہیے

۲- پانی موجود ہے لیکن اس کا ہاتھ آنا جان یا مال یا آبرو کے لئے خطرناک ہے ۔

۳- انسان کے جسم پر کوئی زخم ہے یا کسی بیماری میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے پانی کا استعمال نقصان رساں ہے ۔

لیکن اگر پانی خود زخم کے لئے مضر ہے اس شخص کے واسطے نقصان کا سبب نہیں ہے تو وضو یا غسل جبیرہ کرنا چاہئے یعنی اس پر پٹی یا پلاسٹر باندھنا چاہئے ۔

۴- پانی کا استعمال بیماری پیدا کردینے کا سبب ہو یا ہاتھ اور چہرے کی کھال کے پھٹنے کا موجب ہو جس کا برداشت کرنا مشکل ہو ۔

۵- پانی کا فراہم کرنا انسان کی سبکی اور کسی کے احسان جتانے کا سبب ہو یعنی عزت پر حرف آتا ہو ۔

۶- وہ اتنی قیمت دینے پر مل رہا ہو جو انسان کی بس میں نہ ہو ۔

۷- غسل یا وضو کرنے کی وقت میں گنجائش نہ ہو، اگر ان کے بجالانے کی کوشش کرے تو نماز کا وقت گزر جائے گا اور نماز قضا ہوجائے گی ۔

۸- انسان کا جسم یا لباس نجس ہے اور اتنا پانی موجود نہیں ہے جو وضو یا غسل اور لباس پاک کرنے کے لئے کافی ہو تو کپڑے پاک کرلینے چاہئیں اور وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنا چاہئے ۔

۹- اگر پانی کو وضو یا غسل میں صرف کر ڈالا جائے تو خوف ہے کہ بعد میں انسان خود یا اس کا دوست یا کوئی اجنبی مسلمان بلکہ جانور پیاس سے ہلاک ہوجائے گا ، یا بڑی زحمت میں گرفتار ہوجائے گا ۔

وہ چیزیں جن پر تیمم جائز ہے

مسئلہ ۷۵ تیمم زمین پر کرنا چاہیے : خاک ، پتھر

ریگ میں کوئی فرق نہیں ہے ، اگر ان زمین کے اجزاء کو
دسترس میں نہ ہو تو گرد و غبار پر تیمم کرے چاہے وہ فرش یا کسی
میں ہو یا کسی دوسری چیز میں ، اگر غبار بھی میسر نہ ہو تو کیچڑ پر
کرے ، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کیچڑ پر مارے
جب وہ آلودہ ہو جائیں تو انہیں ایک دوسرے پر خوب ملے
اور صاف کرے ، اس کے بعد پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کرے

تیمم کا طریقہ

مسئلہ ۷۶ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ اول دونوں ہاتھوں کی
ہتیلیوں کو ایک ساتھ زمین پر مارے پھر تمام پیشانی پر یعنی بال
اُگنے کی جگہ سے بھوؤں اور ناک کے اوپری حصہ تک دونوں
ہتھیلیاں مکمل طور سے پھیرے بر بنا احتیاط واجب پیشانی کے
دونوں پہلوؤں کو بھی شامل کرلے ، خود بھوؤں کے اوپر مسح کرنا
مستحب ہے ، اس کے بعد داہنے ہاتھ کے بالائی حصہ

پر بائیں ہاتھ کی پوری ہتیلی پھیرے ، گٹے سے شروع کرے اور
انگلیوں کے سرے پر ختم کرے ، اسی طرح بائیں ہاتھ کا داہنے
ہاتھ سے مسح کرنا چاہیئے ۔

مسئلہ ۷۷ جو تیمم وضو کے عوض میں ہو اس میں ایک مرتبہ
زمین پر ہاتھ مارنا کافی ہے ، لیکن جو تیمم غسل کے بدلے میں کیا جائے
اس لئے بر بنا احتیاط واجب ایک مرتبہ ہاتھ مار کر صرف پیشانی کا
مسح کیا جائے گا ، دوسری مرتبہ ہاتھ مار کر ہاتھوں کا مسح ہوگا

مسئلہ ۷۸ جس طرح غسل جنابت کر کے بلا وضو کے انسان
نماز پڑھ سکتا ہے اسی طرح جو تیمم غسل کے بدلے میں ہو
اس سے بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے ، اس کے علاوہ جس طرح
دوسرے غسل نماز کے لئے کافی نہیں ہیں ، ان کے ساتھ وضو
بھی کیا جائے گا ، یہی حکم اس تیمم کا بھی ہے ، جو ان غسلوں
کے بدلے میں ہو ، اس کے ساتھ وضو کرنا ضروری ہے ۔

واجبی نمازیں

واضح ہو کہ واجبی نمازیں ، پانچ ہیں :

۱- نماز پنجگانہ ۲- نماز آیات ۳- نماز طواف ، ۴- نماز عہد و نذر وغیرہ نیز نماز قضائے والدین ۵- نماز میت

نماز جمعہ نماز یومیہ کا جز ہے ، یہ واجب تخییری ہے ، انسان چاہے نماز جمعہ پڑھے یا نماز ظہر (خلاصۃ الاحکام ص۷۹) البتہ عہد حاضر میں نماز جمعہ کے ساتھ نماز ظہر بھی احتیاطاً پڑھنا چاہیے (توضیح المسائل ص۱۲۹) ۔

اوقات نماز

مسئلہ ۷۹ ظہر و عصر کی نماز کا وقت زوال آفتاب سے اس کے غروب تک ہے زوال سے مراد یہ ہے کہ سورج آسمان کے وسطی حصے سے گزر کر مغرب کی طرف جھک جائے

غروب سے مراد وہ وقت ہے جبکہ مشرق کی سرخی زائل ہو جائے زوال آفتاب کے بعد چار رکعت نماز پڑھنے میں جتنا وقت صرف ہوتا ہے وہ نماز ظہر سے مخصوص اور یونہی غروب آفتاب میں جب چار رکعت نماز پڑھنے بھر وقت رہ جائے تو وہ عصر سے مخصوص ہے ۔

مسئلہ ۸۰ مغرب اور عشاء کی نماز کا وقت غروب آفتاب سے آدھی رات تک ہے ، یہاں غروب کے بعد تین رکعتوں کے پڑھنے میں جو وقت صرف ہوتا ہے وہ نماز مغرب سے مخصوص اور آدھی رات سے پہلے چار رکعتوں کے پڑھنے میں جو وقت لگتا ہے وہ نماز عشاء سے مخصوص ہے ۔

مسئلہ ۸۱ آدھی رات ظہر شرعی کے بعد تقریباً ۱۱½ گھنٹے ہے جو نماز مغرب و عشاء کا آخری وقت ہے ۔

مسئلہ ۸۲ نماز صبح کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے ۔

قبلہ

مسئلہ ۸۳ قبلہ ایک خاص مقدس جگہ کا نام ہے جس میں خانۂ کعبہ ہے حِجر اسمٰعیل قبلہ کا جز نہیں ہے اگرچہ طواف میں اسے بھی شامل کرنا چاہیئے کعبہ کے مقابلہ کی ساری فضا آسمان آخر تک قبلہ ہے اسی طرح زمین کے نیچے تحت الثریٰ تک قبلہ ہے

مسئلہ ۸۴ جن چیزوں میں قبلہ کی طرف رخ ہونا شرط ہے وہ پانچ ہیں :

۱ - تمام واجبی نمازیں اور ان سے متعلق چیزیں مثلاً سجدہ سجدے کی قضا، اور تشہد وغیرہ ، ہاں مستحبی نمازیں اگر راستہ چلتے ہوئے سواری پر پڑھی جائیں تو قبلے کی طرف رخ ہونا ضروری نہیں ہے لیکن اگر توقف کر کے ٹھہر کر انہیں پڑھا جائے تو بربنا احتیاط واجب قبلہ رخ ہونا لازم ہے ، نماز واجب اگر مجبوراً سواری پر پڑھی جائے تو بوقت تکبیرۃ الاحرام قبلہ رو ہونا ضروری ہے

۲ - جب کسی کے احتضار یعنی مرنے کا وقت ہو تو اس کے پاؤں اور منہ قبلے کی طرف ہونے چاہئیں ۔

۳ - انسان کو اس طرح دفن کرنا چاہیئے کہ اس کا سر مغرب کی طرف ، اس کے پیر مشرق کی طرف ہوں اور اسے داہنی کروٹ لٹانا چاہیئے اس کا چہرہ اور جسم کا سامنے کا حصہ قبلہ کی جانب ہونا چاہیئے ۔

۴ - جب کسی جانور کو ذبح کیا جائے تو اس کی گردن ، اس کا سینہ اور اس کے ہاتھ پاؤں قبلے کی طرف ہونے چاہئیں ۔

۵ - واضح ہو کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت انسان کا قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے ۔

نمازگزار کی جگہ

مسئلہ ۸۵ نمازگزار جہاں نماز پڑھے اس میں چند چیزیں

شرط ہیں ۔

اوّل ۔ اس جگہ کوئی ایسی نجاست نہ ہونا چاہیئے جو نماز
گزار کے جسم یا لباس تک پہنچ جائے ۔

دوّم ۔ جس جگہ آدمی نماز پڑھے اسکو ٹھہرا ہوا ہونا چاہیئے
چلتی ہوئی سواریوں کے اوپر نماز صحیح نہیں ہے ، ہاں اس کے
سوا انسان کے لیے چارہ نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے ، اگر
سواری کو ٹھہرایا جاسکتا ہو تو ٹھہرا کر نماز پڑھنا لازم ہے ۔

سوّم ۔ مباح ہونا غصبی جگہ نماز صحیح نہیں ہے خواہ خود
نماز گزار اس کا غاصب ہو یا کوئی دوسرا ۔

نمازی کے کپڑے

مسئلہ ۸۶ نمازی پر واجب ہے کہ اپنے آگے اور پیچھے کی
شرمگاہ کو ڈھانک لے خواہ کوئی دیکھنے والا ہو اور خواہ نہ ہو ،
یہ مرد کا حکم ہے ، عورت پر واجب ہے کہ سوائے چہرے ،

ہتھیلیوں اور تلووں کے تمام جسم کو بحالت نماز چھپائے ۔

مسئلہ ۸۷ انسان جن کپڑوں میں نماز پڑھے انہیں مندرجہ
ذیل صفات سے متصف ہونا چاہیئے :

۱ ۔ پاک ہونا ، نجس کپڑوں میں نماز باطل ہے ، لیکن
اگر کسی شخص کی جیب میں نجس کپڑا یا کوئی اور چیز ہو تو کوئی مضائقہ
نہیں ہے ۔

۲ ۔ غصبی نہ ہونا ، اگر پورے لباس میں ایک دو تاگا
بھی غصبی ہو تو نماز باطل ہوگی ۔

۳ ۔ حرام گوشت جانور مثلاً بلی یا شیر وغیرہ کے اجزاء میں
سے نہ ہونا چاہیئے اگر اس کا ایک بال یا تھوک کپڑوں میں
لگا ہوا ہو تو اسے معلوم ہونے کی صورت میں نماز صحیح نہیں ہوگی
ہاں اگر نمازی کو بال لپٹے ہونے کا پتہ نہ ہو تو نماز باطل نہ ہوگی

۴ ۔ مردار کے اجزاء میں سے نہ ہونا ، اس سے مراد وہ
جانور ہے جسے قانون شریعت کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو ۔

۵ — مرد کے جسم پر جو کپڑے بحالت نماز ہوں ، اُن کا ریشمی نہ ہونا ، جراب اور ازار بند تک کو خالص ریشم کا نہ ہونا چاہیے البتہ اگر مخلوط و ممزوج ہو تو کوئی حرج نہیں عورتوں کے لیے کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔

۶ — مرد زربفت کے کپڑے میں نماز نہیں پڑھ سکتا اگر کسی کپڑے میں سونے کا ایک چھوٹا سا تار بھی موجود ہو تو نماز باطل ہو جائے گی ، یہی نہیں بلکہ اس کا پہننا حرام ہے ، عورتوں کے واسطے کوئی حرج نہیں ہے ۔

مسئلہ ۸۸ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی وغیرہ اور ریشمی لباس پہننا حرام ہے خواہ نماز کی حالت میں یہ چیزیں نہ پہنے ہو اگر بحالت نماز یہ چیزیں اس کے جسم پر ہوں تو گناہگار بھی ہوگا اور نماز بھی باطل ہوگی ۔

اذان :

اَللّٰهُ اَکۡبَرُ چار مرتبہ ۔

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ ۔

اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ دو مرتبہ ۔

اَشۡهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ دو مرتبہ ۔ [1]

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ دو مرتبہ ۔

حَيَّ عَلَى الۡفَلَاحِ دو مرتبہ ۔

حَيَّ عَلٰى خَيۡرِ الۡعَمَلِ دو مرتبہ ۔

اَللّٰهُ اَکۡبَرُ دو مرتبہ ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ ۔

اذان و اقامت کے احکام

مسئلہ ۸۹ روزانہ کی واجبی نمازوں میں اذان اور اقامت

[1] یہ نہایت ہی بہتر ہے کہ اسے بقصد قربت مطلقہ اذان و اقامت دونوں میں کہا جائے ۔

کہنا تاکیدی طور پر مستحب ہے ، اس بارے میں نماز ادا ، قضا
سفر اور حضر کی کوئی تفریق نہیں ہے ، اگر کوئی شخص اذان واقامت
بھول جائے اور قبل رکوع اول اسے یاد آجائے تو وہ اسکے لئے
نماز توڑ سکتا ہے اگرچہ نہ توڑنا بہتر ہے ۔

مسئلہ ۹۰ امیرالمومنین علیہ السلام کی ولایت وامامت کی
گواہی ایمان کا جزو ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
رسالت کی شہادت کے بعد شہادت ولایت کا اعلان بقصد
قربت کرنے میں کوئی مضایقہ نہیں ہے ۔

مسئلہ ۹۱ اذان اور اقامت کے درمیان فرق یہ ہے
کہ اقامت کے شروع میں :
اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو دفعہ اور اس کے آخر میں :
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک مرتبہ اور حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ
کے بعد دو بار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہا جاتا ہے

واجبات نماز

نماز میں گیارہ چیزیں واجب ہیں ۔

۱- نیت ۔

۲- کھڑا ہونا ۔

۳- تکبیرۃ الاحرام ، یعنی نماز شروع کرتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا

۴- سورۂ حمد اور دوسرا سورہ پڑھنا ۔

۵- رکوع ۔

۶- سجدہ ۔

۷- تشہد ۔

۸- سلام ۔

۹- ترتیب ۔

۱۰- موالات : افعال نماز کو پے در پے بجالانا ۔

۱۱- رکوع اور سجدے میں مخصوص ومنصوص تسبیح پڑھنا

نیّت

مسئلہ ۹۲ اس سے مراد فعل کے بجالانے کا ارادہ کرنا ہے یہ ضروری ہے
یہ قصد ہو کہ یہ عمل میں خداوند عالم کے حکم کی اطاعت کی خاطر بجالا
رہا ہوں ، اس کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً نماز صبح کی نیّت یوں کرے
کہ "نماز پڑھتا ہوں دو رکعت صبح کی ادا واجب قربۃً الی اللہ"
اسی طرح دیگر نمازوں کے لئے ۔

قیام

یعنی تمام واجبی نمازیں خواہ پنجگانہ ہوں اور خواہ ان کے
علاوہ دوسری سب کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئیں ۔
مسئلہ ۹۳ تکبیرۃ الاحرام اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے وقت کا
قیام رکن ہے یونہی وہ قیام جو رکوع سے ملا ہوا ہو ، یعنی اگر
اسے جان بوجھ کر یا بھولے سے انسان چھوڑ دے تو نماز

ہر حال باطل ہوگی ۔
مسئلہ ۹۴ تکبیرۃ الاحرام بتایا گیا ہے کہ اَللّٰہُ اکبر کا
کلمہ ہے جس سے نماز کی ابتداء ہوتی ہے ، اسے صحیح عربی میں کہنا
چاہئے ، یہ رکن ہے جسے عمداً یا سہواً ترک کر دینے سے نماز باطل
ہو جاتی ہے ۔

قراءت

مسئلہ ۹۵ واجبی نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں
سورہ حمد اور ایک دوسرے سورے کا پڑھنا واجب ہے لیکن
اگر مستحبی نمازوں میں سورہ حمد کے سوا دوسرا سورہ نہ پڑھے
تو کوئی حرج نہیں ہے ۔
مسئلہ ۹۶ واجبی نمازوں میں اگر کوئی ضرورت پیش آجائے
تو دوسرے سورے کو ترک کر سکتا ہے مثلاً نمازی بیمار ہو کر
یا نماز کا وقت تنگ ہے یا نمازی کو خوف ہے کہ اگر سورہ پڑھے

مشغول ہوگا تو دشمن اسے کوئی گزند پہنچا دے گا ، تو صرف سورہ حمد پر اکتفا کی جا سکتی ہے ۔

مسئلہ ۹۷ سورۂ حمد اور دوسرا سورہ ، نماز کے تمام اذکار صحیح عربی زبان میں پڑھنا چاہیئے ، اگر عربی صحیح نہ ہو اور زبر ، زیر ، پیش کا لحاظ نہ کیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی ۔

مسئلہ ۹۸ تیسری اور چوتھی رکعت میں نمازی کو اختیار ہے کہ حمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ ، لیکن تسبیحات اربعہ افضل ہیں اور وہ یہ ہیں :

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سورۂ حمد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ

دوسرے سورے کے پڑھنے میں نمازی کو اختیار رہے کہ جو سورہ چاہے پڑھے لیکن ایسے سورے جن میں سجدہ ہے نیز وہ طولانی سورے جن کے پڑھنے کی وقت نماز میں گنجائش نہیں ہے ، نہیں پڑھنا چاہئیں ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

رکوع

مسئلہ ۹۹ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں ایک رکوع واجب ہے ، اور وہ رکن ہے اگر اسے عمداً یا سہواً بڑھا یا گھٹا دے تو نماز باطل ہوگی ۔

مسئلہ ۱۰۰ رکوع میں اتنا جھکنا چاہیئے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ سکیں لیکن ہاتھ گھٹنے پر رکھنا واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۰۱ واجبات رکوع :

اوّل ۔ جھکنا ، اتنا کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائیں ۔

دوّم ۔ ذکر یعنی ایک دفعہ : سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ یا تین مرتبہ : سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا ۔

سجدہ

مسئلہ ۱۰۲ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں دو سجدے واجب ہیں ان میں چھ چیزیں ضروری ہیں :

۱ ۔ زمین کے اوپر جسم کے سات حصوں کا ٹیکنا ، پیشانی ہاتھوں کی ہتھیلیاں ، دونوں گھٹنے ، پیروں کے دونوں انگوٹھے ۔

۲ ۔ ذکر ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ ،

یا تین دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا ۔

۳ ۔ طمأنینت یعنی مذکورہ ذکر واجب کہتے وقت اطمینان سے رہنا ۔

۴ ۔ جتنی دیر ذکر واجب میں لگے ذکر شدہ جسم کے ساتوں حصوں کا زمین پر رہنا ۔

۵ ۔ پہلے سجدے سے سر اٹھانا اور اطمینان سے بیٹھنا

۶ ۔ پیشانی رکھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ کا برابر ہونا ۔

جن چیزوں پر سجدہ ہو سکتا ہے

مسئلہ ۱۰۳ چار چیزوں کے علاوہ زمین ، اس کے اجزا یا اس سے اگنے والی چیزوں پر سجدہ کیا جا سکتا ہے :

وہ چار چیزیں جن پر سجدہ صحیح نہیں یہ ہیں :

۱ ۔ کھانے کے اشیا جیسے میوے ، غلے (اناج) وغیرہ

۲ ۔ پہننے کی چیزیں جیسے روئی ، کتان (السی کا کپڑا)

وغیرہ ۔

۳ - معدن جیسے تمام دھاتیں اور قیمتی پتھر وغیرہ ۔

۴ - جو چیزیں پکنے کی وجہ سے اسم زمین کے دائرے سے نکل گئی ہیں ، انہیں زمین لوگ نہیں کہتے جیسے چونا اور کچ وغیرہ

مسئلہ ۱۰۴ کاغذ کی تمام قسموں پر سجدہ جائز ہے ، خواہ وہ رنگین ہی کیوں نہ ہو ۔

تشہد

مسئلہ ۱۰۵ ہر نماز کی دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اور نماز مغرب میں تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کو مکمل کرنے کے بعد ، یونہی ہر چار رکعتی نماز مثلاً ظہر عصر عشأ کی آخر رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد تشہد پڑھنا واجب ہے

مسئلہ ۱۰۶ تشہد کو اس طرح پڑھنا چاہیئے ، اس کے الفاظ یہ ہیں :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

مسئلہ ۱۰۷ اگر کوئی شخص اس تشہد اول کو بھول جائے ۔ بلا تشہد پڑھے کھڑا ہو جائے ، پھر اسے یاد آئے تو اسے بیٹھ کر تشہد پڑھ کے بقیہ نماز پڑھنا چاہیئے ۔ بر بنا احتیاط واجب نماز کو تمام کرنے کے بعد دو سجدۂ سہو بجالانا ضروری ہیں ۔

مسئلہ ۱۰۸ اگر رکوع میں جانے کے بعد انسان کو یاد آئے کہ اس نے تشہد نہیں پڑھا ہے تو بلا تشہد کی نماز مکمل کر کے تشہد کی قضا کرلے ، اس کے ساتھ دو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے ۔

سلام

مسئلہ ۱۰۹ ہر نماز کے آخر میں تشہد کے ساتھ سلام پڑھنا واجب ہے اسی پر نماز تمام ہو جاتی ہے ۔

مسئلہ ۱۱۰ تشہد اور سلام کے مجموعی الفاظ جو آخری رکعت میں

پڑھے جاتے ہیں ۔ وہ یہ ہیں ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

مسئلہ ۱۱۱ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہنا مستحب ہے ۔

مسئلہ ۱۱۲ افعال نماز کی جو ترتیب بیان کی گئی ہے اسی طرح نماز پڑھنا چاہیے ، اگر جان بوجھ کر مذکورہ ترتیب کے خلاف نماز پڑھی گئی تو وہ باطل ہے ۔

موالات

مسئلہ ۱۱۳ تمام اجزاء نماز پے در پے بجا لانا چاہئیں

یعنی افعال نماز کے درمیان اتنا توقف نہ کرے کہ دیکھنے والے کہیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے ۔

ذکر

مسئلہ ۱۱۴ جیسا کہ بیان کیا گیا کہ سجود ، رکوع ، تیسری اور چوتھی رکعت میں مخصوص قسم کے ذکر واجب ہیں ، رکوع اور سجود میں صلوات پڑھنا اور تسبیحات اربعہ کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہنا مستحب ہے ۔

تسبیحات اربعہ کے الفاظ یہ ہیں :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

قنوت

مسئلہ ۱۱۵ پنجگانہ اور مستحبی نمازوں میں قنوت پڑھنا مستحب ہے ، اس کی جگہ دوسری رکعت کے سورہ حمد اور

دوسرے سورے کے پڑھنے کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے ہے ۔

مسئلہ ۱۱۶ قنوت پڑھنے کے موقع پر دو باتیں بہتر ہیں ایک یہ کہ دونوں ہاتھوں کو چہرے کے مقابل ہونا چاہیئے ، دوسرے یہ کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں

مسئلہ ۱۱۷ قنوت کے لیے کوئی خاص الفاظ ضروری نہیں خدا کا ذکر ہونا چاہیئے ۔ اس کے جو چاہے الفاظ ہوں ۔ اگر ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا کوئی مختصر دعا پڑھی جائے تو کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جو دعائیں پیغمبر اسلام صلعم یا حضرات ائمہ طاہرین ع سے نقل ہوئی ہیں انہیں کو پڑھے مثلاً :

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا وَاجْزِهِمَا بِالْإِحْسَانِ إِحْسَانًا وَبِالسَّيِّئَاتِ غُفْرَانًا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

نماز کے تعقیبات

مسئلہ ۱۱۸ واجبی اور مستحبی نمازوں کے بعد تعقیبات پڑھنا مستحب ہے سب سے بہتر تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا پڑھنا ہے ، اس کی تفصیل یہ ہے :

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ ۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ ۔

مُبطلات نماز

مسئلہ ۱۱۹ چند چیزیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں :

۱ - حدث ، ہر وہ چیز جس سے وضو اور غسل باطل ہو جاتا ہے اس سے نماز بھی باطل ہو جاتی ہے خواہ یہ حدث جان بوجھ کر صادر کیا جائے یا بھولے سے صادر ہو جائے

۲ - تکفیر : بربناءِ احتیاط واجب ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے سے بھی وہ کالعدم اور باطل ہو جاتی ہے ۔

۳ - پورے بدن کے ساتھ داہنی یا بائیں طرف یا سر کے پیچھے کی جانب مڑجانا ، بلکہ اگر تھوڑا سا را بھی قبلے کی سمت سے مڑجائے تو نماز باطل ہو جائے گی ۔

۴ - جان بوجھ کر نماز میں بات کرنا ، خواہ جو کلمہ زبان پر آئے وہ دو حرفی ہو جیسے ہم ، تم ، دہ ، دے ، وغیرہ ، ہاں سہواً بھولے سے اگر اس طرح کا کلمہ زبان سے نکل جائے تو نماز باطل نہیں ہوگی صرف دو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا ۔

مسئلہ ۱۲۰ اگر نماز پڑھنے کی حالت میں کسی کو سلام کیا جائے مثلاً : سلامٌ علیکمُ ، کہا جائے تو فوراً جواب دینا واجب ہے لیکن اس کے الفاظ صحیح ہونے چاہئیں ۔

۵ - قہقہہ خواہ جان بوجھ کر ہو اور خواہ بھولے سے ۔

۶ - امور دنیا کے واسطے رونا ، لیکن وہ امور آخرت کے لیے

یا خوف خدا سے ہو ، تو کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔

۷ - ہر وہ کام جو نماز کی شکل و صورت کو ختم کرے ، اسے دیکھ کر لوگ کہیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے ، مثلاً تالیاں بجانا ، اچھلنا ، کودنا وغیرہ ۔

۸ - کھانا پینا چاہے کم ہو اور چاہے زیادہ ، ہاں منہ میں رہی سہی کو نگلنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

۹ - سورۂ حمد کے مکمّل ہونے کے بعد آمین کہنا ۔

۱۰ - دو رکعتی ، سہ رکعتی اور چار رکعتی نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں جو شک عدد رکعات سے متعلق ہو وہ بطلان نماز کا سبب ہے ، ان تمام مقامات پر شک ہونے کے بعد سوچنا چاہیئے ، جب غور کرنے کے باوجود کسی پہلو کو ترجیح نہ دے سکے تب نماز باطل ہوگی ۔

۱۱ - جان بوجھ کر نماز کے کسی جز کو زیادہ یا کم کر دینا

شکّیات :

مسئلہ ۱۲۱ وہ شکوک جن کا کوئی اعتبار نہیں ہے ۔

اوّل۔ سلام کے بعد شک ۔

مسئلہ ۱۲۲ سلام پھیرنے کے بعد انسان یہ شک کرے کہ آیا میں نے صحیح نماز پڑھی ہے یا غلط ، نماز کا کوئی جز چھوڑ دیا ہے یا نہیں ؟ ان تمام صورتوں میں نمازی یہ سمجھے کہ میں صحیح و کامل نماز بجالایا ہوں ۔

مسئلہ ۱۲۳ اگر نماز تمام ہونے کے بعد اس کی رکعتوں کے شمار میں شک کرے اس کی دو صورتیں ہیں ، ایک شکل یہ ہے کہ ایک پہلو اگر واقعیت رکھتا ہو تو نماز صحیح ہے ، دوسری شکل یہ ہے شک کے دونوں پہلوؤں میں سے جو بھی واقعیت کے مطابق ہو نماز باطل ہے ، پہلی صورت کی مثالیں ، چار رکعتی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد شک ہوا کہ میں نے ۴ رکعتیں پڑھی ہیں یا ۵ میں نے

چار رکعتیں ادا کی ہیں یا پانچ ۳ رکعتیں پڑھی ہیں یا ۴ ظاہر ہے کہ ان مثالوں میں اگر شک کا یہ پہلو واقع کے موافق ہو کہ میں پوری چار رکعتیں ادا کر چکا ہوں تو پھر نمازی سبکدوش قرار پائے گا

دوسری صورت کی مثال یہ ہے کہ انسان کو بعد از سلام شک ہو گیا کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں ، یا پانچ رکعتیں ، کھلی ہوئی بات ہے کہ یہاں شک کا جو پہلو بھی واقع کے مطابق ہو انسان سبکدوش نہیں ہوتا ، چار رکعتی نماز میں سے اگر تین رکعتیں واقع میں پڑھی ہیں تب بھی فرض ادھورا رہ جاتا ہے ، اگر پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تب بھی خداوند عالم نے ہمارا جو فریضہ قرار دیا تھا وہ وجود میں نہیں آیا یعنی نمازی نے چار رکعتی نماز نہیں پڑھی ۔

دوّم ۔ وقت گزرنے کے بعد کا شک :

مسئلہ ۱۲۴ وقت نماز گزر جانے کے بعد یہ شک ہو کہ میں نے نماز پڑھی ہے یا نہیں پڑھی ، مثلاً سورج کے غروب ہو جانے کے

بعد اس کو یہ شک ہو کہ میں نے نماز ظہر و عصر پڑھی ہے یا نہیں
اس شک کو اس کا لعدم سمجھے ۔

سوم ۔ کسی عمل کا محل گزرنے کے بعد شک :

مسئلہ ۱۲۵ جب کوئی شخص کسی جز کو بجالاتے وقت شک کرے کہ اس سے پہلے کا جز میں بجالایا ہوں یا نہیں تو یہ شک توجہ کے قابل نہیں ہے ، مثلاً رکوع میں بمقدار واجب خم ہو چکنے کے بعد شک پیدا ہو کہ اس کے قبل حمد اور سورہ میں نے پڑھا ہے یا نہیں

چہارم ۔ کثیر الشک شخص کا شک ۔

مسئلہ ۱۲۶ جو شخص بہت زیادہ شک کرتا ہو اسے اپنے شک کی طرف اعتناء نہ کرنا چاہیئے خواہ یہ شک کسی قسم کا بھی کیوں نہ ہو ، چاہے نماز پڑھنے میں شک ہو ، چاہے رکعتوں کے بارے میں نماز سے فراغت کے بعد شک کرلے ، خواہ نماز کے تمام ہونے کے بعد اجزاء نماز کے متعلق شک پیدا ہو ، ان میں سے کوئی شک بھی اعتناء کے قابل نہیں ہے ، توجہ کے قابل نہ ہونے کا مطلب یہ ہے

کہ شک کے ایسے پہلو کو مطابق واقع سمجھے جس میں نمازی کا فائدہ ہو مثلاً اگر یہ شک ہو کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعتیں تو نمازی یہ سمجھے کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں ۔

پنجم ۔ امام اور ماموم کا شک :

مسئلہ ۱۲۷ جب بھی نماز جماعت میں امام یا ماموم شک کرے تو اسے دوسرے کے اوپر بھروسہ کرنا چاہیئے ، امام کے شک کی صورت میں ماموم بلند آواز سے سبحان اللہ کہہ کر امام کو حقیقت سمجھانے کی کوشش کرے گا ۔

شکیات کا قاعدہ

مسئلہ ۱۲۸ جب کوئی شخص دو رکعتی نماز مثلاً نماز صبح یا نماز مسافر میں شک کرے اور غور و فکر کے بعد کسی پہلو کے مطابق واقع ہونے کا گمان نہ پیدا ہو تو نماز باطل ہے ۔ یہی حکم سہ رکعتی نماز کا بھی ہے ، یہی اس چار رکعتی نماز کا بھی جب اس شک کا

تعلق اس کی رکعت اوّل اور دوم سے ہو ، مثلاً جب نمازی کھڑا ہو
تو اسی حالت میں اسے شک ہو کہ میری دوسری رکعت ہے یا تیسری
یا یہ شک پیدا ہو کہ یہ میری پہلی رکعت ہے یا دوسری ، ہاں اگر اس
طرح کے شک دوسری رکعت کے دونوں سجدے مکمل کرنے کے
بعد پیدا ہوں تو نماز صحیح اور تدارک کے قابل ہے ۔

مسئلہ ۱۳۹ عام طور سے آدمی چار رکعتی نمازوں کی آخری رکعتوں
میں جن شکوک کا شکار ہوتا ہے ، ان کی چار قسمیں ہیں :

۱ - دو اور تین کے درمیان شک ۔
۲ - دو اور چار کے درمیان شک ۔
۳ - دو ، تین اور چار کے درمیان شک ۔
۴ - تین اور چار کے درمیان شک ۔

ان چاروں صورتوں میں پہلے غور و فکر کرے ، اگر اس کے
بعد بھی کسی پہلو کے متعلق گمان نہ پیدا ہو تو زیادتی کے پہلو کو مطابق
واقع قرار دے اور نماز کو پورا کرے ، نماز کے ختم کرنے کے بعد کمی کے

پہلو کا جائزہ لے کہ وہ کتنا ہے اس کی تلافی کے لئے نماز احتیاط بجا لائے
مثلاً جب دو اور چار کے درمیان شک ہو تو نماز تمام کرنے کے
بعد دو رکعتوں کی کمی کا احتمال ہے ، اس صورت میں دو رکعت نماز
احتیاط پڑھی جائے گی ، یونہی اگر ۲ ، ۳ - اور چار کے درمیان شک
پیدا ہوا اور انسان یہ سمجھ کر کہ انشاءاللہ یہ میری چوتھی رکعت ہے نماز کو
تمام کردے تو اسے دو رکعتیں کھڑے ہو کر اور ایک رکعت احتمال نقص کا
لحاظ کرتے ہوئے نماز احتیاط بجا لانا چاہیئے ، کیونکہ اگر عالم واقعیت میں
دو رکعتیں پڑھی ہیں تو نماز احتیاط کی دو رکعتیں جڑ کر چار رکعتیں نماز کو
مکمل کردیں گی اور اگر واقع میں تین پڑھی ہیں ، وہ دوسری رکعت
حقیقتاً تیسری رکعت تھی تو ایک رکعت کا اصل نماز میں نقص ہوگا ،
یہ ایک رکعتی نماز احتیاط ہیں کمی کو پورا کر کے فریضہ سے انسان کو سبکدوش
کردے گی ۔

یہ شکوک دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد قابل
اصلاح ہیں ، ان میں نماز باطل نہیں ہوتی ہے ۔

تعلق اس کی رکعت اوّل اور دوّم سے ہو ، مثلاً جب نمازی کھڑا ہو تو اسی حالت میں اسے شک ہو کہ میری دوسری رکعت ہے یا تیسری یا یہ شک پیدا ہو کہ یہ میری پہلی رکعت ہے یا دوسری ، ہاں اگر اس طرح کے شک دوسری رکعت کے دونوں سجدے مکمّل کرنے کے بعد پیدا ہوں تو نماز صحیح اور تدارک کے قابل ہے ۔

مسئلہ ۱۲۹ عام طور سے آدمی چار رکعتی نمازوں کی آخری رکعتوں مین جن شکوک کا شکار رہوتا ہے ، ان کی چار قسمیں ہیں :

۱ - دو اور تین کے درمیان شک ۔

۲ - دو اور چار کے درمیان شک ۔

۳ - دو ، تین اور چار کے درمیان شک ۔

۴ - تین اور چار کے درمیان شک ۔

ان چاروں صورتوں میں پہلے غور و فکر کرے ، اگر اس کے بعد بھی کسی پہلو کے متعلّق گمان نہ پیدا ہو تو زیادتی کے پہلو کو مطابق واقع قرار دے اور نماز کو پورا کرے ، نماز کے ختم کرنے کے بعد کمی کے

پہلو کا جائزہ لے کہ وہ کتنا ہے اس کی خانہ پری نماز احتیاط بجا لا کر کرے مثلاً جب دو اور چار کے درمیان شک ہو تو نماز تمام کرنے کے بعد دو رکعتوں کی کمی کا احتمال ہے ، اس صورت میں دو رکعت نماز احتیاط پڑھی جائے گی ، یونہی اگر ۲ ، ۳ - اور چار کے درمیان شک پیدا ہوا اور انسان یہ سمجھ کر کہ انشاءاللہ یہ میری چوتھی رکعت ہے نماز کو تمام کردے تو اسے دو رکعتیں کھڑے ہو کر اور ایک رکعت احتمال نقص کا لحاظ کرتے ہوئے نماز احتیاط بجا لانا چاہیئے ، کیونکہ اگر عالم واقعیت میں دو رکعتیں پڑھی ہیں تو نماز احتیاط کی دو رکعتیں جڑ کر چار رکعتیں نماز کو مکمّل کردیں گی اور اگر واقع میں تین پڑھی ہیں ، وہ دوسری رکعت حقیقتاً تیسری رکعت تھی تو ایک رکعت کا اصل نماز میں نقص ہوگا ، یہ ایک رکعتی نماز احتیاط میں کمی کو پورا کر کے فریضہ سے انسان کو سبکدوش کردے گی ۔

یہ شکوک دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد قابل اصلاح ہیں ، ان میں نماز باطل نہیں ہوتی ہے ۔

نماز احتیاط کا طریقہ

مسئلہ ۱۳۰ جس نماز میں شک ہوا ہے اسے مذکورہ دستور کے مطابق تمام کرنے کے بعد کسی ایسے کام کو کرنے سے پہلے جو نماز با... کر دیتا ہے نماز احتیاط شروع کر دینا چاہیئے ، نیت نمازوں ول ہی و... کر کے اللہ اکبر کہہ کر صرف سورۂ حمد آہستہ آہستہ پڑھا جائے ... بسم اللہ تک بلند آواز سے نہیں کہی جائے گی ، تمام نمازوں کی طر... نماز احتیاط میں بھی رکوع ، سجدے ، تشہد ، اور سلام ہے ، اس نماز میں قنوت بھی نہیں ہے ۔

سجدۂ سہو

مسئلہ ۱۳۱ پانچ مقامات پر سجدۂ سہو واجب ہے :

۱ ـ یہ کہ نماز پڑھنے میں سہواً بات کرے ۔

۲ ـ یہ کہ چار رکعتی کی دوسری رکعت میں بھولے سے

سلام پڑھ دے ۔

۳ ـ اگر کوئی شخص نماز میں تشہد یا سجدہ بھول جائے تو پہلے اس کی قضا لازم اور اس کے بعد سجدۂ سہو کرنا چاہیئے ۔

۴ ـ جب یہ شک ہو جائے کہ میری چوتھی رکعت ہے یا پانچویں تو بیٹھ کر نماز تمام کر کے سجدہ سہوا بجا لائے ، بر بناء احتیاط مستحبی نماز میں ہر کمی اور زیادتی کی وجہ سے دو سجدہ سہو کر لینا چاہئیں

سجدہ سہو کا طریقہ

مسئلہ ۱۳۲ نماز کے بعد نیت کرے کہ حکم خداوند متعال کی اطاعت کرتے ہوئے ہر اس چیز کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے جو نماز میں پیش آئی ہے دو سجدۂ سہو کرتا ہوں اس کے بعد سجدے میں جا کر یہ الفاظ کہے :

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

یا ان کے بجائے یہ الفاظ کہے :

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

پھر سجدے سے سر اٹھا کر دوسرا سجدہ کرے اور یہی مذکورہ کلمات زبان پر جاری کرے جب دونوں سجدے کر لے تو تشہد اور دوسرا سلام پڑھے ۔

نماز قضا

مسئلہ ۱۳۳ تمام وہ واجبی نمازیں جو انسان نے جان بوجھ کر یا بھول کے یا کسی اور وجہ سے نہیں پڑھی ہوں ان کی قضا واجب ہے

مسئلہ ۱۳۴ اگر کسی نے نمازیں تو پڑھی ہیں لیکن ایسے مجتہد کے احکام و فتاوی کے مطابق نہیں تھیں جو مستحق تقلید نہ یا سہل انگاری سے کام لیتے ہوئے ان کے شرائط و واجبات میں کوتاہی کی ہے تو ان سب کی قضا واجب ہے ۔

مسئلہ ۱۳۵ جو نماز جس طرح ترک ہوئی ہو اس کی قضا بالکل

اسی طرح بجالانا چاہیئے ، مثلاً مغرب ، عشاء ، صبح کی نمازیں بلند آواز سے پڑھنا چاہئیں ، ان کے برخلاف ظہر و عصر کی نمازیں چپکے چپکے پڑھنا چاہئیں ، جب انسان انکی قضا پڑھے تو ان کا بھی جہر واخفات کے لحاظ سے یہی حکم ہوگا ، سفر کی حالت میں چار رکعتی نمازیں دو رکعتی ہو جاتی ہیں ان کی قضا بھی دو ہی رکعت ہوگی یونہی حضری نماز کو سفر کے عالم میں قضا پڑھے تو وہ اب دو رکعت نہیں چار رکعت پڑھی جائیگی ۔

نماز قصر

مسئلہ ۱۳۶ مسافر ہر ایسے سفر میں جس میں مندرجہ ذیل شرطیں موجود ہوں تمام چار رکعتی نمازوں کو دو رکعت پڑھے گا ۔

۱ - یہ کہ سفر آٹھ فرسخ سے کم نہ ہو ، یک طرفہ اتنی مسافت ضروری نہیں ہے بلکہ آمد و رفت کی مجموعی مسافت بھی اگر آٹھ فرسخ ہو تو قصر کے واسطے کافی ہے ۔

٢ - جب سے سفر شروع کرے اسی وقت سے آٹھ فرسخ
مسافت طے کرنے کا قصد رکھتا ہو۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص
چور یا کسی اور گم شدہ چیز کو ڈھونڈھنے نکلے اور اسے پتہ نہ ہو کہ کتنی مسافت
طے کرنا پڑے گی تو اس کو پوری نماز پڑھنا چاہیئے ۔

٣ - آٹھ فرسخ مسافت طے کرنے سے پہلے انسان اپنے
قصد سے باز نہ آجائے ۔

٤ - یہ ارادہ نہ رکھتا ہو کہ آٹھ فرسخ مسافت طے کرنے سے
پہلے درمیان میں کہیں دس روز ٹھہرے گا ۔

٥ - خانہ بدوش نہ ہو یا ایسا شخص نہ ہو جس کا کام
سفر کرنا ہے. جیسے صحرائی ڈرائیور وغیرہ ۔

٦ - یہ کہ سفر قانون اسلام کے خلاف نہ ہو مثلاً ظلم و
زیادتی کرنے کی خاطر یا ایسی چیزوں کے بیچنے یا خریدنے کے لیے
سفر کرنا جن کی خرید و فروخت شرعاً ممنوع ہے. جیسے گانے بجانے کا
سازو سامان، یوں ہی بیوی اور اولاد کا سفر بغیر شوہر اور باپ کی

رضامندی کے ناجائز ہے ۔

٧ - نماز کے قصر ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ مسافر حدّ
ترخص تک پہنچ جائے حدّ ترخص سے مراد یہ ہے کہ اپنی جائے قیام سے
اتنا دور جائے کہ اپنے شہر یا دیہات کی دیواریں آنکھوں سے اوجھل
ہو جائیں اور وہاں کی آواز اذان اس کے کانوں تک نہ پہنچے ۔

مسئلہ ١٣٧ مسافر کو چار جگہوں میں اختیار ہے کہ چاہے پوری
نماز پڑھے اور چاہے قصر کرے ۔

اوّل - مسجد الحرام کے اندر ۔

دوّم - پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی مسجد میں ۔

سوّم - مسجد کوفہ میں جہاں شہادت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب
علیہ السّلام واقع ہوئی ، شہر کوفہ کی تمام مسجدوں کا یہ حکم نہیں ہے

چہارم - حائر حسینی یعنی ضریح اقدس کے اردگرد



٢ - جب سے سفر شروع کرے اسی وقت سے آٹھ فرسخ مسافت طے کرنے کا قصد رکھتا ہو۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص چور یا کسی اور گم شدہ چیز کو ڈھونڈھنے نکلے اور اسے پتہ نہ ہو کہ کتنی مسافت طے کرنا پڑے گی تو اس کو پوری نماز پڑھنا چاہیئے۔

٣ - آٹھ فرسخ مسافت طے کرنے سے پہلے انسان اپنے قصد سے باز نہ آجائے۔

٤ - یہ ارادہ نہ رکھتا ہو کہ آٹھ فرسخ مسافت طے کرنے سے پہلے درمیان میں کہیں دس روز ٹھہرے گا۔

٥ - خانہ بدوش نہ ہو یا ایسا شخص نہ ہو جس کا کام سفر کرنا ہے۔ جیسے صحرائی ڈرائیور وغیرہ۔

٦ - یہ کہ سفر قانون اسلام کے خلاف نہ ہو مثلاً ظلم و زیادتی کرنے کی خاطر یا ایسی چیزوں کے بیچنے یا خریدنے کے لیے سفر کرنا جن کی خرید و فروخت شرعاً ممنوع ہے جیسے گانے بجانے ساز و سامان۔ یوں ہی بیوی اور اولاد کا سفر بغیر شوہر اور باپ

رضامندی کے ناجائز ہے۔

٧ - نماز کے قصر ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ مسافر حد ترخص تک پہنچ جائے حد ترخص سے مراد یہ ہے کہ اپنی جائے قیام سے اتنا دور جائے کہ اپنے شہر یا دیہات کی دیواریں آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں اور وہاں کی آواز اذان اس کے کانوں تک نہ پہنچے۔

مسئلہ ١٣٧ مسافر کو چار جگہوں میں اختیار ہے کہ چاہے پوری نماز پڑھے اور چاہے قصر کرے۔

اوّل - مسجد الحرام کے اندر۔

دوم - پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں۔

سوم - مسجد کوفہ میں جہاں شہادت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام واقع ہوئی، شہر کوفہ کی تمام مسجدوں کا یہ حکم نہیں ہے

چہارم - حائر حسینی یعنی ضریح اقدس کے ارد گرد

نمازآیات

مسئلہ ۱۳۸ جب بھی سورج یا چاند کو گرہن لگے یا زلزلہ آجائے نمازآیات پڑھنا چاہیئے، خواہ لوگوں میں ان حوادث کی وجہ سے خوف و دہشت پیدا ہو یا نہیں ۔

مسئلہ ۱۳۹ اگر خداوند عالم کی طرف سے ایسے حوادث سے لوگ دوچار ہوں کہ جو اکثر آدمیوں کے خوف و دہشت کا سبب قرار پائیں تب بھی نمازآیات پڑھنا واجب ہے خواہ یہ حوادث آسمانی ہوں اور خواہ زمینی، جیسے سرخ و سیاہ آندھیاں آنا، زمین کا پھٹ جانا یا بجلی گرنا وغیرہ ۔

نمازآیات کا طریقہ

مسئلہ ۱۴۰ نمازآیات کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں اسے مندرجہ ذیل دو طریقوں سے پڑھا جا

سکتا ہے ۔

اوّل ۔ نیت کرے اور تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد ایک مرتبہ سورہ حمد اور کوئی دوسرا سورہ پورا پورا پڑھے، پھر رکوع کرکے اس کا ذکر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ بجالائے اس کے بعد رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ سورہ حمد اور کوئی دوسرا مکمل سورہ پڑھے، پھر رکوع کرے اور اس کا ذکر بجالائے یونہی پانچ مرتبہ حمد اور سورہ پڑھ کے رکوع و ذکر بجالائے، پانچ رکوع مکمل کرکے جب سر اٹھائے تو سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر دو سجدے کرے اور ان سے کھڑے ہو کر دو مرتبہ دوسری رکعت میں بھی وہی تمام کام بعینہ انجام دے جو رکعت اوّل میں انجام دے چکا ہے اس رکعت دوّم کے دو سجدے کرکے تشہد اور سلام کے بعد نماز تمام کرے ۔

دوّم ۔ نیت کرنے اور اللہ اکبر کہنے کے بعد سورہ حمد پورا پڑھے لیکن قرآن مجید کے کسی دوسرے سورے کے پانچ ٹکڑے کرے

حمد کے بعد ان میں سے ایک ٹکڑا پڑھ کر رکوع میں جائے اور اس کا
ذکر بجا لانے کے بعد کھڑا ہو، اب سورہ حمد پڑھنے کی ضرورت
نہیں ہے، فقط دوسرے سورے کا دوسرا ٹکڑا پڑھ کر پھر رکوع کرے
اسے طرح جب پانچ رکوع مکمل ہوجائیں تو سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنۡ حَمِدَہٗ کہہ کر دو سجدے کرے اور پھر دوسری رکعت بھی
پہلی رکعت کی طرح پڑھ کر اس کے دونوں سجدے کے بعد تشہّد
اور سلام بجا لائے ۔

مسئلہ ۱۴۱ تمام نمازوں کی طرح اس نماز میں بھی قنوت
پڑھنا مستحب ہے ۔

روزہ

مسئلہ ۱۴۲ ماہ مبارک رمضان کے روزے ایسے لوگوں
پر واجب ہیں جن میں مندرجہ ذیل شرطیں پائی جاتی ہوں :

۱ - بالغ ہونا ۔

۲ - صاحب عقل و شعور ہونا ۔

۳ - مسافر نہ ہونا ۔

۴ - بیماری کا اندیشہ نہ ہونا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر
کسی شخص کو ڈر ہو کہ روزہ رکھنے سے بیمار پڑ جائے گا یا اس کی بیماری
طولانی ہوجائے گی تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے ۔

۵ - پورے دن بیہوش نہ ہونا ۔

۶ - پورے دن عورت کا حیض اور نفاس سے
محفوظ رہنا ۔

مسئلہ ۱۴۳ جب روزہ رکھنا حاملہ یا دودھ پلانے والی
عورتوں کے لئے خود نقصان رساں نہ ہو لیکن ان کے بچے
کے واسطہ مضر ہو تو ان پر روزہ واجب نہیں ہے واضح ہو کہ
جو لوگ روزہ نہ رکھ سکیں گے انہیں فدیہ دینا ہوگا اور وہ ایک
مسکین کو روزانہ کھانا کھلانا ہے اسکی شرعی مقدار وزن کے
لحاظ سے، استی تولہ والے سیر کے مطابق تقریباً ایک سیر گندم

یا جو ہوتی ہے

مُبطلات روزہ

مسئلہ ۱۴۴ مندرجہ ذیل چیزیں روزہ توڑ ڈالتی ، اور اسے باطل کر دیتی ہیں :

۱ - کھانا ۔

۲ - پینا ۔

۳ - مباشرت کرنا ۔

۴ - آدمی کوئی ایسا کام کرے جو منی نکلنے کا سبب ہو یعنی اس کام سے منی نکل آئے ۔

۵ - خداوند عالم یا پیغمبروں یا اماموں کی جانب کسی ایسی بات کی نسبت دینا جو انہوں نے نہ فرمائی ہو ۔

۶ - پانی میں پورا سر ڈبو دینا ۔

۷ - ہلکا نہیں گاڑھے قسم کا گرد و غبار نگل جانا ۔

۸ - اذان صبح تک حالت جنابت یا حالت حیض یا حالت نفاس پر خون کے قطع ہو جانے کے باوجود باقی رہنا

۹ - قے کرنا ۔

۱۰ - سیال بہنے والی چیزوں کے ذریعہ شیاف لینا

اوّل، دوم - کھانا اور پینا

مسئلہ ۱۴۵ جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ اس کی مقدار کتنی ہی کم ہو مثلاً گیہوں کے ایک دانے کا $\frac{1}{10}$ حصہ یا پانی کا ایک قطرہ ۔

مسئلہ ۱۴۶ جب بلغم اور ناک کی رطوبتیں منہ تک پہنچ جائیں تو بربنا احتیاط واجب انہیں نہ نگلنا چاہیے ، لیکن اگر منہ تک نہیں پہنچی ہیں تو ان کے نگلنے میں کوئی مضایقہ نہیں ہے

مسئلہ ۱۴۷ روزے کی حالت میں ہر قسم کا انجکشن لگوایا جا سکتا ہے خواہ علاج کی غرض سے ہو خواہ قوت کے لئے ، ہاں

اگر دوا براہِ راست معدے یا آنتوں میں پہنچے تو بر بناء احتیاط وا
ایسا انجکشن نہ لگوانا چاہئے ۔

سوّم ۔ جماع

مسئلہ ۱۴۸ عورتوں سے مباشرت کرنے کی وجہ سے
طرفین کا روزہ باطل ہو جاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ، مباشرت
خواہ اپنی بیوی سے ہو یا معاذ اللہ کسی بیگانہ عورت سے خواہ
اللہ اغلام ہو یا وطی یا بحیوان

چہارم ۔ استمنا

مسئلہ ۱۴۹ اگر کوئی شخص ایسا کام کرے کہ منی نکل آئے تو اس
روزہ باطل ہو جائے گا ، اس قسم کا کام صرف روزے کو توڑ
نہیں ہے بلکہ ہر عالم اور ہر حالت میں بالذات حرام ہے ۔

مسئلہ ۱۵۰ سوتے میں اگر منی نکل آئے تو اس سے روز

کوئی اثر نہیں پڑتا ، یونہی اگر اس کے بعد پیشاب کیا جائے اور
اس کے ساتھ منی کے کچھ اجزاء باہر نکل آئیں تو روزہ باطل نہیں
ہوتا ہے ۔

پنجم ۔ خدا اور پیغمبر وغیرہ کی طرف غلط نسبت

مسئلہ ۱۵۱ جان بوجھ کر خدا ، رسول ص اور ائمہ ع کی جانب
کسی بات کو غلط منسوب کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے ، مثلاً
یوں کہے کہ خدا نے فلاں چیز کو حرام کر دیا ہے یا پیغمبر ص یا ائمہ ع
نے ایسا ایسا فرمایا ہے جب کہ یہ شخص جانتا ہے کہ جو میں کہہ
رہا ہوں وہ خلاف واقع ہے ۔

مسئلہ ۱۵۲ یہ حکم خدا ، رسول ص ائمہ ع سے مخصوص نہیں ہے
بلکہ بر بناء احتیاط واجب دوسرے انبیاء اور حضرت فاطمہ زہرا ع
کے سلسلے میں بھی یہی حکم ہے ۔

مسئلہ ۱۵۳ اس طرح غلط نسبت صرف زبان ہی سے نہیں

بلکہ ان ذاتوں کی طرف اشارے یا قلم سے لکھ کر بھی کسی چیز کو غلط طور پر منسوب کیا جا سکتا ہے ، ایسی صورت میں بھی بر بناء احتیاط واجب وہ روزہ کافی نہیں بلکہ اس کی قضا رکھنا پڑے گی ۔

مسئلہ ۱۵۴ حالت روزہ میں اگر مشکوک روایات کو راوی یا کتاب کے حوالے کے ساتھ لکھا یا بیان کیا جائے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے ۔

ششم - غبار غلیظ کا نگلنا :

مسئلہ ۱۵۵ گاڑھے گرد و غبار کو عمداً نگلنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے ، لیکن سہو و نسیان کی صورت میں کوئی مضایقہ نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۵۶ حلق منہ کے اس حصے کو کہتے ہیں جہاں سے حرف (غ) نکلتا ہے ، غبار وغیرہ کو بس اس حصے سے نیچے نہ پہنچنا چاہئے ۔

مسئلہ ۱۵۷ یہ حکم ہمہ گیر ہے ، خواہ غبار غلیظ ایسا ہو جس کا نگلنا عام حالات میں جائز ہے یا ناجائز ہو جیسے گرد و خاک ، روزہ دونوں صورتوں میں باطل ہو جائے گا ۔

ہفتم - سر کو پانی کے اندر لے جانا

مسئلہ ۱۵۸ پورا سر پانی کے اندر لے جانے سے روزہ لوٹ جاتا ہے ، بناء بر احتیاط واجب خواہ بقیہ حصہ جسم بھی پانی کے اندر لے جائے یا اسے باہر رکھے ، لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ یہ عمل جان بوجھ کر کیا جائے ، سہواً اس کے وجود میں آجانے سے روزہ باطل نہیں ہوگا ۔

مسئلہ ۱۵۹ اگر روزہ دار عمداً غسل ارتماسی کرے تو روزہ اور غسل دونوں باطل ہیں لیکن اگر ایسا سہواً ہو تو دونوں صحیح ہیں ۔

ہشتم - جنابت حیض نفاس کی حالت میں باقی رہنا

مسئلہ ۱۶۰ جان بوجھ کر اذان صبح تک جنب رہنا روزہ باطل کر دیتا ہے ، بنابریں مجنب کا فرض ہے کہ صبح ہونے سے پہلے غسل کر لے ، اگر پانی ایسے شخص کو دستیاب نہ ہو یا اس کا استعمال اسے نقصان پہنچانے یا وقت میں اتنی گنجائش نہ ہو کہ وہ غسل کرے تو اس کے عوض میں تیمم کرنا چاہئے بربنا احتیاط مستحب ایسے آدمی کو اذان صبح تک بیدار بھی رہنا چاہئے اس کے بعد سونے میں کوئی مضایقہ نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۶۱ جب کوئی شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو جائے اور اسے یقین ہو کہ سونے کی صورت میں وہ اذان صبح تک نہیں جاگے گا تو اس کے لئے سونا جائز نہیں ہے ہاں غسل کر کے سونے میں کوئی مضایقہ نہیں ، اگر حکم خدا کے خلاف یہ شخص سو رہا اور صبح کی اذان سے پہلے بیدار نہ ہوا

تو اس کا وہ روزہ بھی باطل اور اس پر اس کی قضا اور کفارہ بھی واجب ہے ۔

مسئلہ ۱۶۲ اگر شخص جنب کا مضبوط ارادہ ہو کہ صبح سے پہلے پہلے وہ غسل کرے گا نیز اسے امید ہے کہ وہ جاگ اٹھے گا ایسے آدمی کے واسطے سو رہنا جائز ہے ، یہ شخص سونے کے بعد اگر اتفاقاً نہیں جاگا تو اس کا روزہ صحیح ہے ، لیکن اگر ایک دفعہ جاگ کر دوبارہ صبح سے پہلے پہلے بیدار ہونے کی امید اور ارادہ غسل کے ساتھ سو گیا مگر امید پوری نہ ہوئی ، سوتے کا سوتا رہ گیا تو روزہ باطل اور اس کی صرف قضا لازم ہے ، کفارہ واجب نہیں ہے ، یہ شخص گناہ گار بھی نہیں ہے ، بہتر یہ ہے کہ غسل کرنے کے پہلے یہ نہ سوئے ، یہی شخص جنب اگر دوبارہ بھی سو گیا اور اپنی امید کے مطابق جاگ بھی اٹھا تو تیسری دفعہ اسے نہ سونا چاہئے ، ہاں غسل کر کے سوئے تو کوئی حرج نہیں ہے ، اگر اس نے حکم خدا کی پروا نہیں کی ، یہ شخص سو رہا

اور بیدار بھی نہیں ہوا تو بر بناء احتیاط واجب قضا اور کفارہ دونوں
اس پر واجب ہیں ، ان تمام صورتوں میں اسے اس دن روزہ
دار بھی رہنا چاہیے ۔

مسئلہ جس عورت کا خون حیض یا نفاس آنے کے
بعد بند ہو جائے اسے بھی اذان صبح سے پہلے غسل کرنا چاہیے
ورنہ اس کا روزہ باطل ہو گا جیسا کہ شخص جنب کا حکم بیان
کیا گیا ۔

نہم ۔ قے کرنا :

مسئلہ ۱۶۳ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ باطل ہو
جاتا ہے خواہ یہ استفراغ کسی بیماری کو دور کرنے کی ہی
خاطر کیوں نہ ہو ، لیکن اگر بھولے سے یا بلا اختیار استفراغ
کردے تو روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔

مسئلہ ۱۶۴ اگر ڈکار لینے سے پانی یا مختصر سی غذا

معدے سے ابھر کر منہ کی فضا میں پہنچ جائے تو اسے تھوک
دینا چاہیے اور اگر جان بوجھ کر اسے نگل جائے تو اس سے
روزہ ٹوٹ جائے گا ۔

دہم ۔ شیاف لینا

مسئلہ ۱۶۵ سیال چیزوں کے ذریعہ شیاف لینا روزے کو
باطل کر دیتا ہے ، یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ ایسا عمداً ہو
سہو و نسیان کی وجہ سے اس فعل کا روزے پر کوئی اثر نہیں
پڑے گا ، لیکن اگر سوائے شیاف لینے کے کوئی چارۂ کار اور
وقت افطار تک دیر کرنا ممکن نہ ہو تو شیاف لینا جائز ہے
صرف اس روزے کی قضا کرنا ہوگی ، یعنی روزہ باطل ہو جائے گا
البتہ وہ گناہگار نہ ہوگا ۔

مُستحاضہ عورت کا حکم :

مسئلہ ۱۶۶ استحاضہ قلیلہ میں مبتلا ہونے کے بعد عورت پنجگانہ نمازوں میں سے ہرایک کے واسطے وضو کرنا چاہئے ظاہر ہے کہ وہ ایسا بدن اور کپڑوں کو پاک کرنے کے بعد کرے گی استحاضہ متوسطہ میں ہر نماز کے لئے وضو کرنے کے ساتھ نماز صبح کے لئے غسل بھی بجالانا چاہیئے ، اگر یہ غسل ترک ہو جائے اس کا روزہ نماز دونوں باطل ہیں ، استحاضہ کثیرہ میں پانچ عدد وضو کے علاوہ تین غسل لازم ہیں ، ایک نماز صبح کے لئے ایک نماز ظہر وعصر کے لئے ایک نماز مغرب وعشاء کے لئے اگر عورت پہلا اور دوسرا غسل نہ کرے اس کا روزہ اور نماز دونوں باطل ہیں ، لیکن تیسرے غسل کے ترک کی شکل میں روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔

وہ لوگ جن پر روزہ واجب نہیں ہے

اوّل - جس شخص کو یقین یا گمان غالب ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے مضر ہے یا اسے نقصان پہنچنے کا ڈر ہے یا یہ خوف ہے کہ روزہ رکھنے سے موجودہ بیماری طول پکڑے گی تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے ، اس وقت روزہ ترک کریگا ، روزانہ ایک مد دے گا بعد میں قضا کریگا ۔

دوّم - وہ سن رسیدہ مرد اور عورتیں جن کے لئے روزہ رکھنا غیر معمولی زحمت ومشقت کا سبب ہے ان پر روزہ واجب نہیں ہے ، اس کے عوض میں روزانہ ایک مد گیہوں یا جو کسی فقیر کو دینا چاہئے ، لیکن اگر بعد میں ان میں روزہ رکھنے کی طاقت آجائے تو قضا کرنا مستحب ہے ۔

سوّم - جو عورت کسی بچے کو دودھ پلاتی ہو خواہ وہ اسی کا ہو یا کسی دوسرے کا اگر روزہ رکھنے سے اسے یا بچے کو

ضرر پہنچے تو وہ روزہ نہیں رکھے گی بلکہ بعد میں اس کی قضا کرے اور ہر روزے کے عوض میں ایک مد کھانا فقیر کو دے گی

چہارم ۔ حاملہ عورت کے لئے یا اس کے بچے کے واسطے اگر روزہ نقصان رساں ہو تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے میں ایک مد کھانا دے اور بعد میں قضا بجالائے ۔

پنجم ۔ اگر کسی کو پیاس کی بیماری ہو جانے اور وہ روزہ کی صورت سے نہ رکھ سکے یا اگر رکھے تو شدید مشقت برداشت کرنا پڑے تو پہلی صورت میں روزہ واجب نہیں اور دوسری صورت میں روزانہ ایک مد (فدیہ) دے اور پانی بس اتنا پئے گا جتنا پئے بغیر چارہ نہ ہو یعنی اسی طرح دن گذارے پھر بعد میں قضا روزہ رکھے ۔

مسئلہ ۱۶۷ جن سفروں میں انسان کا فرض ہے کہ نماز قصر پڑھے ان میں روزہ بھی نہ رکھنا چاہئے ، اگر اس حکم سے

واقف ہوتے ہوئے روزہ رکھے گا تو وہ باطل ورنہ صحیح ہے

روزے کا کفارہ

مسئلہ ۱۶۸ اگر کوئی شخص ماہ مبارک رمضان میں جان بوجھ کر اپنا روزہ باطل کر ڈالے تو اس کی قضا کے علاوہ اس پر اس کا کفارہ بھی واجب ہے ۔

مسئلہ ۱۶۹ ماہ رمضان کے ہر ایک روزہ کا کفارہ ان مندرجہ ذیل تین چیزوں میں سے ایک ہے ۔

۱ ۔ دو مہینے کے روزے پے در پے رکھنا ۔

۲ ۔ ۶۰ فقیروں محتاجوں کو پیٹ بھر کھانا کھلانا ۔

۳ ۔ ایک غلام آزاد کرنا ۔

مذکورہ امور میں صرف ایک چیز اس صورت میں واجب ہے جب کہ روزے کو توڑنے کا ذریعہ اپنی جگہ پر جائز ہو ، لیکن اگر معاذاللہ کسی حرام چیز سے روزہ توڑے تو پھر مجموعی طور سے

تینوں کفارے واجب ہوں گے ، مثلاً زنا کرنا ، شراب پینا
مال حرام کھانا ۔

مسئلہ ۱۷۰ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ماہ رمضان کے ایک دن میں کئی بار غذا کھائے یا روزے کو باطل کرنے والی چیزوں میں سے کسی کو کئی دفعہ استعمال کرے تو اس کی وجہ سے کئی کفارے واجب نہیں ہوں گے ۔ ہاں مباشرت اس حکم سے مستثنیٰ ہے ۔ اگر ماہ رمضان کے ایک دن میں کئی مرتبہ نزدیکی کرے تو متعدد کفارے واجب ہوں گے ۔

مسئلہ ۱۷۱ جو شخص ماہ رمضان کے دن میں اپنی بیوی کو مباشرت پر مجبور کرے اور وہ خود آخر تک اس پر تیار نہ ہو تو شوہر کو دو کفارے دینے ہوں گے اپنا بھی کفارہ اور بیوی کی طرف سے بھی کفارہ ۔ لیکن اگر درمیان میں کسی موقع پر عورت خود بھی تیار ہو جائے تو شوہر صرف اپنا کفارہ دے گا ، بیوی کی طرف سے کفارہ نہیں دے گا ، اپنا کفارہ خود اس پر واجب ہوگا

مسئلہ ۱۷۲ روزہ ماہ رمضان کی قضا کرتے ہوئے انسان جو روزہ رکھے اسے ظہر ہونے سے پہلے وہ توڑ سکتا ہے لیکن ظہر کے بعد توڑنا جائز نہیں ہے ۔ اگر حکم خدا کی مخالفت کرتے ہوئے توڑ ڈالے تو اسے کفارہ دینا چاہیئے ۔ یعنی دس فقیروں کو کھانا کھلائے ۔ اگر یہ نہیں کر سکتا تو تین روزے رکھے اور قضا پہلی کی طرح اس کے ذمہ باقی ہے ۔

وہ مقامات جہاں فقط قضا لازم ہے

مسئلہ ۱۷۳ پندرہ مقامات پر صرف روزے کی قضا واجب ہے کفارہ دینا ضروری نہیں :

۱ - جان بوجھ کر قے کرنا جو روزے کو توڑ دیتا ہے

۲ - جس شخص پر غسل کرنا واجب ہوا گر وہ جاگنے کی نیت کے ساتھ سو جائے ، وہ جاگے لیکن دوبارہ سو جائے اسے اطمینان ہو کہ صبح کے قبل جاگ اٹھوں گا اور غسل

کرلوں گا، دوبارہ سونے کے بعد سوتا رہے اور بیدار نہ ہو تو اسے وا
روزے کی قضا کرنا پڑے گی، کفارہ دینا لازم نہیں ہوگا۔

۳ - جس شخص کو صبح ہو جانے کا احتمال ہو مگر وہ تحقیق
نہ کرے اور سحر کھانے میں مشغول ہو جائے، بعد کو پتہ چلے کہ
اس نے سحر صبح ہونے کے بعد کھائی تو ایسے آدمی پر بھی اس
روزے کی صرف قضا واجب ہے۔

۴ - اگر کوئی شخص خبر دے کہ ابھی صبح نہیں ہوئی ہے
اور کوئی دوسرا آدمی اس کے کہنے پر بھروسہ کرتے ہوئے سحر
کھالے، بعد میں معلوم ہو کہ اس نے جھوٹ کہا صبح ہو چکی
تھی تو ایسے شخص پر بھی فقط قضا واجب ہے۔

۵ - اگر کوئی آدمی کہے کہ صبح ہو گئی ہے لیکن دوسرا
شخص اس کی بات کو مذاق سمجھے اور اعتنا نہ کرتے ہوئے سحر کھا
رہے، بعد میں معلوم ہو کہ وہ سچ مچ کہہ رہا تھا، واقعاً صبح
چکی تھی تو اس پر صرف قضا واجب ہے۔

۶ - اگر کوئی واقعاً اطلاع دے کہ صبح ہو چکی ہے لیکن اس
بات سے صبح ہونے کا نہ یقین ہوا اور نہ گمان، انسان اس کی
خبر کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ایسے کاموں میں مشغول رہے جو
روزے کو باطل کر دیتے ہیں، بعد میں پتہ چلے کہ اس کی خبر صحیح تھی تو
اس روزے کی صرف قضا واجب ہوگی۔

۷ - اگر کوئی شخص اذان صبح سے یہ قصد کر کے سونے کہ
غروب تک بیدار نہ ہو تو ایک صورت میں اس کا روزہ صحیح
اور ایک صورت میں باطل ہے صحیح اس شکل میں ہے جب کہ
اس نے سونے سے پہلے روزے کی نیت کر لی ہو، باطل اس
شکل میں ہے جب کہ نیت نہ کی ہو، لیکن اس روزے کی صرف
قضا لازم ہے۔

۸ - اگر کوئی شخص غسل جنابت کو بھول کر ایک یا چند روز
نمازیں پڑھتا اور روزے رکھتا رہے بعد میں اسے خیال آئے تو
اسے نماز اور روزے دونوں کی قضا کرنا چاہیے۔

٩ - اگر کسی شخص کو پتہ نہ ہو کہ کل رمضان کا مہینہ ہے
اور وہ اس خیال سے اذان صبح تک غسل نہ کرے تو اس پر لازم ہے
کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے ۔

١٠ - حیض اور نفاس میں گرفتار عورت کا فرض ہے کہ
روزہ ترک کرے بعد میں صرف ترک شدہ روزوں کی قضا واجب ہے ۔

١١ - اگر کوئی اندھا شخص کسی دوسرے آدمی کی بات کا اعتبار
کرتے ہوئے روزہ افطار کرلے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس وقت
افطار کا وقت نہیں تھا تو اس پر روزے کی قضا واجب ہے ۔

١٢ - اگر کوئی شخص بلا نیت کئے روزہ رکھ لے اور کوئی
ایسا کام نہ کرے جو بطلان روزہ کا سبب ہو تو اس دن کے روزے
کی فقط قضا اس آدمی پر واجب ہوگی ۔

١٣ - اگر روزہ دار بلا ضرورت کلیّاں کرے اور بے اختیار
پانی حلق سے اتر جائے تو اس روزے کی قضا کرنا پڑے گی لیکن اگر یہ
کلّی وضو کے لئے ہو تو کوئی مضایقہ نہیں ہے ۔

١٤ - اگر کوئی شخص ریا کاری کے ذریعہ روزے کو باطل کردے
لیکن اس کے علاوہ کوئی ایسا کام نہ کرے جو روزے کو باطل کردیتا ہے تو
صرف اس پر قضا لازم ہے ۔

١٥ - اگر کوئی یوم الشک کو روزہ نہ رکھے ، بعد میں معلوم
ہو کہ اس دن ماہ رمضان کی پہلی تاریخ تھی تو اس روزے کی فقط
قضا اس پر واجب ہے « یوم الشک » سے مراد وہ دن ہے
جس کے متعلّق معلوم نہ ہو کہ وہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان
کی پہلی تاریخ ۔

چاند کے ثابت ہونے کا طریقہ

مہینے کی پہلی اور آخری تاریخ چند طریقوں سے ثابت
ہوتی ہے :

اوّل - یہ کہ خود انسان اپنی آنکھ سے رمضان یا شوّال کے
چاند کو دیکھے ۔

دوم ۔ یہ کہ ۳۰ دن کسی مہینے کی پہلی تاریخ سے گزر جائیں
یہ تیس روز خواہ ماہ شعبان کے ہوں اور خواہ ماہ رمضان کے ۔

سوم ۔ یہ کہ دو عادل یعنی دو ایسے شخص اپنی آنکھ سے
چاند دیکھنے کے متعلق گواہی دیں جو شریعت کے پابند ہوں ،
خدائی احکام کی نافرمانی نہ کرتے ہوں ، ان کی یہ گواہی اس صورت
میں معتبر ہے جب کہ چاند کے صفات کے متعلق ان کا بیان مختلف نہ ہو
چاند نکلنے کی جگہ اور اس کی شکل وصورت وہ دونوں یکساں بیان کریں

چہارم ۔ بہت سے آدمی مل کر چاند دیکھنے کی گواہی دیں ،
ان کی تعداد اتنی ہونا چاہئے کہ ان کی گواہی کے سننے والوں کو یقین
حاصل ہو جائے ۔

پنجم ۔ یہ کہ مجتہد عادل کے نزدیک یہ ثابت ہو جائے کہ
لوگوں کو فلاں دن روزہ رکھنا چاہیئے ، یا فلاں دن عید فطر ہے
لوگوں کے لئے اس روز روزہ رکھنا جائز نہیں ہے ، اس شخص کا
مجتہد ہونا کافی ہے ۔ اس کے اعلم ہونے کی ضرورت نہیں ہے

مسئلہ ۱۷۴ اگر کسی ایک شہر میں چاند نکلنا ثابت ہو جائے تو
اس کے ہمسائے اور ہم افق شہروں کے لئے کافی ہے ، یہاں
کے رہنے والے وہاں کے باشندوں کے موافق عمل کریں گے

زکوۃ فطرہ

مسئلہ ۱۷۵ زکوۃ فطرہ ایسے لوگوں پر واجب ہے جو غروب
آفتاب کے وقت مندرجہ ذیل اوصاف سے متصف ہوں

اوّل ۔ بالغ ہونا ۔

دوم ۔ عاقل ہونا یعنی پاگل نہ ہونا ۔

سوم ۔ غش میں نہ ہونا ، بے ہوش نہ ہونا ۔

چہارم ۔ غلام یا کنیز نہ ہونا ۔

پنجم ۔ فقیر نہ ہونا ، یعنی ایسا شخص ہو جو اپنے ذاتی اور
اپنے تمام متعلقین کے سال بھر کے اخراجات کو پورا کر سکتا ہو

مسئلہ ۱۷۶ جو شخص نماز عید پڑھے اس کے واسطے فطرہ

دینے کا وقت اول شب عید سے نماز عید کے موقع تک ہے ، جو
نماز عید نہ پڑھے وہ ظہر تک دے سکتا ہے ، اگر کسی شخص نے ف
کی رقم کو الگ بھی نہیں کیا اور اس کے دینے کا آخری وقت گز
بر بنا احتیاط واجب مافی الذمہ کا قصد کرتے ہوئے دیدے

مسئلہ ۱۷۷ احتیاط واجب یہ ہے کہ جس فقیر کو فطرہ دیا جا
وہ شرابخوار نہ ہو ، کھلم کھلا ، علانیہ حکم خدا کی مخالفت نہ کرتا ہو ،
ہاں اس میں وہ صفت عدالت پائی جانا ضروری نہیں ہے جو
پیش نماز میں شرط ہے ۔

مسئلہ ۱۷۸ ہر شخص پر فطرے کی جو مقدار دینا واجب ہے وہ
ایک صاع[1] یعنی تین سیر ہے ، اتنی مقدار انسان کو اپنی طرف سے
اور اپنے عیال و متعلقین میں سے ہر شخص کی جانب سے دینا چاہیے

مسئلہ ۱۷۹ فطرہ کی مذکورہ مقدار مندرجۂ ذیل چیزوں سے دی

(۱) : دو سو چالیس تولہ کا ایک صاع ہوتا ہے

جا سکتی ہے :

گیہوں ، جو ، کھجور ، منقے ، چاول ، دودھ ، روٹی ،
بہتر یہ ہے کہ فطرے میں ایسی چیز دی جائے جس سے فقیر محتاج
کو زیادہ فائدہ پہنچے ۔

مسئلہ ۱۸۰ فطرے میں خود مذکورہ بالا چیزوں کا دینا ضروری
نہیں ہے بلکہ ان کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے ۔

خمس :

مسئلہ ۱۸۱ خمس یعنی مندرجہ ذیل سات چیزوں کا $\frac{1}{5}$
حصہ دینا :

۱ - تجارت و ملازمت کے ذریعہ جو آمدنی ہو ۔

۲ - وہ مال جو حرام مال کے ساتھ مل جائے ۔

۳ - معادن یعنی کانیں جیسے سونے ، چاندی کی کان
پیڑوں کا ذخیرہ وغیرہ ۔

۴ - دفینہ اگر دستیاب ہو جائے ۔

۵ - سمندر میں غوطہ لگا کر جو چیزیں ہاتھ آئیں ۔

۶ - جو زمین کافر ذمّی مسلمان سے خریدے ۔

۷ - جنگ کے ذریعہ حاصل شدہ مال غنیمت ۔

تجارت و ملازمت کی آمدنی :

مسئلہ ۱۸۲ تجارت و ملازمت کے ذریعہ انسان کو جو آمدنی ہو اس سے اپنے سال بھر کے اخراجات کو مجرا کرنے کے بعد جو بچے اس کا پانچواں حصہ بطور خمس دینا واجب ہے ۔

مسئلہ ۱۸۳ کمانے سے مراد تمام ایسے کام ہیں جنہیں اختیار کرکے انسان روپیہ پیدا کرے ، چاہے وہ معمولی کام ہوں جیسے بہشتی یعنی لوگوں کو پانی پلانا ، چوپائے چرانا ، شکار کرنا اور چاہے وہ بڑے بڑے کام ہوں ۔ جیسے کھیتی باڑی کرنا ، چوپاؤں کے عظیم گلے رکھنا ، باغات کا رکھنا سال بھر کے مصارف کے علاوہ

جو مقدار بھی بچے اس کا $\frac{1}{5}$ دینا لازم ہے ۔

مسئلہ ۱۸۴ انسان کو جو مال کسی میراث میں ملے اس کا خمس دینا واجب نہیں ہے ۔ ہاں اگر کسی ایسے شخص کی میراث آدمی کو مل جائے جس کا وارث قرار پانے کی اسے کوئی امید نہیں تھی تو بنابر احتیاط واجب اس میں سے خمس نکالنا لازم ہے ۔

مسئلہ ۱۸۵ اگر کوئی شخص خمس نہ نکالتا ہو حالانکہ اسے یہ معلوم ہو کہ اس کے سال بھر کے اخراجات کے بعد بھی اس کی آمدنی کا کچھ حصہ بچتا ہے ، نیز وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ اس نے کس وقت سے کمانا شروع کیا ہے تو اس کا فرض ہے کہ حاکم شرع کی طرف رجوع کرے وہ اس کے خصوصیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو رقم بطور خمس معیّن کرے اس کا دینا لازم ہے ۔

مال حلال اور مال حرام کا مل جانا

مسئلہ ۱۸۶ اگر مال حلال اور مال حرام مخلوط ہو جائے

مثلاً ایسی آمدنی جو انسان کے جائز کاموں کے ذریعہ ہوئی ہو سود کی رقم کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ وہ نہ حرام مال کی مقدار سے واقف ہو نہ اس کے مالک کو پہچانتا ہو تو انسان کا فرض ہے کہ اس مجموعی مال کا ۱/۵ بطور خمس نکالے تاکہ بقیہ رقم میں تصرف کرنا اس کے لئے جائز ہو ۔

مسئلہ ۱۸۸ اگر آدمی یہ جانتا ہے کہ مال حرام کس کا ہے ، اسے معلوم ہے کہ یہ سود کی رقم میں نے فلاں شخص سے لی ہے ، لیکن اس کی مقدار سے واقف نہیں ہے تو اس کا فرض ہے کہ مالک کو رضامند کرے ، اگر وہ صلح پر تیار نہ ہو اور اپنے حق کی واقعی مقدار کا مطالبہ کرے تو اسے وہ مقدار دینا چاہیے ، جو یقیناً اس کے مال کے ساتھ مخلوط ہوگئی ہے ۔

مسئلہ ۱۸۹ اگر مال حرام کی مقدار معلوم ہے ، لیکن اس کے مالک کو نہیں پہچانتا ہے تو اس کی جانب سے اس مقدار کو راہ خدا میں صدقے کے طور پر دیدینا چاہیے ، اگر بعد میں اس کے مالک کا

پتہ چل جائے اور وہ اس صدقہ دینے کو پسند نہ کرے تو بر بناء احتیاط لازم اس شخص کا فرض ہے کہ مالک کو اس کا مال اپنی جیب سے دے

کانیں

مسئلہ ۱۹۰ مختلف طرح کے معدنوں سے جو چیزیں دستیاب ہوں ان کا ۱/۵ بطور خمس نکالنا اس وقت واجب ہے جب تمام مصارف مجرا کرنے کے بعد ان کی قیمت سونے کے ۱۵ یا چاندی کے ۱۰۵ مثقال کے برابر ہو ۔

مسئلہ ۱۹۱ تمام کانوں سے نکلی ہوئی چیزوں میں خمس واجب ہے خواہ وہ سونا چاندی ہو اور خواہ کوئی دوسری شئی مثلاً نمک ، عقیق فیروزہ ، کوئلہ ، سنگ مرمر ، پٹرول ، گیس وغیرہ ۔

دفینہ

مسئلہ ۱۹۲ ہر وہ مال جسے انسان زمین کے اندر سے یا کسی

دوسری چیز کے نیچے سے حاصل کرے اگر اسے لوگ دفینہ کہیں تو اس پر
خمس اس وقت خواہ سکہ دار سونا چاندی ہو یا کوئی دوسری قیمتی چیز
دفینے میں خمس اس وقت واجب ہے جب کہ اس کی قیمت سونے
کے ۱۵ مثقالوں یا چاندی کے ۱۰۵ مثقالوں کے برابر ہو ۔

سمندر میں غوطہ لگا کر دستیاب ہونے والی چیز

مسئلہ ۱۹۳ جو چیزیں سمندر میں غوطہ لگا کر نکالی جائیں
ان میں خمس واجب ہے خواہ وہ از قسم نباتات ہوں یا از قسم معدنیات
لیکن واجب خمس کی شرط یہ ہے کہ ان کی قیمت ایک مثقال شرعی سے
کم نہ ہو ۔ مثقال شرعی ۱۸ چنوں کے برابر ہوتا ہے ۔

جو زمین کافر ذمی مسلمان سے خریدے

مسئلہ ۱۹۴ کافر ذمی جو زمین مسلمان سے خریدے اس کا
فرض ہے کہ اس میں سے خمس ادا کرے ۔ حاکم شرع کافر ذمی سے

اس کا خمس لے سکتا ہے خواہ وہ زمین خالی ہو یا اس پر عمارت ہو
ہاں خمس کا تعلق صرف زمین سے ہوگا ۔ اگر زمین پر عمارت بنی ہو تو
اس کا خمس نہیں دینا ہوگا ۔

صحت خمس کی شرطیں

مسئلہ ۱۹۵ خمس نکالنے والے کا فرض ہے کہ اسی مال سے
خمس نکالے جس میں وہ واجب ہوا ہے یا اپنے دوسرے اموال
حلال سے ۔ مال حرام سے خمس نکالنا کافی نہیں ہے ۔ اس کے ساتھ
اسے یہ بھی نیت کرنا چاہئے کہ میں حکم خدا کی اطاعت کی غرض سے
خمس دے رہا ہوں ۔

خمس کا مصرف

مسئلہ ۱۹۶ خمس کی رقم کے دو حصے کئے جائیں گے ، ایک
حصہ سادات کا ہے ، اسے ان سادات کے سپرد کیا جائے گا جو

یا فقیر ہوں یا یتیم ہوں یا ابن سبیل ہوں یعنی اپنے وطن میں رو[illegible]
وہ محتاج نہ ہوں لیکن عالم غربت میں کسی وجہ سے ضرورت مند ہو
گئے ہوں ، دوسرا نصف حصہ امام علیہ السلام کی ملک ہے
جسے ان کی خدمت میں یا ایسے لوگوں کے حضور میں پیش کرنا
چاہیے جو ان حضرت کے نائب ہوں ، لیکن اس زمانہ غیبت
میں مجتہد اعلم و عادل کے سپرد کر دیا جائے گا ۔

مسئلہ ۱۹۷ خمس اسی سید فقیر کو دیا جا سکتا ہے جو
شیعہ اثناعشری ہو نیز کھلم کھلا حکم خدا کے خلاف نہ کرتا ہو،
رقم خمس کو وہ کسی پوشیدہ معصیت میں بھی صرف نہ کرے ،
فقیر سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے
مصارف کو پورا نہ کر سکتا ہو ۔

مسئلہ ۱۹۸ کسی شخص کے سید ہونے کا پتہ چند طرح چل
سکتا ہے ۔

۱- یہ کہ خمس دینے والے کو خود کسی کے سید ہونے کا یقین ہو

۲- اپنے اہل شہر کے درمیان کسی کے سید ہونے کی شہرت ہو
۳- دو عادل کسی کے سید ہونے کی گواہی دیں ۔ کسی شخص کے
دعوٰے سے اس کی سیادت ثابت نہیں ہو سکتی ہے ۔

زکوٰۃ

مسئلہ ۱۹۹ نو چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے :
گیہوں ، جو ، کھجور ، کشمش اور منقے ، اونٹ ، گائے ، بھیڑ ، سونا ، چاندی ۔

(کن لوگوں پر زکوٰۃ واجب ہے :)

مسئلہ ۲۰۰ ایسے لوگوں پر زکوٰۃ نکالنا واجب ہے جن میں
مندرجہ ذیل صفتیں پائی جائیں :

۱- عاقل ہونا ۔

۲- بالغ ہونا ۔

۳- آزاد ہونا ۔

۴- اپنے اموال میں وہ تصرّف کر سکتا ہو ، مثلاً جو

شخص دیوالیہ ہوگیا اور قرض خواہوں کی درخواست پر حاکم شرع نے حکم دیدیا ہو کہ وہ اپنے اموال میں تصرّف نہیں کرسکتا وہ شرعاً ممنوع التصرّف کہا جائے ، ایسے شخص پر زکوٰۃ نکالنا واجب نہیں ہے ۔

۵ ۔ مقدار نصاب کا مالک ہونا ، یہ بعد میں معلوم ہوگا کہ نصاب سے کیا مراد ہے ۔

گیہوں ، جو ، کشمش ، کھجور کے شرائط زکوٰۃ

مسئلہ ۲۰۱ گیہوں اور جو میں زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب کہ ان کی بالیاں بڑھنے لگیں اور ان میں دانے پڑجائیں نیز انہیں لوگ گیہوں اور جو کے نام سے یاد کرنے لگیں ، لیکن زکوٰۃ نکالنے کا وقت وہ ہے جب انہیں کوٹا جاچکے ، گھانس پھونس ان سے الگ کیا جا چکے ، بنابریں اگر کوئی شخص اپنا کھیت بالیوں میں دانے پڑنے سے پہلے فروخت کرڈالے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے ، زکوٰۃ خریدار کو نکالنا پڑے گی (بشرطیکہ وہ مسلمان ہو) ۔

مسئلہ ۲۰۲ انگور اور کھجور میں زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب گچھوں کے اندر انگور کی شکل و صورت کے دانے پیدا ہوجائیں ، یعنی کھجور کے پھل زردی اور سرخی مائل ہوجائیں ۔ لیکن ان میں زکوٰۃ نکالنے کا موقع وہ ہے جب انگور اور خرما سوکھ جائے ، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر انگور کو اس کے گچھے کی شکل اختیار کرنے یا خرمے کو اس کے زرد و سرخ ہونے کے قبل فروخت کرڈالا جائے تو زکوٰۃ بیچنے والے پر نہیں خریدنے والے پر واجب ہے ہاں اگر انگور گچھوں کی شکل اختیار کرچکے خرما سرخ و زرد ہوچکے اور مالک انہیں فروخت کرے تو زکوٰۃ اسی پر واجب ہوگی ، خریدار سبکدوش رہے گا ۔

مسئلہ ۲۰۳ گیہوں ، جو ، کشمش ، کھجور میں زکوٰۃ اس وقت واجب ہے جبکہ ان میں سے ہر چیز مقدار نصاب تک پہنچ جائے ، ان کے نصاب کی مقدار ۳۰۰ صاع یعنی تقریباً ۸۴۷ ۱/۴ کیلو ہے [۱]

---

۱ جو بحساب پاکستان تقریبا ۲۱ من ۲۴ سیر ہوتا ہے ۔

مسئلہ ۲۰۴ نصاب کا لحاظ اس وقت کیا جائے گا جب
گیہوں اور جو کو گھانس پھونس سے الگ کرلیا جائے ، کشمش اور کھجور
خشک ہوجائے ۔ ان مراحل کے بعد اگر ان کی مقدار نصاب مذکور کے
برابر ہو تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے ، لیکن اگر وہ نصاب سے تھوڑی
سی بھی کم ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے ، اسی طرح اگر چند آدمی ان
چیزوں میں شریک ہو تو ہر ایک حصہ مقدار نصاب کے برابر ہونے کی
صورت میں ہر ایک پر زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں ۔

مسئلہ ۲۰۵ اگر انگور اور کھجور کی مقدار جس وقت انہیں ان کی
بیل یا ان کے درخت سے توڑا گیا ہو گیلے ہونے کی صورت میں
نصاب کے برابر ہو لیکن خشک ہوکر وہ نصاب سے کم ہوجائے تو
زکوٰۃ نکالنا واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۰۶ کھیتی باڑی اور باغبانی کے مصارف کو محصولات
سے مجرا کرنا چاہیے بقیہ مقدار محصول اگر نصاب کے برابر ہو تو زکوٰۃ
واجب ہے ورنہ نہیں ۔

مسئلہ ۲۰۷ بونے جانے والے دانے ، زمین یا باغ کے کرایے
کی رقم ، مزدوروں کی اجرت وغیرہ کو مصارف واخراجات میں حساب
کیا جائے گا ، ان سب کو محصولات سے مجرا کرنا چاہیے ، وجوب
زکوٰۃ کے لئے باقی ماندہ مقدار کو بقدر نصاب ہونا چاہیے ۔

گیہوں، جو، کشمش اور کھجور کی مقدار زکوٰۃ

مسئلہ ۲۰۸ جو زمینیں بارش یا نہر یا چشمے کے پانی سے
سینچی جائیں یا ان میں خود اتنی تری موجود ہو کہ سینچنے کی ضرورت
نہ پڑے تو ان سے جو غلّہ پیدا ہو اس کا ۱/۱۰ حصّہ بطور زکوٰۃ دینا
واجب ہے ، لیکن اگر ڈول یا کسی دوسری ذریعہ سے کسی زمین کو
سینچا جائے تو اس کے محصولات کا ۱/۲۰ حصہ بطور زکوٰۃ دیا جائے گا
خواہ یہ پانی کنویں سے لیا جائے خواہ نہر وغیرہ سے ۔

مسئلہ ۲۰۹ اگر کوئی زمین بارش کے پانی سے بھی سینچی جائے
اور ڈولوں وغیرہ سے بھی لیکن زیادہ تر اس کی سینچائی آب

باران سے ہو تو اس کی پیداوار میں زکوۃ کی مقدار ۱/۱۰ ہوگی ، اس کے برخلاف اگر اس کی سینچائی زیادہ تر ڈولوں وغیرہ سے ہوئی ہو تو مقدار زکوۃ ۱/۲۰ ہوگی ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی کھیتی کو دونوں طریقوں کے مساوی طور پر سینچا گیا ہو ، اس وقت اس کی پیداوار کے نصف حصے سے مقدار زکوٰۃ ۱/۱۰ اور دوسری نصف حصے سے ۱/۲۰ ہونا چاہیئے ۔

سونے اور چاندی کی مقدار و شرط زکوۃ

مسئلہ ۲۱۰ سونے اور چاندی میں زکوۃ واجب ہونیکی مندرجہ ذیل شرطیں ہیں :

۱- سکہ دار ہونا ۔

۲- اس پر پورے گیارہ مہینے گزر کر بارھویں مہینے کا داخل ہوجانا ۔

۳- مقدار نصاب کے برابر ہونا ۔

مسئلہ ۲۱۱ سونے اور چاندی میں زکوٰۃ واجب ہونے کی شرط ہے کہ ان پر سکہ ہو خواہ وہ رائج ہو اور خواہ متروک ، اگر سکہ دار نے چاندی کو زیوروں کے طور پر استعمال کیا جائے تب بھی بربنا تیاط واجب ان میں زکوٰۃ واجب ہے ۔

مسئلہ ۲۱۲ سونے کے دو نصاب ہیں :

اول - ۲۰ مثقال شرعی جو عام معمولی ۱۵ مثقالوں کے برابر ہیں ، جب سکہ دار سونا اتنی مقدار میں کسی کے پاس موجود ہو تو س کا ۱/۴۰ زکوۃ کے طور پر دینا واجب ہے ۔

دوم - چار مثقال شرعی ، یہ عام معمولی تین مثقالوں کے برابر ہیں ۔

مسئلہ ۲۱۳ دوسرے نصاب سے مراد یہ ہے کہ اگر سونے کی مقدار معمولی ۱۵ مثقال سے بڑھ جائے لیکن اٹھارہ معمولی مثقال نہ پہنچے تو مقدار زکوۃ وہی ۱۵ مثقال کی مقدار زکوۃ کے برابر ہے س کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۵ مثقال سے جو مقدار زائد ہے وہ معاف ہے

اس کی زکوٰۃ نہیں دینا ہوگی ۔ لیکن جونہی سونے کی مقدار ۱۸ مثقالوں تک پہنچی تو مجموعی مقدار کا ۱/۴ حصہ بطور زکوٰۃ دیا جائے اس کے بعد پھر تین تین مثقال آگے بڑھ کر ایک ایک مستقل نصاب بنتا جائے گا ۔ مثلاً جب تک سونے کی مقدار ۱۸ مثقال سے بڑھ کر ۲۱ مثقال تک نہ پہنچے زکوٰۃ کی مقدار وہی ۱۸ مثقال کی مقدار زکوٰۃ ہے ، ہاں جب ۲۱ تک پہنچ جائے تو پھر مجموعی مقدار زکوٰۃ دینا پڑے گی ، یونہی تین تین مثقال کر کے نصاب آگے بڑھتے رہیں گے ، دوسری لفظوں میں یوں کہا جائے کہ دو نصابوں کے درمیان جو سونے کی مقدار ہو وہ معاف ہے ، اس کی زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے ۔ ✻

مسئلہ ۲۱۴ چاندی کے دو نصاب ہیں ۔ ✻

اول : دو سو درہم جو عام معمولی ۱۰۵ مثقالوں کے برابر ہوتے ہیں ۔ ✻

دوم : چالیس درہم جو ۲۱ معمولی مثقالوں کے برابر

ہوتے ہیں ۔ ✻

اس کا نتیجہ یہ کہ اگر چاندی کی مقدار ۱۰۵ مثقال سے کم ہو تو اس کی زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے ۔ اور ۱۰۵ مثقال سے آگے بڑھ کر جب تک ۱۲۶ مثقال تک نہ پہنچے مقدار زکوٰۃ وہی ۱۰۵ مثقال کی مقدار زکوٰۃ کے برابر ہے ، ہاں جب چاندی کی مقدار ۱۲۶ مثقال ہو تو پھر اس مجموعی مقدار کی زکوٰۃ دی جائے گی اس کے بعد پھر ۲۱-۲۱ مثقال کر کے نصاب آگے بڑھتے اور بنتے چلے جائیں گے ۔ دوسری لفظوں میں یوں کہا جائے کہ دو نصابوں کے درمیان چاندی کی جو مقدار ہو وہ معاف ہے اس کی زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۱۵ سونے کی طرح چاندی کی زکوٰۃ بھی چالیسواں حصہ یعنی ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی میں ۲ مثقال اور ۱۵ چنوں کے بوزن چاندی دینا چاہئے ۱۲۶ مثقال تک پہنچنے سے پہلے مقدار زکوٰۃ میں کوئی زیادتی نہیں ہوگی ، وہی ۲ مثقال اور ۱۵ چنے دینے ہوں گے ، جب سونے کی مقدار ۱۲۶ مثقال تک پہنچ جائے

توپھراس پورے مجموعے کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے گا یعنی ۲ مثقال ۳ پورے چنے اور ایک چنے کی چھ دہم ، پھر ۲۱/۲۱ مثقال کرکے نصاب آگے پڑھتا رہے گا ۔

اونٹ، گائے اور بھیڑ کی زکوٰۃ

مسئلہ ۲۱۶ اونٹ ، گائے ، بھیڑ میں زکوٰۃ واجب ہونے کی شرطیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں :

۱ : بقدر نصاب ہونا ۔

۲ : ایک آدمی کی ملکیت میں پورے گیارہ مہینے رہنا ۔

۳ : پورے سال ان کی گزر بسر چرائی کے ذریعہ ہونا ۔

۴ : تمام سال ان کا بیکار رہنا ۔

مسئلہ ۲۱۷ اونٹ کے بارہ نصاب ہیں :

اوّل : پانچ اونٹ ، ان میں ایک بھیڑ ، بعنوان زکوٰۃ دی جائے گی ۔

دوم - دس اونٹ ، ان میں دو بکریاں ۔

سوم - ۱۵/ اونٹ ان میں تین بھیڑیں ۔

چہارم - ۲۰/ اونٹ ان میں چار ۔

پنجم - ۲۵ - اونٹ ان میں پانچ بھیڑیں دی جائیں گی

آپ نے دیکھا کہ یہ پانچ نصاب پانچ پانچ کرکے آگے بڑھتے ہیں اور ہر ایک میں ایک بھیڑ بطور زکوٰۃ دی جائے گی ، دونصابوں کی درمیانی تعداد کی کوئی مزید زکوٰۃ نہیں دینا پڑے گی ، یعنی پانچ سے گزر کر دس تک پہنچنے سے پہلے مقدار زکوٰۃ وہی ایک بھیڑ ہے

چھٹا نصاب ۲۶/ اونٹ ، اس کی زکوٰۃ ایک عدد یکسالہ اونٹ ہے یعنی ایسا اونٹ جو پورے ایک سال کا ہوچکا اور دوسرا سال لگا ہو ۔

ساتواں نصاب ۳۶/ اونٹ ، ان کی زکوٰۃ ایک عدد دو سالہ اونٹ ہے ۔

آٹھواں نصاب ۴۶/ اونٹ ان کی زکوٰۃ ایک عدد تین

سال کا اونٹ ہے ۔

نواں نصاب ۶۱ / اونٹ ، ان کی زکوٰۃ ایک عدد چار سال کا اونٹ ہے ۔

دسواں نصاب ۷۶ / اونٹ ، ان کی زکوٰۃ دو عدد ۲ سال کے اونٹ ہیں ۔

گیارہواں نصاب ۹۱ / اونٹ ، ان کی زکوٰۃ ۲ عدد ۳ سالہ اونٹ ہیں ۔

بارھواں نصاب ۱۲۱ یا اس سے زیادہ ، اس عدد تک پہنچنے کے بعد زکوٰۃ کا حساب یہ ہے کہ انسان کو اختیار ہے کہ چاہے چالیس چالیس کا حساب کرے اور چاہے پچاس پچاس کا اگر چالیس چالیس کے حساب سے زکوٰۃ دینا چاہتا ہے تو ہر چالیس اونٹ میں ایک عدد دو سالہ اونٹ دے ، اگر پچاس پچاس کے حساب سے ادا کرنا چاہتا ہے تو ہر پچاس میں ایک عدد تین برس کا اونٹ دے ۔

مسئلہ ۲۱۸ گائے کے دو نصاب ہیں :

اول ۔ تیس ۳۰ گائیں ان میں زکوٰۃ کے طور پر ایک سال کا سالہ دیا جائے گا ، یعنی جو ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں داخل ہوا ہو ۔

دوم ۔ چالیس ۴۰ گائیں ، ان کی زکوٰۃ ایک دو سال کا سالہ ہے ۔

ان دو نصابوں میں اختیار ہے کہ چاہے ان چوپاؤں کی جو عدد بھی ہو ان کی زکوٰۃ تیس کے حساب سے دے اور چاہے چالیس کے حساب سے دے اگر نصاب اول کا انتخاب کرے تو ہر تیس گایوں کی زکوٰۃ میں ایک عدد ایک سال کا گوسالہ اور اگر نصاب دوم کو منتخب کرے تو ہر چالیس گایوں کی زکوٰۃ میں ایک عدد دو سال کا گوسالہ دے ۔

اونٹ اور گائے کی زکوٰۃ دینے میں اس نکتے کا خیال رکھے اس طرح حساب کرنا چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ مقدار کی زکوٰۃ ادا ہو جائے مثلاً اگر کسی کے پاس ساٹھ گائیں ہوں تو تیس کے

حساب کا انتخاب کرتے ہوئے دو عدد یکسالہ گوسالے دے، اور
اگر کسی کے ۴۰ گائیں ہو تو اب تیس کے بجائے چالیس کے حساب سے
زکوٰۃ نکالتے ہوئے دو عدد دوسالہ گوسالے دے اور اگر کسی کے
پاس ۷۰ گائیں ہوں تو ان کی زکوٰۃ دینے میں مذکورہ دو نصابوں
میں کسی ایک کو منتخب نہ کرے بلکہ دونوں نصابوں کا لحاظ کرتے ہوئے
تیس گایوں کی زکوٰۃ میں ایک عدد یکسالہ گوسالہ اور باقی ماندہ چالیس
کی زکوٰۃ میں ایک عدد دوسال کا گوسالہ دے ۔

مسئلہ ۲۱۹ گائے کے بھی دو نصابوں کے درمیان زکوٰۃ
نہیں ہے یعنی ایک نصاب سے تعداد بڑھنے کے بعد جب دوسرے
نصاب تک پہنچ جائے تب جاکر کچھ مزید دینا پڑے گی ۔ نصاب ثانی
تک پہنچنے سے پہلے تک مقدار زکوٰۃ میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا
اتنا ہی دینا چاہیے جو نصاب اول میں دیا جانے گا ۔



بھیڑ کے پانچ نصاب ہیں

۱- ۴۰ سے ان میں ایک بھیڑ دی جانے گی ۔

۲- ۱۲۱ / ان میں دو بھیڑیں دی جائیں گی ۔

۳- ۲۰۱ / ان میں تین بھیڑیں دی جائیں گی ۔

۴- ۳۰۱ / ان میں چار بھیڑیں دی جائیں گی ۔

۵- ۴۰۰ یا ان سے زیادہ، ان کی زکوٰۃ دینے کا طریقہ ہے کہ ہر سینکڑے پر ایک بھیڑ دی جانے گی ۔

مسئلہ ۲۲۰ یہاں بھی دو نصابوں کے درمیان میں جو
مقدار ہو وہ معاف ہے، یعنی ان کی تعداد ایک نصاب سے
آگے بڑھنے کے بعد جب تک دوسرے نصاب تک نہ پہنچے تو
ان کی زکوٰۃ اتنی ہی ہوگی جتنی پہلے نصاب میں تھی مثلاً جب تک
بھیڑوں کی تعداد چالیس سے بڑھ کر ۱۲۰ تک نہ پہنچے زکوٰۃ کی تعداد
وہی ایک بھیڑ ہے ۔

احکام زکوٰۃ

مسئلہ ۲۲۱ زکوٰۃ واجب فوری ہے، یعنی سونے، چاندی اونٹ، گائے، بھیڑ میں بارھواں مہینہ شروع ہونے اور کھجور کشمش، منقے میں خشک ہونے اور گیہوں، جو میں انہیں گھاس پھونس سے الگ کرنے کے بعد فوراً زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے، لہٰذا اسے بلا کچھ دیر لگائے ادا کرنا چاہیے، دیر کرنا گناہ ہے۔

مسئلہ ۲۲۲ یہ ضروری نہیں ہے کہ زکوٰۃ خود اسی چیز سے دیں جس میں وہ واجب ہوئی ہے، مثلاً سونے کی زکوٰۃ میں سونا، چاندی کی زکوٰۃ میں چاندی بلکہ ہر جگہ اس کی قیمت بھی دینا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۲۳ جس چیز میں زکوٰۃ واجب ہوگئی ہے اس میں تمام وکمال تصرف کرنا جائز نہیں ہے، اس کی خرید و فروخت اور اس میں تمام دوسرے تصرفات حرام ہیں، ہاں اگر مقدار زکوٰۃ کو

محفوظ رکھ کر بقیہ میں تصرف کیا جائے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔

زکوٰۃ کا مصرف

مسئلہ ۲۲۴ زکوٰۃ کو مندرجہ ذیل آٹھ مدوں میں صرف کرنا چاہئے:

۱ - فقراء، یعنی وہ لوگ جو اپنی اور اپنے ایسے متعلقین کی گزر بسر کا انتظام نہیں کر سکتے، جن کا روٹی کپڑا شریعت نے ان کے ذمے عائد کیا ہے۔

۲ - مساکین، یعنی جن کی مالی حالت فقراء سے بدتر ہو۔

۳ - جن کو امام علیہ السلام یا ان کے نائب مجتہد عادل نے اموال زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کیا ہو۔

۴ - وہ کفار جو زکوٰۃ پا کر اسلام کی طرف مائل ہو سکیں یا جنگ کے موقع پر مسلمانوں کی مدد کریں۔

۵ - اموال زکوٰۃ سے مسلم غلاموں اور کنیزوں کی خریداری

خصوصاً اگر وہ تکلیف اور سختی میں بسر کر رہے ہوں ۔

۶ - ایسے قرضدار لوگ جو قرضے ادا کرنے سے عاجز ہوں بشرطیکہ انہوں نے کسی ایسے کام کے لئے قرض نہ لیا ہو جو حرام ہے

۷ - راہ خدا میں بھی اموال زکوٰۃ کو صرف کیا جا سکتا ہے اس سے مراد ایسے کام ہیں جن کا فائدہ عمومی ہے مثلاً پل، مسجد مدرسہ، ہسپتال بنانا ۔

۸ - ابن السبیل، جن لوگوں کا پیسہ سفر میں ختم ہو گیا ہو اور عالم غربت میں اسے فراہم نہ کر سکتے ہوں انہیں اموال زکوٰۃ میں سے دیا جا سکتا ہے ۔ لیکن اگر وہ قرض لے کر یا کوئی غیر ضروری چیز فروخت کر کے اپنا کام چلا سکتے ہوں تو انہیں زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی ۔

مسئلہ ۲۲۶ اگر کسی شہر میں مستحق دستیاب ہو سکے تو بہتر یہ ہے کہ وہاں کی زکوٰۃ کو دوسرے شہر نہ بھیجا جائے ۔ اگر دوسرے شہر اسے بھیجا جائے تو حمل و نقل کے اخراجات منتقل کرنے والا

خود برداشت کرے گا اور تلف ہو جانے کی صورت میں ضامن ہوگا لیکن اگر مستحق دستیاب نہ ہو تو دوسرے شہر اسے بھیجا جائے گا اور نقل و حمل کے مصارف اب بھی زکوٰۃ دینے والے کے ذمے ہوں گے ہاں صرف تلف کی صورت میں ضامن نہیں ہوگا ، بشرطیکہ اس کی حفاظت میں اس نے کوئی کوتاہی نہ کی ہو ۔

ناجائز معاملات

مسئلہ ۲۲۷ ناجائز معاملات آٹھ ہیں :

۱ - ایسی چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے جو لوگوں کی نگاہ میں کوئی مالیت نہ رکھتی ہوں ۔

۲ - نجس العین کا بیچنا اور خریدنا ، جیسے خون ، مردار وغیرہ

۳ - کھوٹی چیزوں اور ایسے اشیاء کی خرید و فروخت جن میں کسی دوسری چیز کی ملاوٹ کر دی گئی ہو ، مثلاً دودھ میں پانی ملا دیا گیا ہو ۔ ہاں اگر خریدنے والے کو ان کی نوعیت معلوم ہو

یا بیچنے والے نے بتا دی ہو تو ایسی چیزوں کے بیچنے میں کوئی مضایقہ نہیں ہے ۔

۴ ۔ ایسی چیزوں کی خرید و فروخت جن میں عام طور سے حرام کاموں میں استعمال کیا جا سکتا ہے مثلاً گانے اور جوا کھیلنے کے وسائل و آلات ۔

۵ ۔ ایسی خرید و فروخت جس میں سود ہو ، یعنی دو ایسی چیزوں کی معاملت کی جائے جن کی ناپ یا تول کر خرید و فروخت کی جاتی ہو ، نیز یہ معاملت مساوی طور سے نہیں بلکہ تفاوت کے ساتھ ہو ، مثلاً دس من گیہوں گیارہ من گیہوں کے عوض میں بیچا جائے خواہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے بہتر ہی کیوں نہ ہو ۔

۶ ۔ مست و مدہوش کرنے والی پینے کی چیزوں کی خرید و فروخت بھی حرام ہے ۔

مسئلہ ۲۲۸ جو جانور شرع مقدس اسلامی کے مطابق نہ ذبح کئے جائیں ان کے گوشت ، کھال اور چربی کی خرید و فروخت

رام ہے ، نیز ان چیزوں کو جب غیر مسلم ملکوں سے لایا جائے ب بھی ان کا بیچنا اور خریدنا جائز ہے ۔

مسئلہ ۲۲۹ جو دوائیں ، جو تیل نباتات کے دانوں سے ے جائیں یا جانوروں کے دودھ سے تیار کئے جائیں اور ن کے علاوہ تمام دوسری چیزیں جو غیر مسلم ممالک سے لائی جائیں ان کی خرید و فروخت میں کوئی مضایقہ نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۳۰ مجسمہ بنانا حرام ہے ۔ س کے ذریعہ جو زدوری ہاتھ آئے وہ بھی حرام ہے ، لیکن مجسمے کی حفاظت ر اس کی خرید و فروخت کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا ۔

جس چیز کی خرید و فروخت ہو رہی ہے اسکے شرائط

مسئلہ ۲۳۱ شرائط تین ہیں :

۱ ۔ اس چیز کی مقدار ناپ یا تول یا گنتی کو معلوم ہونا چاہیئے

۲ ۔ اگر کوئی چیز سامنے موجود نہیں ہے کہ اسے دیکھا جا سکے تو

اس کے تمام ایسے صفات اور خصوصیات بیان کرنا چاہئیں جن کی
طرف اس معاملت میں اعتناء اور توجہ کی جا سکتی ہے ۔

۳ - جن چیزوں کو بیچا جارہا ہے انہیں جنس ہونا چاہیے
نہ کہ منفعت مثلاً گھر کو فروخت کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے منافع
و فوائد کو فروخت نہیں کیا جا سکتا ۔ ہاں انہیں کرایہ پر دیا جا
ہاں یہ ممکن ہے کہ انسان جس جنس کو خرید رہا ہے اس کی قیمت
منفعت قرار دے مثلاً ایک سو من گیہوں کو خریدے اور اس کی
قیمت یہ قرار دے کہ بیچنے والا اس کے فلاں معین مکان میں ایک
سال تک رہ سکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۳۲ وقفی چیز کی خرید و فروخت سوائے مندرجہ
ذیل دو صورتوں کے باطل ہے ۔

اول - وہ وقفی چیز اس طرح سے خراب ہو گئی ہو کہ اس سے
کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا مثلاً فرش مسجد یا کوئی دوسری
چیز ایسی کہنہ و فرسودہ ہو گئی ہو کہ فائدہ اٹھانے کے قابل نہ رہ گئی ہو تو

ے فروخت کر کے دوسرا فرش وغیرہ خریدا جا سکتا ہے ۔ بہر
یف بیچ کر فرش ہی خریدا جائے یا کوئی دوسری چیز جو اس سے
نزدیک تر ہو ۔ خرید و فروخت متولی کی اجازت سے ہونا چاہیے
گر متولی نہ ہو تو جامع الشرائط مجتہد سے اجازت لینا ضروری ہے

دوم - جن لوگوں کے لئے کسی چیز کو وقف کیا گیا ہو ان
کے درمیان ایسے اختلافات پیدا ہو گئے ہوں کہ اس موقوفہ
کو فروخت نہ کر ڈالا جائے تو جان و مال کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ
ہو ۔ ایسی صورت موقوفہ چیز کا فروخت کرنا جائز ہے اور اس کی
قیمت کو ایسے کام میں صرف کرنا چاہیے جو مقصود واقف سے
زیادہ نزدیک ہو ۔

معاملہ کرنے والوں کے شرائط

مسئلہ ۲۳۳ خریدنے اور بیچنے والے میں مندرجہ ذیل
صفات پائے جانا چاہئیں :

۱ - بالغ ہونا ۔

۲ - عاقل ہونا ۔

۳ - خرید و فروخت کے سلسلے میں واقف کار ہونا ۔

۴ - مجبور نہ ہونا ۔

۵ - مالک یا صاحب اختیار ہونا ۔

۶ - سچ مچ خریدنا اور بیچنا ، مذاق نہ کرنا ۔

مسئلہ ۲۳۴ اگر بیچنے اور خریدنے والے دونوں یا ان میں سے کوئی ایک نابالغ ہو تو معاملہ صحیح نہیں ہے خواہ ان کے ولی نے اجازت دیدی ہو اور خواہ نہ دی ہو ، لیکن اگر اصل معاملہ دو بالغ آدمیوں کے درمیان ہو اور نابالغ بچہ کو انہوں نے صرف واسطہ قرار دیا ہو تو معاملہ صحیح ہے ۔

مسئلہ ۲۳۵ اگر کوئی کسی دوسرے شخص کی چیز اس کی اجازت کے بغیر بیچ ڈالے لیکن مالک بعد میں اجازت دے دے تو یہ معاملہ صحیح ہے اور اس چیز کے نتائج و فوائد زمان فروخت سے

خریدار کی ملکیت اور اس طرح قیمت کے نتائج و فوائد اسی زمانے سے بیچنے والے کی ملکیت ہیں ، اس قسم کے معاملہ کا اصطلاحی نام معاملہ فضولی ہے ۔

نقد اور ادھار کا معاملہ

مسئلہ ۲۳۶ معاملت نقد اور ادھار دونوں طرح ہو سکتی ہے ادھار ہونے کی صورت میں ادائیگی کی مدت معین اور معلوم ہونا چاہیے ۔ اگر خریدار یوں کہے کہ میں اس چیز کو خریدتا ہوں اور قیمت بعد میں دوں گا تو یہ معاملہ باطل ہے ، اسی طرح اگر یوں کہے کہ [illegible] کی فلاں شخص کے سفر سے واپس آنے کے بعد دونگا تب بھی معاملہ باطل ہے کیونکہ مدت کی حد معین اور شخص کی تشخیص نہیں ہے

مسئلہ ۲۳۷ مدت کے ختم ہونے سے پہلے بیچنے والا قیمت کا مطالبہ نہیں کرسکتا ، لیکن خریدار اسے ادا کرنا چاہے تو ادا کرسکتا ہے مگر جب وہ دے تو خریدار پر لازم ہے کہ اسے قبول کر [illegible]

میعنہ ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو بیچنے والا اپنے پیسے کا ورثہ سے مطالبہ کرسکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۳۸ اگر مدّت مقرّرہ تمام ہونے کے موقع پر خریدار ادا نہ کرسکتا ہو تو بیچنے والے پر لازم ہے کہ اسے مہلت دے کہ ادائیگی کرنے پر قادر ہو ۔

مسئلہ ۲۳۹ اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے کہ کسی چیز کو کوئی شخص نقد سستا اور ادھار مہنگا فروخت کرے ۔

مسئلہ ۲۴۰ اگر بیچنے والا مدّت کا کچھ حصّہ گزرنے کے بعد خریدار سے کہے کہ اپنے مطالبے کو کچھ کم کرکے بقیہ مقدار نقد لوں گا اور خریدار اس پر آمادہ ہو جائے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے ، یونہی اگر خریدار اس بات کی خواہش کرے تب بھی صحیح ہے ۔

معاملت کے آداب

مسئلہ ۲۴۱ بہتر ہے کہ خریدار اور بیچنے والا معاملت میں

مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ کریں ۔

۱ - خرید و فروخت کے احکام سے اچھی طرح واقف ہوں

۲ - قیمت کے سلسلے میں سخت گیری سے کام نہ لیں لیکن چکانے (بھاؤ تاؤ) میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

۳ - بیچنے والا جھکتا دے اور خریدار اٹھتا لے ۔

۴ - خریداروں کے درمیان کوئی فرق نہ قرار دے ۔

۵ - بیچنے والا اپنی چیز کی تعریف اور خریدار کی چیز کی مذمت نہ کرے ، یونہی خریدار کے لئے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ اپنی شئے کی مدح کرے اور فروخت کرنے والے کی چیز کی برائی ۔

۶ - ایسی جگہ نہ فروخت کرے جو تاریک ہو اور جہاں عیوب ونقائص کسی چیز کے واضح نہ ہوسکیں ۔

۷ - مؤمنین سے صرف ضرورت کے مواقع پر فائدہ لے بلاضرورت ان کے ہاتھ فائدہ کے بغیر فروخت کرے ۔

۸ - اگر طرفین میں سے کوئی معاملت کو ختم کرنا چاہے تو

دوسرے کو عذر نہ ہونا چاہئے ۔

شادی بیاہ کے احکام

مسئلہ ۲۴۲ ازدواج کی دو قسمیں ہیں ۔

اوّل - ازدواج دائمی جسے نکاح دائم بھی کہتے ہیں ۔

دوم - ازدواج موقت جس کا نام نکاح منقطع اور متعہ بھی ہے

نکاح کی ان دونوں قسموں میں عورت اور مرد میں سے ہر ایک دوسرے کے واسطے حلال اس صورت میں ہوگا جب کہ ان دونوں کو شریعت میں ایک دوسرے کے لئے حرام نہ قرار دیا گیا ہو اس کے علاوہ صیغۂ عقد کو ان شرائط و اصول کے مطابق پڑھائے جو اسلامی شریعت نے معین کئے ہیں ان شرائط کا اور نیز ان عورتوں کا بیان آئندہ آئے گا ۔

کن عورتوں سے نکاح حرام ہے

مسئلہ ۲۴۳ مندرجۂ ذیل عورتوں سے رشتہ ازدواج نہیں قائم کیا جا سکتا :

۱ - ماں ، بہن ، پھوپھی ، خالہ ، دادی ، نانی ۔

۲ - بھتیجی ، بھانجی ۔

۳ - ساس ، خواہ اپنی بیوی سے مباشرت کی ہو خواہ نہ کی ہو ، صرف کسی عورت کے نکاح ہو جانے کے بعد اس کی ماں اپنے داماد پر حرام ہو جائے گی ، اسی طرح نانیا اور دادیا ساس ۔

۴ - سوتیلی بیٹی اور سوتیلی نواسی ، ان دونوں سے نکاح کے حرام ہونے کی شرط یہ ہے کہ اپنی بیوی یعنی ان کی ماں یا نانی سے مباشرت کر چکا ہو ، لیکن اگر فقط عقد کیا ہو ، مباشرت نہ کی ہو تو اس کی بیٹی اور نواسی مرد کے اوپر حرام نہیں ہوگی ۔

۵ - سوتیلی ماں اور سوتیلی نانی یا دادی ، پرنانی یا پردادی
یہ رشتے جتنے دور کے بھی ہوں ان کے ساتھ رشتہ ازدواج میں
کرنا حرام ہے ۔

۶ - باپ ، دادا اور پردادا کے اوپر ان کی بہو حرام ہے

۷ - جب تک کوئی عورت کسی شخص کے نکاح میں ہو
اس کی بہن سے وہ شادی نہیں کرسکتا خواہ وہ دونوں حقیقی
بہنیں ہوں اور خواہ سوتیلی ، اس عورت سے اس نے دائمی نکاح
کیا ہو یا متعہ کیا ہو ۔

۸ - جس شخص نے کسی عورت کو تین بار طلاق دیدیا ہو
اس کے بعد اس سے نکاح کرنا حرام ہو جائے گا ، صرف وہ عورت
اس صورت میں اس مرد کے لئے جائز ہوگی کہ مخصوص شرائط کے
ساتھ وہ کسی دوسرے شخص کے نکاح میں آئے پھر اس سے
طلاق لے کر عدہ کی مدت مکمل کرنے کے بعد اپنے پہلے شوہر سے
نکاح کرے ۔

۹ - جس عورت کو انسان نے نو مرتبہ طلاق دیا ہو وہ
ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کے اوپر حرام ہوجائے گی ، اس کی
تفصیل فصل طلاق میں آئے گی ۔

۱۰ - بیوی کی بھتیجی اور بھانجی سے بغیر بیوی کی اجازت کے
نکاح کرنا حرام ہے ہاں اجازت کے بعد کوئی حرج نہیں ہے ۔

۱۱ - اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرچکا ہو تو بر بناء
احتیاط واجب اس کی لڑکی اور ماں سے ازدواج نہ کرنا چاہیئے ۔

۱۲ - لواطہ کرنے والے کے لئے اس شخص کی ماں بہن
اور بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے جس نے یہ عمل بد انجام دیا ہے ،
خواہ یہ کام اس کے بالغ ہونے کی صورت میں کیا ہو یا اس کی نابالغی
کی حالت میں ۔

۱۳ - جو شخص کسی شوہر دار عورت سے زنا کرے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے
واسطے اس کے اوپر حرام ہوجائے گی ، یعنی اگر اس کا شوہر اسے
طلاق بھی دیدے زانی اس کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا ۔

١٤ - اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے نکاح کرے جو دوسرے شخص کے عدے میں ہے تو یہ دونوں ہمیشہ کے واسطے ایک دوسرے پر حرام ہو جائیں گی لیکن اس دائمی حرمت کی دو شرطیں ہیں ۔

اوّل - یہ کہ عورت اور مرد دونوں یا ان میں سے کوئی ایک یہ جانتا ہو کہ وہ عورت عدہ رکھے ہوئے ہے ۔

دوّم - یہ کہ وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک ، اس قانون اسلامی سے واقف ہوں کہ عدہ دار عورت سے نکاح کرنا حرام ہے لیکن اگر وہ دونوں ان مذکورہ دونوں باتوں سے ناواقف ہوں تو وہ عورت اس مرد کے اوپر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام نہیں ہوگی بلکہ عدہ کی مدت گزرنے کے بعد باہم ازدواج کر سکتے ہیں ، مگر یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ اس نے اس عورت سے مباشرت نہ کی ہو ۔

١٥ - غیر مسلم عورت (کتابیہ) سے مسلمان نکاح دائمی نہیں

سکتا ، لیکن متعہ کر سکتا ہے یعنی یہودی اور عیسائی عورت کے ساتھ متعہ جائز ہے ۔

- مسلمان عورت غیر مسلم مرد سے نہ دائمی نکاح کر سکتی اور نہ اس کے متعہ میں آ سکتی ہے ۔

- اگر کوئی شخص حالت احرام میں کسی عورت سے ازدواج کرے تو وہ اس کے اوپر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی بشرطیکہ انہیں اس کام کے حرام ہونے کا علم ہو ۔

عقد خوانی کا طریقہ

مسئلہ ٢٤٤ اگر عورت اور مرد خود عقد پڑھنا جانتے ہوں تو خود وہ پڑھ سکتے ہیں ، اس صورت میں شروع میں عورت یوں کہے گی :

زَوَّجْتُكَ نَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ ۔

میں نے اپنے کو معین مہر کے ساتھ تمہاری زوجہ قرار دیا اس کے

بعد مرد کہے :

قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ هٰكَذَا ۔

جیسا کہ تم نے کہا ہے اسی طرح میں نے یہ قبول کیا کہ تم میری زوجہ ہو

اگر عورت و مرد باہم متعہ کرنا چاہیں تو ابتداءً عورت یوں کہے :

زَوَّجْتُكَ نَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

میں نے اپنے کو معینہ مدت کے لئے معین مہر کے اوپر تمہاری زوجہ قرار دیا اس کے بعد مرد یوں کہے :

قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

میں نے معینہ مدت کے لئے معین مہر کے اوپر یہ قبول کیا تم میری زوجہ ہو ۔

مسئلہ ۲۴۵ اگر عورت اور مرد کی طرف سے دو آدمی وکیل بن کر عقد پڑھیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے عورت کا وکیل یوں کہے

زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي مِنْ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ ۔

میں نے اپنی وکیل بنانے والی کو تمہارے وکیل بنانے والے کا

زوجہ معین مہر کے اوپر قرار دیا پھر مرد کا وکیل کہے :

قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي هٰكَذَا ۔

میں نے اپنے وکیل بنانے والے شخص کے لئے تمہارے اس …ل تزویج کو قبول کیا ۔

اگر یہ دونوں وکیل غیر دائمی عقد پڑھیں تو عورت کے وکیل کو مذکورہ صیغۂ عقد میں فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ کے جملہ کا اضافہ کردینا چاہیے ۔

مسئلہ ۲۴۶ صرف عورت اور مرد کا باہم رشتہ ازدواج قائم کرنے کے واسطے رضامند ہونا کافی نہیں ہے بلکہ صیغۂ عقد پڑھا جانا ضروری ہے ۔

عقد ازدواج کی شرطیں

مسئلہ ۲۴۷ عقد ازدواج کی چند شرطیں ہیں :

اول ۔ جو شخص عقد پڑھے اسے عاقل و بالغ ہونا چاہیے

خود وہ پ نے نے پڑھے یا کسی دوسرے شخص کی جانب سے ...

دوم - عقد شوہر کو نام یا کسی واضح اشارے کے ذریعہ معین ہونا چاہئے ۔

سوم - عورت اور مرد آپس میں ایک دوسرے کے میاں بیوی بننے کے لئے راضی ہوں ۔

چہارم - جہاں تک ہو سکے صیغۂ عقد کو صحیح عربی زبان میں پڑھنا چاہیے ۔ اگر عورت و مرد خود عربی زبان سے واقف نہ ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وکیل قرار دیں ۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس زبان میں بھی پڑھ سکتے ہوں پڑھیں ۔

پنجم - عقد پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ قصد انشاء رکھتا ہو ۔ قصد انشاء سے مراد یہ ہے کہ میں صیغۂ عقد پڑھ کر اس عورت اور مرد کے درمیان رابطۂ ازدواجی کو وجود میں لا رہا ہوں ۔

عورت اور مرد کا بعض عیوب کی وجہ سے نکاح کو توڑ دینا

مسئلہ ۲۴۸ اگر پہلے سے بے خبر ہو اور علم ہو تو مرد عورت میں مندرجہ ذیل عیوب کی بنا پر مرد عقد کو فسخ کر سکتا ہے ۔

۱ - عورت کا پاگل ہونا ۔

۲ - اس کا اندھا ہونا ۔

۳ - اس کا اپاہج ہونا ۔

۴ - اس کے افضا ہو جانا ۔

۵ - جذام میں مبتلا ہونا ۔

۶ - برص کا شکار ہونا ۔

۷ - عورت میں کوئی ایسا مانع پایا جانا جس کی وجہ سے اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی جا سکے ۔

مسئلہ ۲۴۹ عورت بھی جب ازدواج کے بعد مطلع ہو کہ مرد میں مندرجہ ذیل چار عیبوں میں سے کوئی موجود ہے تو وہ

عقد کو کالعدم قرار دے سکتی ہے :

۱ - پاگل ہونا ۔

۲ - کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہونا جس کی بنا پر مباشرت نہ کر سکتا ہو ۔

۳ - اس کے بیضوں کا نکلا ہونا یعنی خصی ہونا ۔

۴ - اصلاً آلت تناسل سے محروم ہونا ۔

دائمی نکاح کے احکام

مسئلہ ۲۵۰ جس عورت سے کسی شخص نے نکاح دائمی کر لیا ہو اس کے کھانے پینے ، رہنے اور پہننے کا اہتمام اسی کو کرنا چاہیے ان چیزوں کی مقدار کیفیت کو عام رسم ورواج اور اس عورت کی حیثیت کا لحاظ کرتے ہوئے معین کیا جائے گا ۔ اگر شوہر ان فرائض کے پورا کرنے میں کوتاہی کرے تو اس نے جو کمی کی ہے اتنا عورت کا حق اس کی گردن میں واجب الادا رہے گا ۔

مسئلہ ۲۵۱ بیوی کا فریضہ ہے کہ ہر قسم کی جنسی لذت کے
نے اپنے کو شوہر کے اختیار میں دیدے بلا عذر شرعی مباشرت کی
میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا کرے ۔ واجبی کاموں مثلاً حج وغیرہ کے
علاوہ بغیر شوہر کی اجازت کے گھر سے قدم باہر نہ رکھے ۔ اگر کوئی عورت
پنے شوہر کی اطاعت نہ کرے ۔ جنسی لذتوں کے سلسلے میں اس کے
نے رکاوٹیں پیدا کرے ، اس کی اجازت کے بغیر گھر کے باہر چلی جائے تو
ے اصطلاحی طور پر ناشزہ کہتے ہیں جس کے روٹی کپڑے اور رہنے کا
نتظام کرنا شوہر پر واجب نہیں رہتا ، یونہی اس کا حق ہمبستری
ساقط ہوجاتا ہے ۔

احکام طلاق

مسئلہ ۲۵۲ طلاق میں چند چیزوں کی شرط ہے ۔

۱ - جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے رہا ہے اسے عاقل ہونا چاہیئے ۔

۲ - بالغ ہونا چاہیے ۔

۳ - ارادہ اور اختیار کے ساتھ طلاق دے ۔

۴ - صیغۂ طلاق کو وہ خود یا اس کا وکیل سچ مچ اپنی زبان سے کہے ، ہنسی مذاق مقصود نہ ہو ۔

۵ - صیغۂ طلاق کو دو عادل شخص گواہ کی حیثیت سے سنیں

۶ - جب طلاق دی جائے عورت کو حیض و نفاس میں آلودہ نہ ہونا چاہیئے اور اس پاکیزگی کے عالم میں شوہر نے اس سے مباشرت نہ کی ہو ورنہ اسے انتظار لازم ہے کہ عورت کو حیض یا نفاس آئے ، پھر اس کے پاک ہونے کے بعد طلاق دے ۔

مسئلہ ۲۵۳ تین مقامات پر عورت حیض میں آلودگی کے باوجود اسے شوہر طلاق دے سکتا ہے ۔

اول - عورت غائب ہو اور شوہر کے پاس اسکی حالت سے مطلع ہونے کا ذریعہ نہ موجود ہو ۔

دوم - اس کے شوہر نے عقد ہونے کے بعد اس سے

ہمبستری نہ کی ہو ۔

سوم - عورت حاملہ ہو ۔

مسئلہ ۲۵۴ صیغۂ طلاق صحیح عربی زبان میں قصد انشأ کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے اور گواہوں کے علم میں زن و شوہر معین طور سے ہونا چاہئیں خواہ یہ یقین یوں ہو کہ گواہ ان کے صرف نام جانتے ہوں ۔

مسئلہ ۲۵۵ اگر خود شوہر صیغۂ طلاق کو جاری کرے تو اسے یوں کرنا چاہیئے :

زَوْجَتِیْ فُلَانَۃُ طَالِقٌ ۔

یعنی میری بیوی فلاں میرے ازدواج کے دائرے سے باہر ہے

اگر صیغۂ طلاق وکیل جاری کرے تو یوں کہے :

زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ فُلَانَۃُ طَالِقٌ ۔

میرے موکل کی زوجہ فلاں اس کی قید زوجیت سے آزاد ہے ،

« فلاں » کی لفظ کی جگہ عورت کا نام ہونا چاہیئے ۔

طلاق خلع

مسئلہ ۲۵۶ جب کوئی عورت اپنے شوہر سے متنفر ہونے کی بنا پر اسے طلاق کے عوض میں کچھ مال دے کر اس سے جدائی حاصل کرے تو اس کا نام طلاق خلع ہے ۔

مسئلہ ۲۵۷ جب زوجہ شوہر کو اپنا مہر بخش دے تو وہ اسے طلاق خلع دیتے ہوئے یہ الفاظ کہہ سکتا ہے :

زَوْجَتِیْ فُلَانَۃُ خَالَعْتُھَا عَلٰی مَا بَذَلَتْ ھِیَ طَالِقٌ

اگر وکیل مرد صیغۂ طلاق پڑھے تو اسے اس طرح کہنا چاہیئے

زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ فُلَانَۃُ خَالَعْتُھَا عَلٰی مَا بَذَلَتْ ھِیَ طَالِقٌ ۔

اگر یہی شخص عورت کی طرف سے بھی وکیل ہو تو اسے یہ الفاظ کہنا چاہئیں ۔

عَنْ مُوَکِّلَتِیْ فُلَانَۃَ اَبْرَأْتُ ذِمَّۃَ زَوْجِھَا مُوَکِّلِیْ

مِنْ تَمَامِ مَهْرِهَا الْمُسْتَحَقِّ فِي الْمُطَلَّقِ لِخَاطِبِهَا كَمَا أَبْرَأَتْ بِطَلَاقِهَا بِهِ لِيَصِحَّ كَمَالُ الْإِبْرَاءِ فَخَالَعْتُهَا هِيَ طَالِقٌ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ ۔

احکام عدہ

مسئلہ ۲۵۸ تین قسم کی عورتوں کے واسطے عدہ نہیں ہے وہ طلاق کے بعد بلا فاصلہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہیں

۱ - وہ عورتیں جنہیں ان سے مباشرت کے قبل ان کے شوہروں نے طلاق دیدیا ہے ۔

۲ - نابالغ لڑکیاں یعنی جن کی عمر ۹ سال سے کم ہو ۔

۳ - یائسہ عورتیں یعنی جن کی عمر مکمل پچاس قمری سال ہے اگر وہ سیدانی ہوں تو ان کی عمر ساٹھ برس کی ہونا چاہیئے ۔

مسئلہ ۲۵۹ جس عورت کا شوہر مر جائے اسے چار مہینے دس روز عدہ رکھنا چاہیے خواہ اس کے شوہر نے اس سے

ہمبستری کی ہو خواہ نہ کی ہو چاہے وہ یائسہ ہو چاہے نہ ہو، چاہے نکاح دائمی ہو چاہے متعہ ہو، اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو تو لسے یہ دیکھنا چاہیے کہ عدے کی مذکورہ مدت گزرنے سے پہلے بچہ پیدا ہوا ہے یا اس کے گزرنے کے بعد، اگر وضع حمل پہلے ہوا ہے تو مدت عدہ وہی چار ماہ دس روز ہے، اس کے برخلاف اگر چار مہینے دس روز گزر گئے اور بچہ نہیں پیدا ہوا تو اس کا عدہ وضع حمل کے موقع پر تمام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۰ عدہ وفات کی ابتداء اس وقت سے ہوگی جب زوجہ کو شوہر کی وفات کی اطّلاع ہو، لیکن عدہ طلاق اسی وقت سے شروع ہو جائے گا کہ جب صیغۂ طلاق جاری ہو خواہ عورت مطلع ہو اور خواہ مطّلع نہ ہو۔

مسئلہ ۲۶۱ عدہ وفات میں عورت کو ہر قسم کی آرائش سے پرہیز کرنا چاہیئے مثلاً سرمہ، کاجل لگانا، بالوں میں خضاب کرنا، زینتی کپڑے پہننا۔

۴ - سفیہ (بے وقوف) نہ ہو یعنی اپنے اموال سے جس طرح عام لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں وہ بھی اٹھا سکتا ہو ۔ *

۵ - وصیّت زبان سے کہے ، اگر گونگا ہو تو اشارے سے اسے سمجھائے ، یونہی اگر اپنی مہر اور دستخط کے ساتھ کسی وصیّت نامہ لکھے جس سے اس کا مطلب و مقصد اچھی طرح سمجھا جائے تو کافی اور واجب العمل ہے ، اگر میّت کی کوئی ایسی یادداشت دستیاب ہو جس کے مطابق وہ وصیّت کرنا چاہتا تھا تو بربناء احتیاط واجب اس کے موافق عمل کرنا چاہیے اگرچہ وہ ابھی وصیّت کے مرحلے تک نہیں پہنچی ہے ، صرف اس نے اپنے مقاصد کو یادداشت کے طور پر لکھا تھا ۔ *

مسئلہ ۲۶۴ کوئی شخص کسی کی وصیّت کے قبول کرنے پر مجبور نہیں ہے ، لیکن اسے اطلاع دیدینا چاہیے کہ وہ وصیّت پر عمل نہیں کرنا چاہتا ، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر وصیّت کنندہ اپنی وصیّت کرکے مرگیا لیکن جس کے متعلق وصیّت ہے اسے

اطلاع نہ ہوئی یا یہ باخبر ہوا اگر اس نے وصیّت کنندہ کو مطلع نہ کیا کہ میں تمہاری وصیّت پر عمل کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوں تو اس صورت میں اسے مطابق وصیّت عمل کرنا پڑے گا ، وہ مسترد نہیں کرسکتا ، ہاں اگر وصیّت پر عمل اس شخص کو مشقت و زحمت میں مبتلا کرنے کا سبب ہو تو پھر عمل واجب نہ ہوگا ۔ *

یونہی اگر کوئی شخص وصیّت کنندہ کی زندگی میں اس کی وصیّت سے باخبر ہو جائے اور اپنی عدم آمادگی سے وصیّت کنندہ کو مطلع بھی کردے لیکن یہ اطلاع اس وقت دے جب کہ وہ شدّت مرض کی بنا پر کسی دوسرے سے وصیّت نہ کرسکے تو اس شکل میں بھی اسے وصیّت پر عمل کرنا ہوگا بشرطیکہ وہ اس شخص کی زحمت کا سبب نہ ہو ۔

مسئلہ ۲۶۵ میّت کے ذمّے جو قرضہ ہو اسے اصل مال سے دیا جائے گا ، یونہی دوسرے واجب الاداء حقوق مثلاً خمس و زکوٰۃ و حج خواہ اس نے ان کے متعلق وصیّت کی ہو اور خواہ نہ کی ہو ، ان حقوق کے مجرا ہونے کے بعد اگر باقی ماندہ

ال کی بابت اس نے کوئی وصیت نہ کی ہو تو وہ ورثہ کو مل جائے گا

مسئلہ ۲۶۶ جس شخص نے اپنی خودکشی کے مقدمات خود
فراہم کئے ہوں مثلاً زہر کھالیا ہو اگر وہ اس عالم میں اپنے مال میں سے
کوئی چیز کسی شخص کو دینے کے متعلق وصیت کرے یا کہے کہ اسے
فلاں کام میں خرچ کیا جائے تو یہ وصیت باطل ہے خواہ وہ ثلث
ال سے زیادہ کے بارے میں ہو یا کم کی بابت ۔

مسئلہ ۲۶۷ جب انسان گمان کرے کہ اس کی موت نزدیک ہے
اس کی علامتیں ظاہر ہو چکی ہوں تو اس کا فرض ہے کہ لوگوں نے
جو امانتیں اس کے پاس رکھی ہوں انہیں واپس کردے ، خمس و
زکوۃ یا دوسرے قرضے جو اس کے ذمے ہوں اور جن کی ادائی
کی مدت ختم ہو چکی ہو انہیں دیدے ، اگر خود ایسا نہ کرسکے تو ان کے
دینے کے سلسلے میں وصیت کرجائے ، اسی طرح اگر اس کے
ذمے حج ہو تو وصیت کرے اور کم ازکم دو عادلوں کو اپنی وصیتوں کا
گواہ قرار دے ، لیکن اگر اس کے پاس کی امانتیں اور اس کے

ضے بغیر اس کی وصیت کے معلوم ہوں تو ان کے متعلق وصیت
ا اس پر واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۶۸ جس شخص کو گمان ہو کہ اس کی موت اب
دیک ہے اگر اس کے بچے سرپرست کے محتاج ہوں ، بغیر اس کے
ن اموال کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو اس شخص پر واجب ہے
ان کے لئے کسی شخص کو سرپرست قرار دیدے اسی طرح اگر اس کی
ئی امانت کسی کے پاس ہو یا اس کا قرضہ کسی کے ذمے ہو اور
ثہ اس سے بے خبر ہوں ، یہ امکان بھی ہو کہ وہ تلف ہو جائے گا
اس شخص کا فرض ہے کہ ورثہ کے علم میں لائے اور اس کی شناخت
ائے جو اس کا امانتدار یا قرضدار ہو ۔

مسئلہ ۲۶۹ جس کو اپنی موت کے نزدیک ہونے کا گمان
و اگر نماز ، روزے کی قضا اس کے ذمے ہو تو اسے وصیت
نا چاہیئے کہ اس کے اموال سے کسی شخص کو اجیر بنا کر اس کے
یعہ ان اعمال کی بجا آوری کا انتظام کیا جائے ، جن مقامات

پران کا بجالانا اس کے سب سے بڑے لڑکے کا فرض ہو تو اسے مطابق

کرنا چاہیئے ۔

مسائل متفرقہ

کچھ ایسے مسائل جن کا جواب مجتہد اعظم مدظلہ نے مرحمت فرمایا ہے

س ۔ سورہ کا قصد کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھ کر نماز آیات میں رکوع کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ جائز ہے ۔

س ۔ نماز میں سلام اوّل یا دوّم کی نیّت سے کلمہ السلام کہہ کر دوسرے سلام کے ساتھ نماز کو تمام کرسکتا ہے یا نہیں ؟

ج ۔ جائز ہے کرسکتا ہے ۔

س ۔ عطر کی ایک قسم کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ اس میں اسپرٹ ہوتی ہے ، اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ اگر اس میں اسپرٹ ہونا مشکوک ہو تو بے اشکال پاک ہے

اگر اس میں اسپرٹ کی موجودگی یقینی ہو اس کا وہی حکم ہے جو اس شخص کے مجتہد اور مقلد کے نزدیک اسپرٹ کا حکم ہے ۔

س ۔ جس شخص کے ذمّے نماز یا روزے کی قضا ہو وہ دوسرے شخص کا اجیر اس سلسلے میں بن سکتا ہے ؟

ج ۔ اگر روزے کا وقت وسیع ہو تو اجیر بن سکتا ہے ، لیکن اس کے تنگ ہونے کی صورت میں دوسرے کا اجیر بننا جائز نہیں ہے مثلاً رمضان کا مہینہ آنے میں دس روز رہ گئے اور اس کے ذمّے دس روزوں کی قضا ہے تو اب دوسرے کا اجیر نہیں بن سکتا ۔

س ۔ دوکانوں وغیرہ کی پگڑی کا حکم بیان کیجئے کہ وہ میت کے ترکہ میں داخل ہے یا نہیں ، بیوی کا بھی اس میں حق ہے یا نہیں ؟

ج ۔ مالک کی طرف سے اجازت حاصل ہو تو پگڑی کی رقم ترکہ کا جز ہے ، زوجہ کا بھی اس میں حق ہے ، ورنہ اس کے ساتھ صلح کرنا چاہئے ۔

س - وضو اور غسل جبیرائی میں زخم کے اچھے ہو جانے کے
بعد غسل یا وضو دوبارہ کرنا لازم ہے یا نہیں ؟

ج - اگر زخم وقت نماز گزرنے کے بعد ٹھیک ہوا ہو تو لازم
نہیں ہے ۔

س - جس نے سات کے بجائے پانچ اعضاء پر سجدہ کیا ہو
پیروں کو زمین سے بلند کر رکھا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے یا نہیں ؟

ج - اس کی نماز باطل ہے چونکہ نماز کے اجزاء و شرائط سے
ناواقفیت شرعاً عذر نہیں ہے خواہ وہ ارکان نماز نہ ہوں ۔

س - عقد نکاح پڑھنے کے موقع پر جبکہ مہر شوہر کے ذمہ ہو
« معلوم » کے بجائے لفظ معین کہنے کا کیا حکم ہے ؟

ج - لفظ « معلوم » کہنا بہتر ہے « کلمہ » معین مجازاً
کہنا جائز ہے ۔

س - جو مال مرتد شخص کے پاس ہے اس کے متعلق پتہ
نہیں ہے کہ مرتد ہونے سے پہلے اس نے حاصل کیا ہے یا اس کے بعد

اس کا حکم کیا ہے ؟

ج - حلال ہے اور اس کے ساتھ معاملت کرنا جائز ہے

س - مرتد فطری ارتداد کے بعد اور توبہ کرنے سے پہلے جو
مال کمائے وہ اس کا مالک ہوگا یا نہیں ؟

ج - ہاں مالک ہوگا ۔

س - جس شخص کو سکتہ ہوگیا ہے اس احتمال کے باوجود
کہ ہو سکتا ہے کہ زندہ ہو جائے غسل دیدیا گیا ۔ آیا یہ غسل کافی ہے
یا نہیں ؟

ج - کافی ہے کیونکہ زندہ ہونے کا احتمال بہت کمزور ہے

س - مسلمان کی میت کو غسل دینے سے پہلے مسجد میں
رکھنا کیسا ہے ؟

ج - اگر مسجد کی ہتک نہ ہو تو جائز ہے ۔

س - میت کی قمیص پہلوؤں سے نہیں سی جاتی اگرچہ وہ
انہیں ڈھانک لیتی ہے یہ کافی ہے یا نہیں ؟

ج - کافی ہے ، اگر اس کی چوڑان کم ہو کہ پہلو کھلے رہیں تو
کفن دینا واجب ہونے کی شکل میں وہ کافی نہیں ہے ۔

س - مورث (جس شخص سے دوسروں کو میراث پہنچنے
والی ہو ، اگر مرنے سے پہلے اپنے وارثوں کا حصہ معین کردے تو
اس کا یہ عمل نافذ ہے یا نہیں ؟

ج - نافذ نہیں ہے ، ہاں اگر ورثہ مورث کے مرنے کے
بعد خود رضا مند ہوجائیں تو نافذ قرار پائے گا ۔

س - حقوق واجبہ مثلاً خمس و زکوٰۃ کے مالک ان کے
مستحق اشخاص محض انہیں لے لینے سے ہوجائیں گے یا ان
میں تصرف کے بعد ؟

ج - محض قبضہ کے بعد مالک ہوجائیں گے ، تصرف کی
ضرورت نہیں ہے ۔

س - جو شخص عادل نہیں ہے اسے نماز و روزے کا
اجیر بنایا گیا ہے وہ ان عبادات کو انجام دے چکا ہے ، کافی ہے

نہیں ؟

ج - اگر اس کے متعلق یقین ہے کہ ضرور انہیں بجالا چکا ہے
تو اس قاعدے کی بنا پر کافی ہے کہ مسلمانوں کے افعال کو صحت
پر عمل کرنا چاہیے ۔

س - بینکوں کے پس انداز کے شعبے جو انعامات دیتے ہیں
ان کا حکم کیا ہے ؟

ج - وہ حلال ہیں ۔

س - جو لوگ بینک میں روپیہ رکھواتے اور اس سے
فائدہ لیتے ہیں ، ان کا عمل کیا ہے ؟

ج - اگر روپیہ حفاظت کی غرض سے بینک میں رکھا جائے
اور وہ خود فائدہ دے تو حلال ہے لیکن اگر فائدہ لینے کی غرض سے
روپیہ رکھا جائے تو حرام ہے ۔

س - اپریشن کے ذریعہ بدن کے ایک حصے کی کھال
اتار کر دوسرے حصہ جسم میں چسپاں کردینے کا کیا حکم ہے ؟

ج - اگر ایسا خود مریض کے جسم میں کیا جائے تو جائز ہے اور وہ
حصہ جسم کا جز ہونے کے بعد پاک بھی ہے ۔

س - کسی جانور کا سر لوہا وغیرہ گر پڑنے کی وجہ سے
جسم سے الگ ہو گیا یا ذبح کرنے والے نے غلطی کرتے ہوئے
پرندے مثلاً مرغ، چوہے وغیرہ کی گردن اوپر سے کاٹ دی لیکن
جانور میں اس کے بعد بھی جان باقی ہے اگر گلے کے بقیہ حصے کی
اوداج اربعہ کو تمام شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے کاٹیں تو جانور حلال
ہوگا یا نہیں[1] ؟

ج - اشکال سے خالی نہیں ہے ۔

س - جن مقامات میں ایک مد کفارے کی مقدار دینی ہو وہاں
ایک روٹی کافی ہے یا نہیں ؟

ج - اتنی روٹی جو ایک مد گیہوں سے پکائے جائے کفارے
میں دینا کافی ہے ۔

(۱) اوداج اربعہ گلے کے نیچے کی چار موٹی رگوں کو کہتے ہیں ۔

س - عقد نکاح میں جو «علی الصداق» کہا جاتا ہے اس کے
معنی یہ ہیں کہ عورت نے اپنے کو مرد کے نکاح میں مہر کے مقابلہ میں
دیا یا یہ مطلب ہے کہ اس نے زوجہ بننے کی شرط مہر کو قرار دیا ہے جیسے
عقد بیع میں مثلاً بیچنے والا کہے کہ میں نے اس چیز کو فلاں شرط پر فروخت
کیا ۔ اگر عورت مقابلہ کا قصد کرے تو عقد نکاح صحیح ہے یا نہیں ؟

ج - «علی الصداق» کے تقریباً معنی «علی الشرط» کے
ہیں ، یعنی عورت نے اپنے زوجہ بننے کی شرط مہر کو قرار دیا ہے ۔
لیکن اگر وہ یہ قصد کرے کہ میرے بیوی بننے کا مقابل مہر ہے تب بھی
عقد باطل نہیں ہوگا ۔

س - عقد نکاح میں اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِی کو اگر اَحْلَلْتُ
وَطْیَهَا کے معنی میں لے تو جائز ہے یا نہیں ؟

ج - جائز نہیں ہے ، ہاں اگر ضمنی طور پر زوجیت کے
اجمالی معنی کا قصد کرے تو صحیح ہے ۔

س ۔ اگر ماہ رمضان کی رات میں غسل کرنے کا وقت وسیع ہو لیکن عورت اور مرد کسی عذر شرعی کی بنا پر غسل نہ کر سکتے ہوں تو اسکے باوجود وہ مقاربت کر سکتے ہیں یا نہیں ؟

ج ۔ جو شخص پانی کے استعمال سے معذور رہے وہ مقاربت کر سکتا ہے ۔

س ۔ ماہ رمضان کے علاوہ عام زمانے میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو پیار کرے اس غرض سے کہ اسے انزال ہوجائے تو جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ اپنی بیوی کو پیار کرکے انزال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔

س ۔ اگر کوئی شخص ہفتے میں چند روز مختلف کاموں کے لئے مثلاً ماسٹری ، ڈاکٹری وغیرہ کی غرض سے بحد مسافت شرعی سفر کرتا اور قصد اقامت کرتے ہوئے اپنے وطن یا اپنے کام کے مرکز میں دس روز نہ رہتا ہو تو اس کے نماز و روزے کا کیا حکم ہے ؟

ج ۔ نماز پوری پڑھے اور روزہ رکھے ۔

س ۔ اگر کوئی شخص بڑے شہروں سے مثلاً لاہور ، کراچی بمبئی ، کلکتہ وغیرہ سے سفر کرے تو حد ترخص کا معیار آخر شہر کو قرار دیا جائے گا یا آخر محلہ کو ؟

ج ۔ معیار محلہ کو قرار دیا جائے گا ۔

س ۔ سجدہ گاہ کم از کم کتنی بڑی ہونا چاہیے ؟

ج ۔ جس چیز پر سجدہ کیا جائے وہ تقریباً ایک انگوٹھے کے برابر ہونا چاہیے ۔

س ۔ سیمنٹ کے اوپر سجدہ جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ پختہ گچ اور چونے پر جائز ہے تو سیمنٹ پر بھی جائز ہے ۔

س ۔ جس شخص نے بکری اور گائے دودھ اور اون سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے پال رکھی ہو ، اس میں خمس واجب ہے یا نہیں ؟

ج ۔ ان میں خمس واجب نہیں ہے ۔

س - اگر کسی شخص نے مالی استطاعت نہ ہونے کے باوجود ضرورت واحتیاج کی بنا پر گھر بنانے کی غرض سے تھوڑی سی زمین خریدی یا کچھ مصالح خریدے یا قالین بنوانے کے لئے کچھ اون خریدا . ابھی کام شروع نہیں کیا تھا کہ سال تمام ہو گیا آیا ان چیزوں میں خمس واجب ہے یا نہیں ؟

ج - اگر وہ شخص مالی تمکن نہیں رکھتا تو خمس واجب نہیں ہے

س - پگڑی کی رقم کا کیا حکم ہے ، سرمائے میں داخل اور خمس واجب ہے یا نہیں ؟

ج - سرمائے میں داخل ہے ، اگر سالانہ منافع میں سے ہے تو خمس دینا چاہیئے پگڑی فقط بڑھ جانے سے خمس واجب نہیں ہوگا جب تک دوکان وغیرہ فروخت نہ ہو جائے .

س - ایک شخص نے ماہ مبارک رمضان میں غسل جنابت کیا اور روزہ رکھا ، چند روز کے بعد اسے یقین ہو گیا کہ اس کا غسل باطل تھا ، اس کے روزے کا حکم کیا ہے ؟

ج - اس شخص کا روزہ صحیح ہے .

س - ایک شخص کو جنابت کے بعد غسل کرنے کا یقین ہو گیا ہے اس لئے اس نے روزہ رکھا ، بعد کو اسے توجہ ہوئی کہ غسل نہیں کیا ہے اس کے روزے کا حکم بیان فرمائیے ؟

ج - ظاہراً اس کا روزہ صحیح ہے .

س - زید مر گیا ، اسکے زخمی جسم سے خون نکل رہا ہے ، آیا زخموں پر پٹی باندھ غسل جبیرئی دیا جانے یا تیمم یا انتظار کرنا ضروری ہے ؟

ج - غسل میت میں جبیرہ نہیں ہے ، تیمم دینا چاہیئے

س - وہ شہر جس کا قبلہ جنوب سے مغرب کی طرف ۱۵ یا ۲۰ درجے منحرف ہے وہاں کے لوگ آیا نقطۂ جنوب کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں ؟

ج - چونکہ جہت قبلہ میں وسعت ہے لہذا جواز بعید نہیں ہے .

س ۔ بعض اشخاص کی تبریز میں تجارت اور کپڑا بننے کا کارخانہ ہے ، ہرجنس فروخت کرنے اور چیزیں خریدنے کی غرض سے بحد مسافت شرعی سفر کرتے ہیں ان کی نماز اور روزہ کیسا ہے ؟

ج ۔ ظاہراً ایسے لوگ کثیر السفر کے اقسام میں سے ہیں ، انہیں نماز پوری پڑھنا اور روزہ رکھنا چاہیئے ۔

س ۔ بعض مسجدوں کی چھت اور زمین مرطوب ہے ، اس کا کھودنا اور تختے بچھانا جائز ہے یا نہیں ، نیز ارشاد ہو کہ مسجد کی جو مٹی باہر پھینکی جائے اس کا حکم وہی مسجد کا حکم ہے ؟

ج ۔ اگر تعمیر مقصود ہو تو کوئی مضایقہ نہیں ہے ، باہر پھنکی ہوئی مٹی کا حکم مسجد میں داخل ہونا یقینی نہیں ہے ۔

س ۔ لباس مشکوک میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ، نیز سیپ کے بٹنوں کا کیا حکم ہے ؟

ج ۔ اظہر جواز ہے ، جن بٹنوں کے متعلق شک ہو کہ وہ سیپ کے ہیں یا نہیں ان میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے ۔

س ۔ جس شخص نے جان بوجھ کر روزہ افطار کر ڈالا اس پر کفارہ واجب ہے یا نہیں ، واضح رہے کہ وہ حکم شرعی سے یا اپنی کوتاہی کی بنا پر ناواقف تھا یا بغیر کوتاہی کے جسے اصطلاحاً جاہل قاصر اور جاہل مقصر کہا جاتا ہے ؟

ج ۔ جاہل قاصر پر کفارہ واجب نہیں ہے اور علی الاظہر جاہل مقصر پر بھی واجب نہیں ہے ۔

س ۔ جو لوگ ایران کا پٹرول صرف کرتے ہیں ان پر خمس واجب ہے یا نہیں ؟

ج ۔ خمس واجب نہیں ہے ۔

س ۔ ایک شخص نے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کر لیا ۔ بعد کو اس کے بقدر کر ہونے کے متعلق شک ہو گیا ، اس کی سابق حالت بھی اس شخص کو معلوم نہیں ہے ، آیا اس کا غسل صحیح ہے یا نہیں ، اگر وہ پانی پاک نہ قرار دیا جائے تو اس شخص کے بدن کا حکم کیا ہے ؟

ج - غسل صحیح اور بدن بھی پاک ہے ، چونکہ ملاقات نجاست سے متاثر نہ ہونے کے لحاظ سے پانی کے لئے طہارت کا حکم ثابت ہے ، اس طرح کے پانی سے دھل جانا حکم بطہارت کے واسطے کافی ہے ، ہاں مذکورہ فرض میں اس شخص کا بدن اگر پہلے سے نجس ہو تو احتیاط اولیٰ ہے ۔

س - پیمائش کے اعتبار سے مقدار کُر کے واسطے ۳۶ بالشت کافی ہیں یا نہیں ؟

ج - اقویٰ یہ ہے کہ یہ مقدار کافی ہے ۔

س - غسل ترتیبی میں بائیں حصۂ جسم کے لحاظ سے اس کو دھونے سے فراغت کس وقت حاصل ہوتی ہے تاکہ شرائط واجزاء اور پانی کے پہنچنے نہ پہنچنے میں شک کے موقع پر اس شک کی طرف توجہ نہ کی جائے ؟

ج - چونکہ غسل سے فراغت مشکوک ہے لہذا یہاں شک بعد از فراغت کا حکم جاری نہیں کیا جا سکتا ، بائیں حصے کو

دھونا چاہئے ، ہاں اس صورت میں شک کی طرف کوئی اعتناء نہیں کی جائے گی جب کہ غسل کر کے کسی دوسرے کام میں مشغول ہو گیا ہو ۔

س - ایک شخص کی پیشانی زخمی ہے ، اسے پٹا پھاہا پھویہ باندھدیا ہے ، اس شخص کو اسی بندھی ہوئی پیشانی پر سجدہ کرنا چاہیے یا رخسار اور ٹھڈی مقدم ہے ؟

ج - اگر جبین کے حصے پر پٹی نہ ہو تو وہ مقدم ہے ورنہ ٹھڈی پر سجدہ کرے ۔

س - ایک شخص حج مستقر ہو جانے کے بعد پاگل ہو گیا اور دیوانگی زائل ہونے کی امید بھی نہیں ہے اس کو کیا کرنا چاہیئے اسی طرح اس آدمی کا حکم کیا ہے جیسے عمر بھر کی جیل ہو گئی ہے اور استطاعت باقی ہے ؟

ج - ان دونوں کو اعمال حج کے لئے کوئی شخص نائب بنانا چاہیئے ۔

س - میت کے تینوں غسلوں کے درمیان ترتیب ، اسی طرح غسال اور میت کی جنسی مماثلت آیا شرط واقعی ہے کہ اگر حکم کو بجا لا اس سے ناواقفیت کی بنا پر اس کی مخالفت ہو جانے تو تدارک جیسے اور قبر کا کھودنا جائز ہو ؟

ج - یہ امور شرط واقعی ہیں ، اگر یہ احتمال نہ ہو کہ جسم میں تغیر و تبدل ہو گیا ہوگا یا اس میں بدبو پیدا ہو گئی ہو گی تو قبر کھود کر اسے نکالنا ہو گا تاکہ صحیح طور پر اسے غسل دیا جائے ۔

س - گذشتہ زمانے کے برعکس آجکل مرغ اور دنبے ، بکرے وغیرہ کو زندہ تول کر فروخت کرتے ہیں ، آیا یہ خرید و فروخت صحیح ہے ؟

ج - اگر یہی رسم و رواج ہو گیا ہے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے

س - اگر حضور رؤیت ہلال کے سلسلے میں افق کی موافقت کے قائل ہیں تو اس سے آپ کی مراد کیا ہے ؟

ج - اس سے مراد وہ جگہ ہے کہ اگر کسی ایک شہر میں چاند

نظر آنے تو دوسرے شہر میں بھی رویت ہو ۔ جیسا کہ ایک دوسرے سے نزدیک شہروں میں ہوتا ہے ۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ ایسے تمام شہروں میں ہے ۔ جو ایک دوسرے سے بہت زیادہ دور ہیں تو یہ ممکن ہے کہ مغربی شہروں میں چاند نظر آنے اور مشرقی شہروں میں دکھائی نہ دے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مغربی شہروں کی رویت ہلال مشرقی شہروں کے واسطے معتبر نہیں ہے ۔ لیکن اس کے برعکس اگر مشرقی شہروں میں چاند دیکھ لیا گیا تو وہ مغربی شہروں میں رہنے والے لوگوں کے واسطے حجت و معتبر ہے کیونکہ جب وہاں نظر آگیا تو یہاں بھی دکھائی دیگا اگر لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل رہا تو اس کا سبب ابر یا گرد و غبار وغیرہ ہے ۔

س - تجارتی سامان کے گودام ، ریل اور بحری جہازوں پر لدا ہوا سامان ایک رقم دے کر ہر قسم کے خطرات اور حوادث کے مقابلہ میں بیمہ کر دیا جاتا ہے ، جب کہ یہ چیزیں خطرات سے دوچار ہو کر تلف ہو جائیں تو بیمہ کمپنی سے جو رقم وصول کی جائے اس میں

تصرف جائز ہے یا ناجائز ؟ ✻۱-

ج - ادارۂ بیمہ سے وصول کردہ رقم میں تصرّف جائز ہے

س - جو غسال مردوں کو نہلاتے ہیں وہ اپنے ہاتھوں پر داستانے چڑھا لیتے ہیں، آیا انہیں تابع سمجھا جائے یا ہر غسل میں ان کا پاک کرنا ضروری ہے اگر انہیں تابع نہ قرار دیا جائے تو ان غسلوں کا کیا حکم ہوگا جو غسال بغیر داستانوں کو پاک کئے دیتے رہے ہیں ؟ ✻۱-

ج - داستانے تابع ہیں، وہ ہر غسل کی تکمیل کے بعد خود بخود پاک ہوجاتے ہیں اگرچہ احوط یہ ہے کہ ہر غسل میں انہیں پاک کرلیا جائے ۔ ✻۱-

س - جنب کے لحاظ سے مشاہد مشرّفہ عام مساجد کے حکم میں ہیں یا مسجد الحرام اور مسجد رسولؐ کے حکم میں ؟ ✻

ج - مشاہد مشرّفہ کا حکم وہی ہے جو عام مسجدوں کا ہے

س - کوئی عورت احرام عمرہ کی حالت میں یا احرام سے پہلے حائض ہوگئی، اسے معلوم ہے کہ جب تک مکہ معظمہ میں ہے، پاک نہیں ہوگی، اس عورت کا فرض کیا ہے ؟

ج - اگر وہ احرام عمرہ کی حالت میں حائض ہوگئی ہے تو حجّ افراد کی نیت کرے گی اور حج کے بعد عمرۂ مفردہ بجالائے گی، لیکن فرض سوال میں اگر اس سے ہوسکے تو حج سے مربوط طواف اور اس کے بعد عمرہ اور اس کا طواف خود بجالانے اگر اس کے لئے امکان نہ ہو تو خود دونوں عمل یعنی حجّ و عمرہ بجالائے اور طواف کے واسطے کسی کو نائب قرار دے علی الاظہر ۔

س - حضور نے اعمال حجّ میں ضرورت کی صورت میں سر منڈانے کو احوط فرمایا ہے، اس احتیاط کا ترک کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

ج - احتیاط مذکور کا ترک جائز اور تقصیر کافی ہے ۔

س ۔ سرکار نے احکام قربانی میں فرمایا ہے کہ جانور بے سینگھ نہ ہونا چاہیئے ، اس فتوی کے مطابق عمل موجب حرج ہے ۔ شدید زحمت و مشقت کا سبب ہے کیونکہ اکثر دنبے بے سینگھ ہوتے ہیں ؟

ج ۔ ہر تکلیف ، ہر حکم شرعی جو موجب حرج ہو اس کی پیروی لازم نہیں ہے ۔

س ۔ استطاعت مالی سے کیا مراد ہے ؟

ج ۔ آمد و رفت اور اہل و عیال کی گزر بسر کے متوسط اخراجات کو برداشت کر سکتا ۔

س ۔ راس المال[1] معاملات میں اگر بیچنے والا خریدار سے قیمت خرید غلط طور پر بڑھا کر بتائے تو مسئلہ ۱۱۲۱ سے ایسا پتہ چلتا ہے کہ معاملت مطلقا باطل ہے غلط ظاہر ہونے کی کسی

(۱) معاملات راس المال سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص خریدار سے یہ کہہ کر معاملت کرے کہ میں نے جتنے داموں کا خریدا ہے اتنے ہی پر تمہارے ہاتھ فروخت کر رہا ہوں

صورت میں بھی معاملہ صحیح نہیں ہے ، حالانکہ بعض فقہاء نے ... م ... و تکوئی کے درمیان فرق قرار دیا ہے ، مہربانی فرما کر اپنے فتوے کی وضاحت فرمایئے ؟

ج ۔ معاملہ باطل نہیں ہے بلکہ خریدار کو اسے فسخ کرنے کا حق ہے ۔

س ۔ زید کا مطالبہ عمرو کے ذمے تھا ، اس نے اسے ... دار کے ہاتھ فروخت کر ڈالا ، کہ ایک ماہ کے بعد وہ اسے عمرو سے لے لے ، ایک مہینہ گزرنے کے بعد وہ عمرو سے وصول نہیں ہو سکا ، کیا زید ضامن مطلقا ضامن ہے یا ضامن نہیں ہے یا بعض موارد کا حکم دوسرے بعض موارد سے مختلف ہے ؟

ج ۔ زید ضامن نہیں ہے ، ہاں معاملت ہی کے اندر ضمانت کی شرط کر لی گئی ہو یا یہ کہ بیچنے والا اس چیز کی عمرو سے وصولی کا ذمہ دار ہے ۔

س ۔ آلات لہو کا استعمال کیا مطلقا حرام ہے ؟

ج - ان کا استعمال ہر طرح حرام ہے ، حتیٰ کہ عزاداری کے رسوم میں بھی ان کا استعمال جائز نہیں ہے ۔

س - کیا لوگوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے گھروں کو جتنا چاہیں اونچا بنائیں ؟

ج - احتیاط واجب یہ ہے کہ لوگ اپنے مکانات اتنے اونچے نہ بنائیں کہ ہمسائے کا سامنا ہو ۔

ملحقہ مسائل

مسئلہ - اگر باپ اپنی بیٹی کو جہیز بخش دے تو پھر اسے واپس نہیں لے سکتا ، لیکن اگر اسے مالک نہ بنایا ہو تو پھر واپس لینے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

مسئلہ - داڑھی کا مونڈنا یا مونڈی ہوئی کی مانند بنانا حرام ہے ، اس حکم میں تمام لوگ برابر ہیں ، اور حکم خدا لوگوں کے

مذاق اڑانے سے تبدیل نہیں ہوتا ۔ لہٰذا ایسے لوگوں کے لئے جن کو ابتدا میں داڑھی آرہی ہے یا اگر داڑھی رکھتے ہیں تو لوگ ان کا مذاق اڑائیں گے داڑھی کا مونڈنا یا مونڈی ہوئی کی مانند بنانا حرام ہے ۔

مسئلہ جو "جائزہ" بنک اپنے حسابداروں کو شوق دلانے کی غرض سے دیتا ہے اور اس سے کسی کو نقصان بھی نہیں پہنچتا ہے حلال ہے ۔

مسئلہ ۔ انسان کے لئے ایسا کام کرنا حرام ہے جس سے منی خود بخود باہر آجائے ۔

مسئلہ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے بالغ وارث اپنے حصہ میں سے متوفیٰ کی فاتحہ خوانی میں صرف کر سکتے ہیں لیکن نابالغ کے حصہ میں سے ایسا نہیں کیا جاسکتا ۔

مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کی غیبت کر بیٹھے تو احتیاط واجب اسی میں ہے کہ اسے چاہئے کہ خاطر و مدارات کر کے یہ غیبت

بخشوائے اور حلال کرائے بشرطیکہ اس عمل میں کسی قسم کے فساد کا اندیشہ نہ ہو ، اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کرے ساتھ ہی ساتھ اگر غیبت سے اس کی توہین بھی ہوئی ہے تو جہاں تک ممکن ہے اس کو برطرف کرے

مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کاریگر کو کوئی چیز درست کرانے کی غرض سے دے اور اس کا مالک اس کو لینے کے لئے نہ آئے تو کاریگر کو چاہئے کہ اس مالک کو تلاش کرے اور جب ناامید ہو جائے تو مالک کی طرف سے اس چیز کو صدقہ کے طور پر دے دے اور اگر مزدوری نہ لی ہوئی ہو تو اس چیز سے مزدوری بھی لے سکتا ہے ۔

مسئلہ پھل دار درخت کی شاخیں اگر باغ کی دیوار سے باہر آجائیں اور انسان کو اس کے مالک کی رضامندی معلوم نہ ہو تو نہ تو اس شاخ سے پھل توڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی زمین پر گرے ہوئے پھل کو اٹھایا جا سکتا ہے ۔

فہرست مطالب :

قبل از مطالعہ تصحیح فرمالیں

صفحہ ۲۹ سطر ۳ ، صفحہ ۷۰ سطر ۱۴ شرط نمبر ۲ میں مغرب و مشرق کی بجائے پاکستان اور ہندوستان میں شمال و جنوب ہونا چاہیے

صفحہ ۱۲۹ سطر ۲۲ میں ۱۲۰ کی بجائے ۱۲۱ فرمالیں

صفحہ ۷۱ سے متعلق : ایک فرسخ تقریباً تین میل کے برابر ہوتا ہے اور ایک میل ۱ ۳/۵ کیلومیٹر کے برابر ہے

صفحہ ۱۳۱ سے متعلق : ایک مثقال تقریباً پانچ گرام کے برابر ہوتا ہے


شعبۂ تدریس
شعبۂ تبلیغ اسلام
شعبۂ انگلیسی
شعبۂ نشریات
شعبۂ اردو
شعبۂ تحقیق
شعبۂ فارسی
شعبۂ مکاتبہ
شعبۂ عربی
شعبۂ کتب فروشی
شعبۂ برائے امور طلا
شعبۂ دارالمطالعہ
شعبۂ مجلات
شعبۂ چاپخانہ

ہمبستری کی ہو خواہ نہ کی ہو چاہے وہ یائسہ ہو چاہے نہ ہو، چاہے
نکاح دائمی ہو چاہے متعہ ہو، اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو تو اسے یہ
دیکھنا چاہیے کہ عدے کی مذکورہ مدت گزرنے سے پہلے بچہ پیدا
ہوا ہے یا اس کے گزرنے کے بعد، اگر وضع حمل پہلے ہوا ہے تو
مدت عدہ وہی چار ماہ دس روز ہے، اس کے برخلاف اگر چار
مہینے دس روز گزر گئے اور بچہ نہیں پیدا ہوا تو اس کا عدہ وضع حمل
کے موقع پر تمام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۰ عدہ وفات کی ابتداء اس وقت سے ہوگی
جب زوجہ کو شوہر کی وفات کی اطلاع ہو، لیکن عدہ طلاق اسی
وقت سے شروع ہو جائے گا کہ جب صیغۂ طلاق جاری ہو خواہ
عورت مطلع ہو اور خواہ مطلع نہ ہو۔

مسئلہ ۲۶۱ عدہ وفات میں عورت کو ہر قسم کی آرائش سے
پرہیز کرنا چاہیئے مثلاً سرمہ، کاجل لگانا، بالوں میں خضاب
کرنا، زینتی کپڑے پہننا۔

وصیت کے احکام

مسئلہ ۲۶۲ انسان اپنے مرنے کے بعد سے متعلق
وصیتیں کر سکتا ہے مثلاً اپنے اموال کا کچھ حصہ کسی کو بخشدے
ہدایت کرے کہ اسے مخصوص کام میں صرف کیا جائے یا اپنے
چھوٹے بچوں کے لئے کسی شخص کو سرپرست مقرر کرے آئندہ
مسئلے میں جو شرائط بیان کئے جائیں گے اگر وہ مذکور وصیتوں
میں موجود ہوں تو وہ واجب العمل ہو جائیں گی۔

مسئلہ ۲۶۳ وصیت کرنے والے میں مندرجہ ذیل
شرطیں پائی جانا چاہئیں:

۱ ـ عقل۔

۲ ـ بلوغ:

۳ ـ اپنے اختیار سے وصیت کرے، مجبوری سے
ایسا نہ کیا ہو۔